پرگمن کا کلیسیائی زمانہ

Pergamean Church Age

فرمودہ از: ولیم میرئین برنہم

مترجم: بھائی نوبل ایس گِل

Translated By: Bro. Noble S Gill

Published by: End Time Message Believers;

Islamabad, Pakistan

We are thankful to Gospel Way Outreach ;Kaiapoi, New Zealand. They have given us helping hand to publish the books. Because this church has helped us to spread the End Time Message, which was given to Brother Willam Marrion Branham

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پرگمن کا کلیسیائی زمانہ

مکاشفہ 2:12-17

158-1 ''اور پرگمن کی کلیسیا کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ جس کے پاس دو دھاری تیز تلوار ہے۔ وہ یہ فرماتا ہے کہ میں یہ تو جانتا ہوں کہ تو شیطان کی تخت گاہ میں سکونت رکھتا ہے اور میرے نام پر قائم رہتا ہے۔ اور جن دنوں میں میرا وفادار شہید انتپاس تم میں اس جگہ قتل ہوا تھا جہاں شیطان رہتا ہے۔ ان دنوں میں بھی تو نے مجھ پر ایمان رکھنے سے انکار نہیں کیا۔ لیکن مجھے چند باتوں کی تجھ سے شکایت ہے اس لیے کہ تیرے ہاں بعض لوگ بلعام کی تعلیم ماننے والے ہیں جس نے بلق کو بنی اسرائیل کے سامنے ٹھوکر کھلانے والی چیز رکھنے کی تعلیم دی۔ یعنی یہ کہ وہ بتوں کی قربانیاں کھائیں اور حرامکاری کریں۔ چنانچہ تیرے ہاں بھی بعض لوگ اسی طرح نیکلیوں کی تعلیم کے ماننے والے ہیں پس توبہ کر۔ نہیں تو میں تیرے پاس جلد آ کر اپنے منہ کی تلوار سے ان کے ساتھ لڑونگا۔ جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے میں اسے پوشیدہ مَن میں سے دونگا اور ایک سفید پتھر دونگا۔ اُس پتھر پر ایک نیا نام لکھا ہوا ہوگا۔ جسے اس کے پانے والے کے سوا کوئی نہ جانے گا۔''

پرگمن

158-2 پرگمن جس کا قدیم نام پرگم ہے۔ موسیہ کے ایک ایسے ضلع میں واقع تھا۔ جسے تین دریا سیراب کرتے تھے۔ اور ان میں سے ایک سمندر میں جا کر گرتا تھا۔ اس کو آسیہ (ایشیا) کا سب سے زیادہ عیاش شہر بیان کیا جاتا تھا۔ یہ تہذیب وتمدن کا ایک گہوارہ تھا جس میں ایک ایسی بڑی لائبریری تھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جو سکندر یہ کے بعد دوسرے نمبر پر تھی۔ تاہم یہ ایک عظیم گناہ کا شہر تھا۔ جسے رومی طب کے دیوتا کی عیاشیانہ دینی رسومات کی پرستش کے لیے وقف کر دیا گیا تھا۔ اس دیوتا کی پرستش ایک زندہ سانپ کے ذریعے کرتے تھے۔ جس کی ایک مندر میں پرورش ہوتی تھی۔ آبپاشی، لوگوں کی چہل پہل اور تفریح گاہوں کے اس خوبصورت شہر میں مخصوص شدہ ایمانداوں کا ایک چھوٹا سا گروہ تھا جن کو اس ظاہری تہذیب کی خوبصورتی سے بیوقوف نہ بنایا جا سکتا تھا۔ اور وہ اس شیطان کی پرستش سے جس نے اس مقام کو اپنے قبضہ میں لے رکھا تھا نفرت کرتے تھے۔

زمانہ

158-3 پرگمن کا زمانہ تقریباً تین سو سال پر محیط ہے۔ جو 312ء سے کر 606ء تک چلا۔

پیامبر

159-1 خدا کے دیئے ہوئے طریقوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر زمانے کے پیامبر کے چناؤ کے لیے ہم اس شخص کا چناؤ کرتے ہیں جس کی خدمت ابتدائی زمانے کے پیامبر پولوس کے ساتھ ملتی ہو۔ چنانچہ ہم بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اعلان کرتے ہیں کہ پرگمن کی کلیسیا کا پیامبر مارٹن تھا۔ مارٹن 315ء کو ہنگری (Hungary) میں پیدا ہوا۔ لیکن اس کی زندگی کے کاموں کا تعلق فرانس سے وابستہ ہے۔ جس میں اس نے بطور نگہبان اندرونی و بیرونی دورے کئے۔ وہ 399ء میں فوت ہو گیا۔ یہ عظیم مقدس ایک اور قابل تعریف مسیحی مقدس پیٹرک کا چچا تھا جو آئر لینڈ کا رہنے والا تھا۔

159-2 مارٹن مسیح کے پاس اس وقت آیا۔ جب وہ ایک پیشہ ور سپاہی کا کام سرانجام دے رہا تھا۔ ابھی وہ اپنی ملازمت میں ہی تھا کہ ایک نہایت ہی عجیب و غریب معجزہ وقوع پزیر ہوا۔ اس کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بارے میں یہ بات تحریر کی گئی ہے کہ جس علاقے میں مارٹن اپنے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔اس سڑک پر ایک بھکاری بیمار پڑا تھا۔چونکہ وہ ناقص کپڑوں میں ملبوس تھا۔اس لیے کہ موسمِ خزاں کی سردی اس کی برداشت سے باہر تھی۔لیکن مارٹن کے علاوہ اور کسی نے بھی اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔اس کے پاس فالتو کپڑے نہ تھے تاہم اس نے اس کی ضرورت کو دیکھ کر اپنی تلوار کے ساتھ اپنے بڑے کوٹ کے دو حصے کیئے اور ایک حصے کو اس ٹھٹھرتے ہوئے آدمی کے گرد لپیٹ دیا۔جس قدر وہ اس کی مدد کرسکتا تھا۔اس نے کی اور اپنی راہ چل دیا۔اسی رات خداوند یسوع مسیح اسے رویا میں ملا کہ وہ ایک بھکاری کی صورت میں کھڑا ہے۔جس نے مارٹن کے کوٹ کے نصف حصے کے اوڑھ رکھا ہے۔اس نے مارٹن سے بات کی اور کہا۔"گو تو محض ایک طالب علم ہے تو بھی تو نے مجھے ان کپڑوں سے ملبس کیا ہے۔"اس وقت کے بعد مارٹن نے اپنے پورے دل سے خداوند کی خدمت کرنے کی جستجو کی۔اس کی زندگی خدا کی قدرت کو ظاہر کرنے کے معجزات کا ایک سلسلہ بن گئی۔

159-3 فوج کو خیر باد کہنے اور کلیسیا میں بطور لیڈر ابھرنے کے بعد اس نے بت پرستی کے خلاف ایک مخالفانہ رویہ اختیار کیا۔اس نے مقدس ستونوں کو کاٹ دیا۔بتوں کو پاش پاش کر دیا اور مذبحوں کو ڈھا دیا۔جب اس کا سامنا بت پرستوں کے ساتھ ہوا تو اس نے ان کو اسی طرح للکارا جس طرح کہ ایلیاہ نے بعل کے نبیوں کو للکارا تھا۔اس نے اپنے آپکو ایک درخت کے تنے کے ساتھ باندھ دینے کے لیے پیش کر دیا کہ جب اس کو کاٹا جائے تو وہ اس کے نیچے دب کر مر جائے یا خدا اس میں مداخلت کر کے اس درخت کے گرنے کا رخ بدل ڈالے۔عیار بت پرستوں نے اسے ایک ایسے درخت کے ساتھ باندھ دیا۔جو ایک پہاڑی کے کنارے پر اگا ہوا تھا۔ان کو اس بات پر پورا اعتماد تھا کہ زمین کی کشش اس درخت کو لازمی طور یوں گرائے گی کہ وہ اس کے نیچے آ کر دب جائے

گا۔جونہی درخت نے گرنا شروع کیا۔خدا نے درخت کو اوپر بلندیوں پر تمام قدرتی تقاضوں کے برعکس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لہرانا شروع کر دیا بھاگنے والے بت پرستوں نے جب بھاگنا شروع کیا تو یہ درخت ان پر یوں گرا کہ ان میں سے کئی نیچے دب کر مر گئے۔

159-4 تاریخ دانوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اس نے تین مرتبہ یسوع پر ایمان لانے کی وجہ سے مردوں کو زندہ کیا۔ایک دفعہ اس نے ایک مردہ بچے کیلئے دعا کی۔الیشع کی طرح اس نے اپنے آپ کو مردہ بچے کے اوپر لٹا دیا اوراس کے لئے دعا کی اور وہ زندہ ہو کر تندرست ہو گیا۔ایک اور مرتبہ اسے ایک ایسے بھائی کی رہائی کے لیے مدد کرنے کے لئے بلایا گیا جسے مصیبت کے دنوں میں موت کے لئے لے جا رہے تھے۔لیکن جب وہ پہنچا تو وہ بیچارہ آدمی پہلے ہی مر چکا تھا۔انہوں نے اسے ایک درخت کے ساتھ لٹکا دیا۔اس کا بدن بے جان تھا اوراس کی آنکھیں چشم خانوں سے باہر نکلی ہوئی تھیں۔لیکن مارٹن نے اسے نیچے اتارا اور جب اس نے دعا کی تو وہ آدمی زندہ ہو گیا اوراس کو اس کے خوش وخرم خاندان کے حوالے کر دیا گیا۔

160-1 مارٹن کبھی اپنے دشمن سے نہ ڈرا خواہ وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔اس طرح وہ ایک ایسے ظالم بادشاہ کو ملنے کے لئے گیا جو روح سے معمور کئی مقدسین کی موت کا ذمہ دار تھا۔جب بادشاہ نے اسے شرف باز یابی نہ بخشا تو مارٹن بادشاہ کے ایک دوست جس کا نام ڈماسس (Damasus) تھا کو ملنے کے لئے گیا جو روم کا ایک ظالم بشپ تھا لیکن بشپ نے جنگلی انگور کا مسیحی ہونے کی وجہ سے اسکی کوئی مدد نہ کی۔چنانچہ مارٹن واپس محل کی جانب گیا۔لیکن اب محل کے دروازوں کو تالا لگ چکا تھا اورانہوں نے اسے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔وہ اوندھے منہ گر کر دعا کرنے لگا کہ وہ محل کے اندر داخل ہو سکے۔اس نے ایک آواز سنی جس نے کہا کہ اٹھو۔جب اس نے ایسا کیا تو اس نے دیکھا کہ دروازے خود بخود کھل گئے ہیں۔وہ چل کر محل کے احاطہ میں پہنچا لیکن متکبر حکمران نے اپنا منہ موڑ کر اس سے بات بھی نہ کرنا چاہی۔مارٹن نے ایک بار پھر دعا کی کہ یکا یک تخت گاہ کے نیچے سے آگ نکلی اور ناخوش

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بادشاہ نے جلدی سے اس جگہ کو خالی کر دیا۔ یقیناً خدا مغروروں کو حلیم کرتا اور کمتر لوگوں کو سر بلند کرتا ہے۔

160-2 خداوند کی خدمت کے لئے اس کے اندر اس قدر سر گرمی پائی جاتی تھی کہ ابلیس بہت بری طرح سے سیخ پا ہو گیا۔ سچائی کے دشمنوں نے قاتلوں کو اجرت پر حاصل کیا کہ وہ مارٹن کو قتل کر دیں۔ وہ چھپ کر اس کے گھر میں داخل ہوئے اور جب وہ اسے قتل کرنے ہی کو تھے کہ وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور تلوار چلانے کیلئے اس نے اپنا گلا ننگا کر دیا جونہی وہ آگے بڑھے تو خدا کی قدرت نے دفعتاً ان کو پیچھے دھکیل کر کمرے سے باہر نکال دیا۔ وہ اس پاک اور خوفناک فضا سے اس قدر مغلوب ہوئے کہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے بل رینگتے ہوئے مارٹن کے پاس پہنچے اور اس کو جان سے مار ڈالنے کی کوشش کی معافی مانگنے لگے۔

160-3 اکثر ایسے ہوا ہے کہ جب خدا کسی شخص کو نمایاں طور پر استعمال کرنا شروع کر دیتا ہے تو وہ غرور سے بھر جاتا ہے، لیکن مارٹن اس قسم کا آدمی نہ تھا۔ وہ ہمیشہ خدا کا حلیم خادم رہا۔ ایک رات جب وہ پلپٹ پر جانے کی تیاری کر رہا تھا تو ایک بھکاری اس کے مطالعہ کرنے والے کمرے میں داخل ہوا اور چند کپڑوں کی درخواست کرنے لگا۔ مارٹن نے اس بھکاری کو اپنے ایک بڑے ڈیکن کے پاس بھیجا۔ گرم طبیعت بزرگ (ڈیکن) نے اس کو نکل جانے کا حکم دیا اس پر وہ دوبارہ مارٹن کو ملنے کے لئے چلا گیا۔ مارٹن نے اٹھ کر اسے اپنا چوغہ دیا اور ڈیکن سے درخواست کی کہ اس کے لئے دوسرا چوغہ جو نسبتاً کم قیمت کا تھا لائے۔ اس رات جب مارٹن نے کلام کی منادی کی تو خدا کے لوگوں نے اس کے ارد گرد ایک صاف شفاف سفید روشنی دیکھی۔

161-1 یقیناً یہ ایک عظیم شخص تھا۔ اس زمانے کے حقیقی پیامبر نے خدا کو خوش کرنے کے علاوہ اور کسی چیز کی خواہش نہ کی۔ اس نے ایک نہایت ہی تقدیس شدہ زندگی بسر کی۔ وہ اس وقت تک منادی نہ کرتا جب تک کہ وہ پہلے دعا کر کے ایک ایسے روحانی ماحول میں نہ آ جاتا جس میں روح القدس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے وسیلے سے جو آسمان سے نازل ہوتا خدا کی پوری مرضی کو جان کر پیش کر سکتا ہے۔ اکثر وہ لوگوں کو اس وقت تک انتظار میں ٹھہرائے رکھتا جب تک کہ اس کو دعا کے ذریعے پوری تسلی نہ مل جاتی۔

161-2 ممکن ہے کہ کوئی شخص مارٹن اور اس کی زبردست خدمت کے متعلق جان کر یہ سمجھنے لگا ہو کہ مقدسوں کے مصائب کم ہو چکے ہیں۔ ایسے نہیں تھا۔ وہ اب بھی شیطانی ہتھکنڈوں کے ذریعے برباد کئے جا رہے تھے۔ ان کو آگ میں جلایا گیا ان کو الٹے منہ لکڑیوں پر لٹا کر کیلوں سے جڑ دیا جاتا اور ان پر کتوں کو چھوڑ دیا جاتا کہ وہ لٹکے ہوئے شخص کی انتڑیاں نکال دیں اور یوں وہ جسم کو ہولناک اذیت کے ساتھ مرنے کیلئے چھوڑ دیتے۔ حاملہ عورتوں کے پیٹ سے بچوں کو نکال کر سوروں کے آگے ڈال دیتے۔ عورتوں کے پستان کاٹ دئے جاتے اور ان کو اس وقت تک کھڑا رہنے کے لئے مجبور کیا جاتا جب تک کہ دل کی ہر دھڑکن خون کو بہا کر موت کی نیند نہ سلا دیتی۔ ان سب سے بڑھکر دکھ کی بات یہ ہے کہ اکثر اوقات یہ مصیبتیں بت پرست لوگوں کے وسیلے سے نہ آتیں بلکہ زیادہ تر اس کے ذمہ دار برائے نام مسیحی ہوا کرتے تھے۔ جو صلیب کے ان فرمان بردار سپاہیوں کو جو کلام اور روح القدس کی اطاعت کے لیے کھڑے ہوئے نیست و نابود کر کے سمجھتے کہ وہ خدا کی حمایت کر رہے ہیں۔ یوحنا 16:2 ''لوگ تم کو عبادت خانوں سے خارج کر دیں گے۔ بلکہ وہ وقت آتا ہے کہ جو کوئی تم کو قتل کرے گا، وہ گمان کرے گا کہ میں خدا کی خدمت کرتا ہوں۔'' متی 24:9 ''اس وقت لوگ تم کو ایذا دینے کے لیے پکڑوائیں گے اور تم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطر سب قومیں تم سے عداوت رکھیں گی''۔

161-3 نشانوں۔ عجیب کاموں اور روح کی قدرت کے ذریعے مارٹن اس زمانے کا حقیقی تصدیق شدہ پیامبر تھا۔ اس کو صرف خدمت کی عظیم نعمت ہی نہیں ملی تھی بلکہ وہ ذاتی طور پر ہمیشہ کلام کے ساتھ لپٹا رہا۔ اس نے تنظیموں کے ساتھ جنگ کی۔ اس نے اونچے مقامات پر گناہ کا مقابلہ کیا۔ اس نے کلام اور کام کے ذریعے سچائی کی حمایت کی اور مسیحی فتح کی کاملِ زندگی بسر کی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

161-4 ایک سوانح نگار نے اس کے متعلق یوں لکھا ہے کہ ''کسی نے اسے کبھی ناراض، پریشان، رنجیدہ یا ہنستے نہ دیکھا تھا۔ وہ ہمیشہ ایک جیسا ہی رہتا تھا۔ وہ ایک فانی انسان سے بڑھ کر معلوم ہوتا تھا۔ اور اس کے چہرے پر ایک طرح کی آسمانی خوشی ہوا کرتی تھی۔ اس کے لبوں پر مسیح کے علاوہ اور کچھ نہ ہوتا تھا۔ اور اس کے دل میں خدا ترسی اطمینان اور رحم کے سوا اور کچھ نہ ہوتا۔ اکثر اوقات وہ ان عیب گو لوگوں کے گناہوں پر رویا جو اس کی خاموشی اور غیر حاضری میں افعی جیسے ہونٹوں اور زہر سے بھری ہوئی زبان کے ساتھ حملہ کرتے تھے۔ بہت سے لوگ اس کی ان خوبیوں کی وجہ سے جو اس میں موجود نہ تھیں اس سے نفرت کرتے تھے۔ خود اس کے سے کام کرنے سے قاصر تھے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کے سب سے بڑے قاتل بشپ تھے۔

تسلیمات

162-1 مکاشفہ 12 :2 ''جس کے پاس دو دھاری تیز تلوار ہے۔ وہ فرماتا ہے'' تیسرے کلیسیائی زمانے کا پیغام اب آنے کو ہے۔ ''مسیح کا اپنی کلیسیا میں موجود ہونا'' اس ظاہری ڈرامے کا تیسرا منظر اب آشکارا ہونے کو ہے۔ روح نرسنگے کی سی آواز کے ساتھ ایک ایسے شخص کو پیش کرتا ہے۔ ''جس کے پاس دو دھاری تلوار ہے''۔ یہ تعارف اس وقت سے کتنا مختلف ہے۔ جب پیلاطس نے مضحکہ خیز ارغوانی لباس اور مار سے ٹوٹے اور کانٹوں کے تاج سے آراستہ خدا کے برے کو یہ کہتے ہوئے متعارف کرایا۔ کہ'' دیکھو یہ تمہارا بادشاہ'' لیکن اب شاہانہ لباس اور جلالی تاج پہنے زندہ خداوند خدا کی قوت مسیح کھڑا ہے۔

162-2 ''جس کے پاس دو دھاری تلوار ہے'' کے الفاظ میں اب الوہیت کا ایک اور مکاشفہ ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ افسیوں کے زمانہ میں وہ ایک لاتبدیل خدا کی صورت میں منظر پر آتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔سمرنہ کے زمانے میں ہم اسے سچے اور واحد خدا کی صورت میں دیکھتے ہیں جس میں اس نے اپنے آپ کو دو دھاری تلوار کے ساتھ جو خدا کا کلام ہے مماثلت دیکر پیش کیا ہے۔عبرانیوں 12 :4'' کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور مؤثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے کو جدا کر کے گزر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے۔افسیوں 6:17''اور نجات کا خود اور روح کی تلوار جو خدا کا کلام ہے لے لو۔'' مکاشفہ 15 & 19:13''اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے اور اس کا نام کلامِ خدا کہلاتا ہے۔اور قوموں کو مارنے کے لیے اس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے''۔یوحنا 3-1:1''ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔اور کلام خدا تھا۔یہی ابتداء میں خدا کے ساتھ تھا۔سب چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ہے۔اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی''۔

1 یوحنا 5:7''اور جو گواہی دیتا ہے۔وہ روح ہے۔کیونکہ روح سچائی ہے۔اور گواہی دینے والے تین ہیں۔روح اور پانی اور خون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں''۔

3-162 اب ہم کلام کے ساتھ اس کے تعلق کو دیکھ سکتے ہیں۔وہ کلام ہے۔وہ یہی ہے۔ یوحنا 1:1 میں جہاں یہ لکھا ہے کہ ابتدا میں کلام تھا۔وہیں سے ہم کلام کا ترجمہ لوگوس کرتے ہیں۔جس کا مطلب ہے۔خیال یا تصور۔اس کا دہرا مطلب ہے۔خیال اور کلمہ۔کلام یا کلمہ خیالات کا اظہار ہے۔کیا یہ عجیب اور شاندار نہیں ؟ یوحنا کہتا ہے کہ خدا کا تصور یسوع میں عیاں ہوا۔اور پولوس عبرانیوں 3-1:1 میں یہی بات اس طرح کہتا ہے کہ''اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے (لوگوس) کی معرفت کلام کیا۔ جسے اس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلہ سے اس نے عالم بھی پیدا کئے۔وہ اس کے جلال کا پرَتو اور اس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گناہوں کودھوکر عالمِ بالا پر کبریا کی داہنی طرف جا بیٹھا۔'' خدا نے اپنے آپ کو اپنے بیٹے یسوع مسیح میں ظاہر کیا۔ یسوع اس کی ذات کا نقش ہے پھر یوحنا1:14 میں مرقوم ہے کہ'' کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہوکر ہمارے درمیان رہا''۔خدا کا اپنا جوہر مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔خدا کی عظیم روح جس تک کسی کی رسائی نہیں اور جسے نہ کسی نے دیکھا نہ چھواء، اب ایک جسم میں خیمہ زن ہوکر آدمیوں کے درمیان سکونت پذیر ہوا۔اور انسان پر خدا کی ساری معموری کو ظاہر کررہا ہے۔یوحنا1:18'' خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا، اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اسی نے ظاہر کیا''۔خدا جس

نے مناسب وقت پر اپنی حضوری کو ابر یا آگ کے ستون میں ظاہر کیا۔اور انسان کے دل میں خوف پیدا کیا۔یہی خدا جس کے دل کی خصوصیات نبیوں کے

کلام کے مکاشفہ کے ذریعے معلوم ہوئیں۔اب عمانوایل (خدا ہمارے ساتھ) بن کر اپنے آپ کو ظاہر کررہا ہے۔یہاں لفظ ''ظاہر'' کو یونانی زبان کے لفظ تفسیر سے نکالا گیا ہے۔جس کا مطلب ہے۔کسی چیز کو صاف طور پر ظاہر کرنا۔یہی وہ کلام ہے جو زندہ کلام یسوع نے دیا۔چونکہ وہ خود خدا تھا۔اس لیے وہ خدا کو لے کر ہمارے پاس آیا۔اس نے خدا کو ہم پر اس قدر صفائی سے ظاہر کیا کہ یوحنا اس کے بارے میں 1یوحنا1:1-3 میں کہہ سکتا تھا۔کہ'' اس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتداء سے تھا۔اور جسے ہم نے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا۔بلکہ غور سے دیکھا۔اور اپنے ہاتھوں سے چھواء۔(یہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہم نے اسے دیکھا۔اور اس کی گواہی دیتے ہیں۔اور اسی ہمیشہ کی زندگی کی تمہیں خبر دیتے ہیں۔جو باپ کے ساتھ تھی اور ہم پر ظاہر ہوئی)۔جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے تمہیں بھی اس کی خبر دیتے ہیں تا کہ تم بھی ہمارے شریک ہو۔اور ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اس کے بیٹے کے ساتھ ہے''۔اور جب خدا حقیقت میں ظاہر ہوا۔وہ بدن میں ظاہر ہوا۔جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا۔

 اب پھر عبرانیوں 1:1-3 کو دیکھیں ۔ یہاں ہم نے دیکھا کہ یسوع خدا کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ذات کا نقش تھا۔ وہ خدا تھا۔ جو ایک انسان میں ہو کر انسانوں پر ظاہر ہوا۔ لیکن ان آیات میں کچھ اور وہ بھی قابلِ غور بات ہے۔ خصوصاً پہلی اور دوسری آیات۔ ’’ اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا۔ جسے اسی نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلہ سے اس نے عالم بھی پیدا کیے۔ اور وہ اس کے جلال کا پرَتو اور اس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنے کلام سے سنبھالتا ہے، وہ گناہوں کو دھو کر عالمِ بالا پر کبریا کی دہنی طرف جا بیٹھا‘‘۔ میری درخواست ہے کہ آپ اپنی بائبل کے حاشیے کو دیکھیں۔ یہاں کچھ درستگی کی گئی ہے۔ لفظ ’معرفت‘ صحیح ترجمہ نہیں۔ اس کی بجائے لفظ ’میں‘ ہونا چاہیے۔ معرفت نہیں پھر یہ درست طور پر یوں پڑھا جائے گا کہ ’’ اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں میں ہو کر کلام کیا۔ 1 سیموئیل 3:2 ‘‘ ۔۔۔۔۔ کیونکہ خداوند نے اپنے آپ کو سیلا میں سیموئیل پر اپنے کلام کے ذریعہ سے ظاہر کیا۔ یہ پہلے یوحنا کے پانچویں باب کی ساتویں آیت کی درست ترجمانی ہے کہ روح اور کلام ایک ہیں۔ یسوع نے باپ کو ظاہر کیا۔ کلام نے بھی باپ کو ظاہر کیا۔ یسوع زندہ کلام تھا۔ خداوند کی تعریف ہو کہ وہ ابھی تک زندہ کلام ہے۔

163-2 جب یسوع زمین پر تھا تو اس نے کہا ’’ کیا تم یقین نہیں کرتے کہ میں باپ ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔‘‘ یوحنا 14:10. یہاں اسے بڑے واضح الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ بیٹے میں باپ کا ظہور روح کے اندر سکونت کرنے کے ذریعے ہوا اور کلام اور کام کے ذریعے ظاہر ہوا۔ یہ ٹھیک وہی بات ہے جو ہم اب تک سکھاتے چلے آ رہے ہیں۔ جب دلہن کلام کی دلہن بننے کے لیے واپس مڑے گی تو وہ وہی کام کرے گی جو یسوع نے کیے۔ کلام خدا ہے۔ روح خدا ہے۔ یہ سب ایک ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی دوسرے سے الگ ہو کر کام نہیں کر سکتا۔ اگر حقیقت میں کسی کے اندر خدا کا روح ہے۔ تو وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خدا کے کلام کو حاصل کرے گا۔ نبیوں کے ساتھ بھی یہی تھی۔ ان کے پاس خدا کے اندر بسنے والا روح
تھا۔ اس لیے انہیں کلام ملا۔ یہی بات یسوع کے ساتھ تھی۔ اس کے اندر لامحدود روح تھا۔ اس لیے اسے
کلام ملا (یسوع نے کام اور کلام کرنا شروع کیا۔ میری تعلیم میری نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے۔
(اعمال 1:1، 1 یوحنا 16 :7)

164-1 یاد رکھیں کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا اپنے وقت کا نبی اور پیامبر تھا۔ وہ اپنی ماں کے
پیٹ ہی سے روح القدس سے بھرا ہوا تھا۔ جب وہ یردن میں بپتسمہ دے رہا تھا تو خدا کا کلام
(یسوع) اس کے پاس آیا۔ کلام ہمیشہ حقیقی طور پر روح سے معمور شخص کے پاس آتا ہے۔ اور روح
القدس سے معمور ہونے کا یہی ایک ثبوت ہے۔ یسوع نے اسی ثبوت کا ذکر کیا ہے۔ اس نے کہا کہ "
میں باپ سے درخواست کرونگا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے یعنی روح
حق جسے دنیا حاصل نہیں کرسکتی"۔ اب ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ سچائی کیا ہے۔ "تیرا کلام سچائی ہے۔" یوحنا
17:17 پھر وہ یوحنا 8:43 میں کہتا ہے۔ کہ تم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے؟۔ اس لیے کہ میرا کلام سن
نہیں سکتے۔ کیا آپ نے غور فرمایا کہ یسوع نے کہا، دنیا روح القدس کو حاصل نہیں کرسکتی؟ لیکن اس
آیت میں جو میں نے ابھی پڑھی ہے یہاں لکھا ہے کہ وہ اس کی باتوں کو سمجھ نہیں سکتے تھے۔ آخر کیوں؟
اس لیے کہ کلام اور روح دونوں ایک ہیں۔ اور اگر ایک نبی ہونے کی حیثیت سے آپ کے اندر روح
القدس ہے۔ تو کلام آپ پر نازل ہوگا۔ آپ اسے قبول کریں گے۔

یوحنا 14:26 میں لکھا ہے کہ "لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے
گا۔ وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا۔ اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے۔ وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔
یہاں پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کلام صرف خدا کے روح کی وجہ سے مل رہا ہے۔ اسکے بعد یوحنا 16:13 میں
پھر کہا گیا ہے "لیکن جب وہ روحِ حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لیے کہ وہ اپنی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا یعنی کلام وہی کہے گا۔ گویا کلام کرے گا اور وہ آیندہ کی خبریں دیگا (روح کے ذریعے نبوت کا کلام مل رہا ہے) میں چاہتا ہوں کہ آپ اس بات کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرلیں کہ یسوع نے یہ نہیں کہا کہ روح القدس کے بپتسمہ کا نشان یا ثبوت غیر زبانوں میں باتیں کرنا ۔ترجمہ۔نبوت یا اچھلنا کودنا اور شور مچانا ہوگا بلکہ یہ کہ تم سچائی سے واقف ہوگے اور اپنے زمانہ میں خدا کے کلام کے اندر ہوگے۔کلام قبول کرنا ثبوت ہے۔

164-2 1۔کرنتھیوں 14:37 میں لکھا ہے کہ ''اگر کوئی اپنے آپ کو نبی یا روحانی سمجھے تو یہ جان لے کہ جو باتیں میں تمہیں لکھتا ہوں وہ خداوند کے حکم ہیں۔'' اب آپ غور کریں کہ روح کے اندر سکونت کرنے کا ثبوت یہ تھا کہ جو کچھ خدا کے نبی نے اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے کہا تھا اسے قبول کرکے اس کی پیروی کریں اور جو لوگ کسی اور مکاشفے کا دعویٰ کرتے تھے ان کے لئے پولوس کو 36 ویں آیت میں کہنا پڑا کہ ''کیا خدا کا کلام تم میں سے نکلا؟ یا صرف تم ہی تک پہنچا ہے؟ روح سے معمور مسیحی ایماندار کا ثبوت یہ نہیں کہ وہ حقیقی اور اصلی کلام کو پیش کرے بلکہ سچائی یعنی (کلام) کو قبول کرکے اس کا یقین کرے اور اس کے تابع ہو۔

165-1 کیا آپ نے مکاشفہ 22:17 پر غور کیا ہے وہاں لکھا ہے کہ ''روح اور دلہن کہتی ہیں آ'' دیکھا کہ دلہن وہی بات کرتی ہے۔جو روح کرتا ہے وہ کلام کی دلہن ہے اور ثابت کرتی ہے کہ اس کے پاس روح ہے۔ہر کلیسیائی زمانے میں ہم ان الفاظ کو سنتے ہیں ''جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے'' روح کلام کرتا ہے۔اگر آپ کے اندر روح القدس ہے تو آپ اپنے وقت کے کلام کو اسی طرح سنیں گے جس طرح ان حقیقی مسیحوں نے اپنے وقت کے کلام کو قبول کیا۔

165-2 کیا آپ نے آخری خیال کو تھاما ہے؟ میں پھر دہراتا ہوں کہ ہر کلیسیائی زمانہ ایک ہی تنبیہہ کے ساتھ ختم ہوا کہ جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے'' روح کلام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرتا ہے اس میں ہر زمانے کے لئے سچائی موجود ہے ہر زمانہ برگزیدوں لوگوں کا حامل ہے اور اس برگزیدہ گروہ نے ہمیشہ کلام کو سنا اور اس کو قبول کر کے ثابت کر دیا ہے کہ ان میں بیج موجود ہے۔ یوحنا 8:47 میں لکھا ہے کہ جو خدا سے ہوتا ہے وہ خدا کی باتیں سنتا ہے۔ تم اس لئے نہیں سنتے کہ تم خدا سے نہیں ہو"۔ انہوں نے کلام یعنی یسوع کو اور اس کے کلام کو جو اس زمانے کے لوگوں کے لئے تھا رد کیا لیکن حقیقی بیج نے کلام کو قبول کیا۔ کیونکہ وہ خُدا کی طرف سے تھا لکھا ہے کہ "تیرے سب فرزند خُداوند سے تعلیم پائیں گے اور تیرے فرزندوں کی سلامتی کامِل ہو گی"۔ یسعیاہ 54:13 یسوع نے یوحنا 6:45 میں یہی بات کہی۔ کلام کے ساتھ ایک ہونا ہی اِس بات کا ثبوت ہے کہ آپ خُدا سے ہیں اور اُسکے رُوح سے معمور ہے یا نہیں۔ اُس کے علاوہ اور کوئی کسوٹی نہیں ہے۔

166-1 لیکن بیگانہ زبانیں،، ترجمہ اور باقی نعمتیں کیا ہیں؟ یہ ظہور ہے یہ وہ بات ہے جو کلام سکھاتا ہے۔ اس بات کو ا کرنتھیوں 12:7 میں پڑھیں۔ یہاں لکھا ہے کہ "ہر شخص میں رُوح کا ظہور فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتا ہے"۔ اَس لئے پولُس رسول اُن کے اظہار کا ذکر کرتا ہے۔

166-2 اب ذرا اس اچھے سوال کی طرف آئیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ سب اُس کو پوچھنے کے لئے بے چین ہیں۔ کہ ظہور رُوح القُدس کے بپتسمے کا ثبوت کیوں نہیں؟ کیونکہ آپ یقیناً رُوح سے معمور ہوئے بغیر اُس کو ظاہر نہیں کر سکتے۔ کاش میں کہہ سکتا کہ یہ درست ہے۔ اَس لئے کہ میں لوگوں کے احساسات کو مجروح کر کے اُن کی تعلیم کو روندنا نہیں چاہتا لیکن اگر میں آپ پر خُدا کی پوری مرضی ظاہر نہ کروں تو میں خُدا کا سچا خادم نہیں ہوسکتا۔ یہ درست ہے کیا یہ ایسے نہیں ہے؟ آیئے ذرا بلعام کی طرف دیکھیں۔ وہ مذہبی آدمی تھا اور خُدا کی پرستش کرتا تھا۔ کیونکہ اُس نے ناراستی کی مزدوری حاصل کرنے کے طریقوں کو سمجھا تھا لیکن وہ سچا نبی نہ تھا کیونکہ اس نے ناراستی کی مزدوری حاصل کی۔ اور ان سب سے زیادہ بدی کی کہ خداوند کے لوگوں کو حرام کاری اور بت پرستی کی طرف مائل کر دیا۔ تو بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس بات سے انکار کرنے کی جرأت کون کرسکتا ہے کہ خدا کے روح نے اپنے آپ کو اس میں ظاہر کیا اور اس نے اس قدر واضح نبوت کی جو دنیا نے کبھی سنی ہو؟ لیکن اس کے پاس روح القدس نہ تھا۔ اسکے علاوہ آپ کائفا سردار کاہن کے متعلق کیا سوچتے ہیں؟۔ بائبل بتاتی ہے کہ اس نے موت کے متعلق نبوت کی کہ خداوند کو کس طرح مرنا چاہیے تو بھی ہم جانتے ہیں کہ کلام میں اس کی بات کی کوئی شہادت نہیں کہ وہ روح سے معمور یا روح کی رہنمائی میں اسی طرح چلتا تھا۔ جس طرح کہ پیارا بزرگ شمعونؔ اور مقدسہ حنا چلتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اس کی زندگی سے درست ظہور ہوا۔ ہم اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ تو پھر ظہور بطور نشان کہاں ہے؟ یہ یوں ہے کہ اگر آپ حقیقی طور پر خدا کے روح سے معمور ہیں تو آپ کی زندگی میں کلام کا ثبوت ہوگا۔

167-1 آیئے میں آپ کو بتاؤں کہ خدا کے عطا کردہ مکاشفہ کے وسیلہ سے میں اس سچائی کو کس قدر گہرائی تک سمجھتا ہوں۔ لیکن اس سے پیشتر کہ میں آپ کو بتاؤں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ میں سے بہت سے لوگ مجھے خدا کا نبی تسلیم کرتے ہیں۔ میں نہیں کہتا ہے کہ میں نبی ہوں۔ لیکن آپ ایسا کہتے ہیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ رویائیں جو مجھے خدا کی طرف سے ملتی ہیں کبھی غلط نہیں ہوئیں۔ ایک مرتبہ بھی ایسا نہیں ہوا۔ اور اگر کوئی شخص یہ ثابت کرسکتا ہو کہ میری کوئی رویا کوئی کبھی غلط ہوئی ہے تو میں یہ جاننا چاہوں گا۔ اب چونکہ آپ نے یہاں تک میری پیروی کی ہے۔ تو میری کہانی یوں ہے۔

167-2 بہت سے سال گزرے جب مجھے پینٹی کاسٹل لوگوں سے پہلی مرتبہ ملنے کا اتفاق ہوا۔ میں انکی ایک عبادت میں تھا۔ جہاں غیر زبانوں، زبانوں کے ترجمے اور نبوت کا بہت زیادہ ظہور تھا۔ دو منادایسے تھے جو باقی سب لوگوں سے زیادہ بولنے میں محو تھے۔ میں نے عبادت کا لطف اٹھایا۔ اور مختلف چیزوں کا ظہور دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ کیونکہ ان کے اردگرد سچائی کا ایک دائرہ تھا۔ یہ میرے دل کی تمنا تھی کہ میں ان نعمتوں کے بارے میں سب کچھ سیکھوں۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ اس کے با

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رے میں ان دو بھائیوں سے بات کروں۔ خدا کی اس نعمت کے ذریعے جو مجھے ملی ہوئی ہے میں نے پہلے آدمی کی روح کو جاننے کی جستجو کی کہ آیا وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے یا نہیں۔ اس پیارے اور حلیم طبع بھائی کے ساتھ اس گفتگو کے بعد مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ ایک سچا اور پختہ مسیحی تھا۔ وہ ایک حقیقی ایماندار تھا۔ لیکن دوسرا نوجوان پہلے شخص کی مانند نہ تھا۔ وہ بڑا مغرور اور گھمنڈی تھا۔ اور جونہی میں نے اس کے ساتھ بات کرنی شروع کی میری آنکھوں کے سامنے ایک رویا آئی۔ اور میں نے دیکھا کہ اس کا بیاہ ایک ایسی لڑکی سے ہوا ہے۔ جس کے بال بھورے ہیں۔ لیکن وہ ایک کالے بالوں والی لڑکی کے ساتھ رہتا ہے۔ اور اس سے اس کے دو بچے پیدا ہوئے ہیں۔ اگر کبھی کوئی شخص ریا کار ہوا ہے تو یہ ان میں سے ایک تھا۔

167-3 یہاں مجھے یہ کہنے دیں کہ مجھے یہ دیکھ کر بڑا صدمہ ہوا اور بھلا مجھے ایسا کیوں نہ ہوتا؟ یہاں دو اشخاص تھے۔ ان میں سے ایک حقیقی ایماندار تھا۔ اور دوسرا انقالی گنہگار بھی۔ وہ دونوں روح القدس کے ظہور کو ظاہر کر رہے تھے۔ مجھے اس گڑ بڑ کی وجہ سے بڑی پریشانی ہوئی۔ اس لیے میں اس بات کا جواب حاصل کرنے کے لیے خدا کے قدموں میں گرا۔ میں میٹنگ سے اٹھ کر باہر ایک پوشیدہ مقام پر چلا گیا۔ اور وہاں بائبل کے ساتھ میں نے خدا سے دعا کی اور اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔ چونکہ میں نے بائبل کے کسی حصہ کو پڑھنے کا فیصلہ نہ کیا تھا۔ اس لیے اتفاق سے میں نے متی کی انجیل کے ایک حصے کو کھولا۔ میں نے تھوڑی دیر تک اسکو پڑھا اور پھر بائبل کو رکھ دیا۔ ایک لمحے کے بعد ہوا کا ایک جھونکا آیا۔ اور اس نے کمرے میں پڑی ہوئی بائبل کے اوراق کو کھول کر عبرانیوں کا چھٹا باب نکال دیا۔ میں نے اس پورے باب کو پڑھا۔ اور مندرجہ ذیل عجیب آیات سے بہت متاثر ہوا۔ عبرانیوں 6:4-9 ”کیونکہ جن لوگوں کے دل ایک بار روشن ہو گئے اور وہ آسمانی بخشش کا مزہ چکھ چکے اور روح القدس میں شریک ہو گئے اور خدا کے عمدہ کام اور آئندہ جہاں کی قوتوں کا ذائقہ لے چکے۔ اگر وہ برگشتہ ہو جائیں تو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

انہیں توبہ کے لیے نیا بنانا ناممکن ہے۔اس لیے کہ وہ خدا کے بیٹے کو اپنی طرف دوبارہ مصلوب کر کے علانیہ ذلیل کرتے ہیں۔ کیونکہ جو زمین اس بارش کا پانی پی لیتی ہے جو اس پر بار بار ہوتی ہے۔اور ان کے لیے کار آمد سبزی پیدا کرتی ہے جن کی طرف سے اس کی کاشت بھی ہوتی ہے وہ خدا کی طرف سے برکت پاتی ہے۔اور اگر جھاڑیاں اور اونٹ کٹارے اگاتی ہے تو نامقبول ،اور قریب ہے کہ لعنتی ہو اور اس کا انجام جلایا جانا ہے۔لیکن اے عزیزو! اگر ہم یہ باتیں کہتے ہیں تو بھی تمھاری بابت ان سے بہتر اور نجات والی باتوں کا یقین کرتے ہیں''۔

168-1 میں نے بائبل کو بند کر کے نیچے رکھ دیا اور کچھ دیر تک سوچنے کے بعد میں مزید دعا کرنے لگ گیا۔لیکن ابھی تک میں کوئی جواب حاصل نہ کر سکا تھا۔میں نے بغیر کسی مقصد کے بائبل کو دوبارہ کھولا۔لیکن اس کا مطالعہ نہ کیا۔دفعتاً کمرے میں ہوا کا ایک اور جھونکا آیا۔اور اس نے ایک بار پھر عبرانیوں کے چھٹے باب کو کھول دیا۔اور ہوا کے بند ہو جانے کے بعد وہ اسی طرح کھلا رہا۔میں نے ان الفاظ کو ایک پھر پڑھا۔اور جوں ہی میں نے ایسا کیا تو خدا کا روح کمرے میں داخل ہوا اور میں نے رویا دیکھی۔میں نے رویا میں ایک آدمی کو دیکھا جو خالص سفید کپڑوں میں ملبوس تھا۔اور اس نے ایک تازہ ہل چلے ہوئے

کھیت میں جا کر بیج بو دیا۔یہ ایک صاف دن تھا اور صبح کا وقت۔لیکن کچھ دیر کے بعد رات کو جب سفید لباس کسان چلا گیا۔تو ایک اور شخص کالے کپڑوں میں ملبوس وہاں آیا۔اور چوری سے جو بیج سفید جامے والے شخص نے بویا تھا اس میں کچھ اور بیج بو گیا۔چند دن گزر گئے سورج اور بارش نے کھیت کو برکت دی۔اور ایک دن اس میں فصل ظاہر ہوئی۔یہ کس قدر خوبصورت تھی۔لیکن اس کے ایک دن بعد اس میں کڑوے دانے ظاہر ہوئے۔گیہوں اور کڑوے دانے ساتھ ساتھ بڑھے۔انہوں نے ایک ہی کھیت سے ایک ہی طرح کی خوراک حاصل کی۔اور انہوں نے ایک ہی سورج اور بارش کا پانی پیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

168-2 پھرایک دم آسمان گویا پیتل کی مانند بن گیا۔ اورتمام فصل نے مرجھانا اورسوکھنا شروع کردیا میں نے سنا کہ گیہوں نے اپنا سراوپر اٹھا کر بارش کے لیے چلانا شروع کیا۔ کڑوے دانوں نے بھی اپنے سروں کواوپراٹھا کر بارش کے لیے دعا کرنی شروع کردی۔ پھرآسمان پرگھٹا چھاگئی۔ اور بارش نے برسنا شروع کردیا۔ گیہوں نے ایک بار خوراک سے سر ہوکر اپنی آواز کو بلند کیا۔ اوراس کی تعریف میں چلانے لگی۔ کہ خداوند کی تعریف ہو''۔ اورمیری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب میں نے کڑوے دانوں کوبھی بیدار ہوکر اوپر دیکھتے اور ہالیلویاہ پکارتے سنا۔

168-3 اس کے بعد مجھے اس کیمپ کی میٹنگ اوررویا کی سچائی کا علم ہوگیا۔ بیج اور بونے والے کی مثال۔ عبرانیوں کا چھٹا باب اورملی جلی بھیڑ میں روحانی نعمتوں کے نشان کا ظہور مجھ پرعجیب طرح سے عیاں ہوگیا۔ سفید کپڑوں میں بیج بونے والا ابلیس تھا۔ اور یہ دنیا ایک کھیت تھی۔ بیج برگزیدہ اور بدکارلوگ تھے۔ دونوں نے ایک ہی سورج اوربارش سے غذا حاصل کی۔ دونوں نے دعا کی۔ دونوں نے خدا کی مدد حاصل کی۔ اس لیے کہ وہ اپنے سورج کو نیک و بد دونوں پر یکساں چمکاتا ہے۔ اورگوان دونوں کے پاس ایک ہی برکت تھی۔ اوردونوں میں ایک جیسا ہی ظہورتھا۔ تو بھی ان میں ایک ہی بڑا فرق تھا۔ کہ وہ دونوں مختلف بیج سے تھے۔

169-1 علاوہ ازیں یہاں متی 7:21-23 کا بھی جواب ہے کہ''جو مجھ سے اے خداوند، اے خداوند کہتے ہیں ان میں سے ہرایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کہ اورتیرے نام سے بدروحوں کونہیں نکالا۔ اورتیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے؟ اس وقت میں ان سے صاف کہہ دونگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔'' یسوع اس بات کا انکار نہیں کرتا کہ انہوں نے بڑے بڑے کام جوصرف روح

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

القدس ہی ایک آدمی کے ذریعے کرتا ہے۔نہیں کیے۔لیکن وہ ان سے واقفیت کا انکار کرتا ہے۔ یہ برگزیدہ لوگ نہ تھے۔ بلکہ یہ بدکار۔نئی پیدائش سے خالی اور برے لوگ تھے یہ شیطان کا تخم تھے۔

169-2 چونکہ یہ اسی طرح ہے۔اس لیے آپ اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ظہور روح القدس کی معموری یا روح سے پیدا ہونے کا ثبوت ہے۔نہیں جناب میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ سچا اور حقیقی ظہور اس بات کا ثبوت ہے کہ روح القدس بڑے بڑے کام کرتا ہے۔لیکن انفرادی طور پر اسے روح سے معمور ہونے کا ثبوت نہیں مانتا۔خواہ اس قسم کا شخص اس قسم کا ظہور کثرت سے کیوں نہ کرے۔

169-3 آج کل روح القدس حاصل کرنے کا وہ ثبوت ہے جو خداوند کے دنوں میں تھا۔ یہ جس دور میں آپ رہتے ہیں۔اس دور کی سچائی کے کلام کو قبول کرتا ہے۔ یسوع نے کبھی بھی کاموں کی اہمیت پر اتنا زور نہیں دیا۔ جتنا اس نے کلام پر دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر لوگ کلام کو قبول کر لیں گے تو ان کے ساتھ یہ کلام ہوگا۔ یہ بائبل کی بات ہے۔

169-4 یسوع جانتا تھا کہ لوگ پرگمن کے زمانے میں جو پتمس کی رویا ملنے کے دوسو سال بعد آنے والا تھا۔کلام سے دور چلے جائیں گے۔وہ جانتا تھا کہ یہ دوری ان کو تاریک زمانوں میں دھکیل دے گی۔ وہ جانتا تھا کہ انسان پہلے پہل کلام کو چھوڑنے کی وجہ سے دور ہوا تھا۔اگر آپ کلام کو چھوڑتے ہیں تو آپ نے خدا کو چھوڑ دیا۔ یوں وہ اپنے آپ کو پرگمن کی کلیسیاء کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ بلکہ سب زمانوں کی کلیسیاؤں کے سامنے کہ ”میں کلام ہوں اگر آپ اپنے درمیان الوہیت کو چاہتے ہیں تو کلام کو خوش آمدید کہیں اور قبول کریں۔ کسی کو اپنے اور خدا کے درمیان حائل نہ ہونے دیں۔ جو کلام میں تمہیں دے رہا ہوں۔ یہ میری ذات کا مکاشفہ ہے۔میں کلام ہوں۔اس بات کو یاد رکھیں۔

170-1 مجھے تعجب ہوگا۔اگر ہم کلام سے خاطر خواہ متاثر ہوئے ہیں۔آیئے میں آپ کے سامنے ایک خیال پیش کرتا ہوں۔ہم کس طرح دعا کرتے ہیں۔ہم یسوع کے نام سے دعا کرتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کیا یہ ایسے ہے؟ ہر دعا اسکے نام سے کی جاتی ہے ورنہ اس کو جواب نہیں ملتا۔تو بھی 1 یوحنا5:14 میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے۔کہ ’’ہمیں جو اس کے سامنے دلیری ہے۔اس کا سبب یہ ہے کہ اگر اس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سنتا ہے۔تو یہ بھی جانتے ہیں ۔کہ جو کچھ ہم نے اس سے مانگا ہے۔وہ پایا ہے۔‘‘اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ خدا کی مرضی کیا ہے؟ اس کی مرضی جاننے کا ایک ہی طریقہ ہے ۔اور وہ کلام کے ذریعے نوحہ 3:37 ’’وہ کون ہے۔جس کے کہنے کے مطابق ہوتا ہے۔حالانکہ خداوند نہیں فرماتا ہے‘‘۔یہ بات ہے۔اگر یہ کلام نہیں تو آپ اسے پا نہیں سکتے۔اس لیے ہم تب تک مانگ نہیں سکتے جب تک کہ یہ کلام کے مطابق نہ ہو۔اور ہم پا نہیں سکتے۔جب تک یہ اس کے نام سے نہ ہو۔بات پھر وہی ہے کہ یسوع نام کلام ہے۔جو اس کی مرضی ہے۔آپ خدا اور کلام کو الگ نہیں کر سکتے۔یہ ایک ہیں۔

170-2 اب یہ کلام جو چھپے ہوئے صفحات میں موجود ہے یہ اس کا ایک حصہ ہے۔بشرطیکہ آپ اسے روح سے معمور زندگی میں ایمان کے ساتھ قبول کریں۔اس نے فرمایا کہ اس کا کلام زندگی ہے۔یوحنا6:63۔اور حقیقت میں وہ یہی کچھ ہے۔یوحنا14:6 ’’راہ حق اور زندگی میں ہوں‘‘۔ رومیوں 8:9۔’’اگر کسی میں مسیح کا روح نہیں تو اس کا نہیں‘‘۔وہ روح ہے اور زندگی بھی۔ٹھیک یہی کچھ کلام ہے اور یہی کچھ یسوع۔وہ کلام ہے۔چنانچہ جب روح سے پیدا شدہ شخص ۔روح سے معمور ایمان کے ساتھ اس کلام کو اپنے دل میں قبول کرتا اور اپنے ہونٹوں پر لاتا ہے۔تو وہ اس طرح کیوں بولتا ہے جس طرح کہ الوہیت۔اس کے سامنے سے ہر ایک پہاڑ کو ہٹنا پڑے گا۔شیطان اس شخص کے سامنے کھڑا نہیں رہ سکتا۔

170-3 اگر تیسرے زمانے کی کلیسیاء اپنے درمیان صرف زندہ کلام کے مکاشفہ کو پکڑے رکھتی۔تو خدا کی قدرت اس طرح مدھم نہ ہوتی۔جس طرح کہ ان تاریک زمانوں میں ہوئی۔اور اب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب کلیسیاء ایمان میں کلام کے پاس واپس لوٹتی ہے۔ تو ہم بغیر کسی شک کے کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا کا جلال اور خدا کے عجیب وغریب کام اسکے درمیان ہونگے۔

170-4 ایک رات جب میں خدا کو ڈھونڈ رہا تھا تو روح القدس نے مجھے کہا کہ میں اپنا قلم اٹھا کر لکھوں۔ جونہی میں نے لکھنے کے لیے قلم اٹھایا۔ تو اس کے روح نے مجھے کلیسیاء کے لیے ایک پیغام دیا۔ وہ میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا تعلق کلام اور دلہن کے ساتھ ہے۔

171-1 جو بات میں آپ کو بتانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ قانونِ قدرت یہ ہے کہ ہر چیز اپنی اپنی جنس کے مطابق پھل لاتی ہے۔ حتیٰ کے پیدائش 1:11 کے مطابق "خدا نے کہا کہ زمین گھاس اور بیج دار بوٹیوں کو اور پھلدار درختوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق پھلیں۔ اور جو زمین پر اپنے آپ ہی میں بیج رکھیں۔ اگائے اور ایسا ہی ہوا"۔ جو زندگی بیج میں تھی۔ وہی پودے میں آئی۔ اور اس کے بعد پھل میں۔۔۔۔ یہی قانون آج کلیسیاء پر لاگو ہے۔ یعنی اصلی بیج کی مانند۔ اس لیے کہ یہ وہی بیج ہے۔ ان آخری دنوں میں اصلی دلہن کلیسیا یعنی مسیح کا بیج بالائی پتھر تک پہنچے گا۔ اور وہ ایک اعلیٰ کلیسیاء یا ایک اعلیٰ نسل ہوگی۔ اس لیے کہ وہ اس کے قریب تر ہوگی۔ دلہن کے لوگ اس طرح اس کے مانند ہونگے۔ کہ وہ بالکل اس کی صورت کی مانند ہونگے۔ اور یہ محض اسکے ساتھ ملنے کے لیے ہوگا۔ وہ ایک ہونگے۔ وہ زندہ خدا کے کلام کا ہی ظہور اور رسومات کو پیدا کریں گے۔ جس میں کلام کی آمیزش ہو گی۔ اور ملاپ ایک دوغلی نسل کو پیدا کرے گی۔

171-2 خدا کا پہلا بیٹا آدم۔ منہ سے نکلے ہوئے کلام کا بیج تھا یعنی خدا کا کلام۔ اسے ایک دلہن دی گئی۔ کہ وہ اپنی نسل کو پیدا کر سکے۔ اسے دلہن اسی لیے دی گئی کہ وہ اپنی نسل کو یعنی خدا کے ایک اور بیٹے کو پیدا کر سکے۔ لیکن وہ گر گئی۔ وہ دو اجناس کے ملاپ کے باعث گر گئی۔ اور اسکے لیے موت کا سبب پیدا کر دیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

3-171 دوسرا بیٹا یسوع بھی خدا کے منہ سے نکلے ہوئے کلام کا بیج تھا۔اور اسے بھی آدم کی طرح ایک دلہن دی گئی لیکن پیشتر اس کے کہ وہ اس کے ساتھ شادی کرتا۔وہ بھی گر گئی۔آدم کی بیوی کی طرح اس کا بھی امتحان لیا گیا۔کہ آیا وہ خدا کے کلام کا یقین کر کے زندہ رہے گی یا کلام پر شک کر کے مر جائیگی ۔لیکن اس نے شک کیا۔اس نے کلام کو چھوڑ دیا اور وہ مر گئی۔

171-4 کلام کے اصلی بیج کے ایک چھوٹے سے گروہ میں سے خدا مسیح کو ایک بہت ہی پیاری دلہن عنایت کرے گا۔وہ اس کے کلام کے لحاظ سے کنواری ہے۔وہ کنواری ہے۔اس لیے کہ وہ انسان کے بنائے کسی رسم ورواج سے واقف نہیں۔دلہن کے شرکاء کے ذریعے وہ سب پورا ہوگا۔جس کا اس نے کنواری میں عیاں کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

171-5 وعدے کا کلام مریم کے پاس پہنچا۔لیکن وعدے کا وہ کلام وہ خود آپ تھا۔جو ظاہر ہونے والا تھا۔خدا ظاہر ہوا۔اس نے بذاتِ خود کام کر کے اپنے موجودہ کلام کو ایک کنواری میں سے ظاہر کیا۔یہ ایک فرشتہ تھا۔جو اس پیغام کو لے کر آیا ۔لیکن فرشتے کا پیغام خدا کا کلام تھا۔ یسعیاہ 9:6 چونکہ مریم نے اپنے لیے اس کے کلام کو قبول کیا۔اس لیے جو کچھ اسکی بابت لکھا تھا۔اس کو اس نے اس وقت پورا کیا۔

172-1 کنواری دلہن کے شرکاء اسے پیار کریں گے۔اور وہ اس کی خوبیوں کے حامل ہونگے۔اس لیے کہ وہ ان کا سر ہے اور ساری طاقت اسی کی ہے۔اور وہ اس کے اسی طرح تابع ہونگے ۔جس طرح کے ہمارے بدن کے اعضاء ہمارے سر کے تابع ہیں۔

172-2 باپ اور بیٹے کی رضامندی کو ملاحظ فرمائیں۔یسوع نے اس وقت تک کوئی کام نہ کیا۔جب تک کہ پہلے باپ نے اسے دکھا نہ دیا ہو۔یوحنا 5:19۔یہ رضامندی اب دولہا اور دلہن کے درمیان ہوگی۔وہ اسے زندگی کا کلام دکھاتا ہے۔اور وہ اسے قبول کرتی ہے وہ اس پر کبھی شک نہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرتی۔اس لیے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی یہاں تک کہ موت بھی نہیں۔ کیونکہ اگر بیج بویا جائے گا۔تو پانی اسے دوبارہ اگائے گا۔اس کا بھید یہ ہے۔کلام جس طرح مریم میں تھا۔اسی طرح اب دلہن میں ہے۔دلہن میں مسیح کی عقل ہے۔اس لیے کہ وہ جانتی ہے کہ وہ کلام کے ساتھ کیسا برتاؤ چاہتا ہے۔چونکہ اس کے پاس خداوند یوں فرماتا ہے کہ الفاظ ہیں۔اس لیے وہ اس کے نام سے کلام کے حکم کو چلاتی ہے۔اس کے بعد کلام روح کے ذریعے زندگی حاصل کرتا ہے۔اور پورا ہوتا ہے۔ یہ اس بیج کی مانند ہے جس کو بو کر پانی دیا جاتا ہے۔پھر یہ فصل دے کر اپنے مقصد کو پورا کرتا ہے۔

172-3 جو لوگ دلہن میں ہیں۔ وہ صرف اس کی مرضی پوری کرتے ہیں۔کوئی شخص انہیں کسی اور طرف نہیں لگا سکتا۔ان کے پاس خداوند یوں فرماتا ہے کہ الفاظ ہیں۔ یا پھر وہ خاموش رہتے ہیں۔وہ جانتے ہیں کہ صرف خدا ہی کو ان کے اندر رہ کر یہ سارے کام کرنے ہیں۔اور اپنے کلام کو پورا کرنا ہے۔جب وہ اس زمین پر تھا۔تو اس نے اپنے سارے کلام کو مکمل نہ کیا۔اس لیے اب وہ دلہن میں رہ کر اس کے ذریعے کام کرتا ہے۔وہ جانتی ہے کہ اس وقت کئی کام کرنے کا موقع نہ تھا۔جنہیں کہ وہ اب کر کے رہے گا۔لیکن جن کاموں کو اس نے ایک خاص وقت تک چھوڑ دیا۔ان کو اب دلہن کے ذریعے کرے گا۔

172-4 اب آیئے۔ہم یشوع اور کالب کی مانند کھڑے ہوں۔ ہمارا موعودہ ملک اسی طرح نظر آنا شروع ہو گیا ہے۔جس طرح ان کا۔یشوع کا مطلب ہے یہواہ بچانے والا۔اور وہ آخری وقت کے لیڈر کی نمائندگی کرتا ہے۔ جو پولس کی طرح کلیسیاء میں کھڑا ہو گا۔کالب ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ جو یشوع کے ساتھ وفاداری کے ساتھ کھڑے رہے یاد رکھیں کہ خدا نے اسرائیل کو اپنے کلام کے ساتھ ایک کنواری کے طور پر منسلک کیا لیکن وہ کچھ مختلف چیز چاہتے تھے۔اسی طرح آخری دور کی کلیسیاء نے کہا ہے۔دیکھیں کہ خدا نے اپنے مقرر کردہ وقت کے آنے سے پیشتر بنی اسرائیل کو موجودہ ملک میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جانے نہ دیا۔ ہوسکتا ہے کہ لوگوں نے اپنے رہنما یشوع کے اوپر دباؤ ڈالا ہو۔ اور کہا ہو کہ "ملک ہمارا ہے۔ چلو چلیں۔ اور اس پر قابض ہو جائیں۔ یشوع تو یہاں تک پہنچ چکا ہے۔ لیکن اب تو اپنی بلاہٹ کو کھو بیٹھا ہے۔ اور جو قوت تجھ میں تھی۔ اب تو اس سے خالی ہے۔ تو خدا کی آواز کو سن کر اس کو معلوم کیا کرتا۔ اور جلدی سے اس پر عمل کیا کرتا تھا۔ لیکن اب تجھ میں کوئی غلطی ہے۔ لیکن یشوع خدا کا بھیجا ہو ا نبی تھا۔ اور وہ خدا کے وعدوں کو جانتا تھا۔ اس لیے کہ اس نے ان کا انتظار

کیا۔ اس نے خدا کے واضع فیصلے تک انتظار کیا۔ اور جب وقت آیا کہ وہ آگے بڑھیں۔ تو خدا نے یشوع کو مکمل رہنما بنایا۔ اس لیے کہ وہ کلام کے ساتھ کھڑا

رہا۔ خدا یشوع پر بھروسہ کر سکتا تھا۔ لیکن دوسروں پر نہیں۔ اسی طرح یہ ان آخری دنوں میں بھی دہرایا جائے گا۔ پھر وہی مسئلہ ہوگا۔ اور اسی قسم کا دباؤ۔

173-1 ذرا اس نمونے کو لیں۔ جو ہم موسیٰ میں دیکھتے ہیں۔ خدا کے روح سے مسح شدہ اس نبی کی انوکھی پیدائش تھی۔ ابراہام کی نسل کو مصر سے آزاد کرنے کے لیے درست وقت پر پیدا ہونیکی وجہ سے وہ مصر میں ان کے ساتھ کلام کی بحث کرنے یا کاہنوں سے جھگڑا کرنے کے لیے نہ رہا۔ بلکہ جب تک لوگ اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہوئے۔ اس وقت تک وہ بیابان میں چلا گیا۔ خدا نے موسیٰ کو بیابان میں بلایا۔ یہ دیر خدا کی طرف سے نہ تھی۔ بلکہ لوگوں کی وجہ سے تھی۔ جو اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھے موسیٰ نے سوچا کہ لوگ سمجھ جائیں گے۔ لیکن وہ نہ سمجھے۔

173-2 اس کے بعد ایلیاہ ہے جس کے پاس خداوند کا کلام آیا۔ جب اس نے سچائی کی منادی کی۔ تو وہ گروہ جو امریکن ایزبل کے آگے آگے چلنے والا ہے اس نے سچائی کو قبول نہ کیا۔ اس کے بعد خدا نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا۔ اور جب اس نسل نے نبی اور اس کے پیغام کو جو اسے خدا نے دیا تھا رد کر دیا۔ تو خدا نے ان کو وبا سے مارا، اسے بیابان میں لے گیا۔ اور وہاں سے وہ بادشاہ تک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ملنے کے لیے نہ نکلا۔ جنہوں نے اس کا پیچھا کرنے کی کوشش کی وہ مر گئے۔ لیکن خدا نے اپنے فرمابردار نبی کے ساتھ رویا میں بات کی۔ پھر وہ گوشہ نشینی سے باہر نکلا۔ اور بنی اسرائیل کے لیے کلام لایا۔

173-3 اس کے بعد یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا ہے۔ مسیح کے آگے اس کی راہ تیار کرنے والا فرمابردار شخص۔ اپنے وقت کا زبردست بنی۔ وہ اپنے باپ کے مدرسے میں نہ گیا۔ نہ ہی وہ فریسیوں کے سکول میں داخل ہوا۔ بلکہ وہ کسی بھی تنظیم کے اندر داخل نہ ہوا۔ حتیٰ کہ خدا اسے بیابان میں لے گیا۔ اور وہ اس وقت تک وہاں رہا۔ جب تک کہ اسے پیغام دے کر نہ بھیجا کہ "مسیح نزدیک ہے"۔

173-4 اب آیئے۔ یہاں کلام کی آگاہی کو پکڑیں۔ کیا موسیٰ کے دنوں میں ایسا نہ ہوا۔ جسے خدا نے اٹھا کر کھڑا کیا۔ لیکن قورح اس کی مخالفت میں کھڑا ہوا اور اس نے اس عظیم بنی کا مقابلہ کیا۔ اس نے موسیٰ کے ساتھ جھگڑا کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ خدا نے اسے بھی لوگوں کی رہنمائی کرنے کے لیے وہی قدرت دی ہے اور باقی لوگ بھی الٰہی مکاشفہ کو اتنا ہی جانتے ہیں۔ جتنا کہ موسیٰ انہوں نے موسیٰ کے اختیار کا انکار کیا۔ گو لوگوں نے سچے کلام کو سنا اور وہ حقیقت سے پوری طرح واقف ہوئے کہ حقیقی نبی خدا کی طرف سے تصدیق شدہ بنی ہوتا ہے تو بھی میں کہتا ہوں کہ وہ لوگ قورح اور اس کی مخالفت کرنے والوں کے جال میں پھنس گئے۔ قورح کلام والا نبی نہ تھا۔ تو بھی بہت سے لوگ اپنے رہنما سمیت اس کے پیچھے ہولیے۔ یہ کس طرح آج کل کے مبشروں کی طرح ہے۔ جن کے پاس قورح کی طرح سونے کے بچھڑے جیسی تجویزیں ہیں۔ وہ لوگوں کو اسی طرح نظر آتے ہیں جس طرح قورح لوگوں کو اچھا نظر آیا۔ ان کی پیشانیوں پر خون۔ ہاتھوں میں تیل اور مذبحوں پر آگ ہے وہ عورتوں کو منادی کرنے، بال کاٹنے اور نیکریں اور پتلونیں پہننے کی اجازت دے کر اپنی رسم ورواج کے ذریعے کلام کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان میں کس قسم کا بیج ہے لیکن سب لوگوں نے موسیٰ کے خلاف اٹھ کر کلام نہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چھوڑا، بلکہ برگزیدہ لوگ اس کے ساتھ کھڑے رہے۔یہی بات آج کل بھی ہو رہی ہے۔ بہت ہیں جو کلام کو چھوڑ رہے ہیں۔لیکن کچھ اس کے ساتھ کھڑے ہیں۔تا ہم گیہوں اور کڑوے دانے کی مثال یاد رکھیں۔کڑوے دانوں کو جلائے جانے کے لیے باندھا جانا لازم ہے۔ یہ گمراہ کلیسیائیں باہم اکھٹی ہو کر باندھی جا رہی ہیں اور خدا کی عدالت کی آگ کے لیے تیار ہو چکی ہیں۔لیکن گیہوں مالک کیلیے جمع ہو رہا ہے۔

174-1 اب میں چاہتا ہوں کہ آپ یہاں خوب محتاط ہو جائیں اور دیکھیں کہ خدا نے کیا وعدہ کیا ہے کہ آخری زمانے میں ملاکی چوتھے باب کی تکمیل ہوگی۔ چونکہ یہ ملاکی نبی کی معرفت فرمایا ہوا خدا کا کلام ہے۔ جو روح کے ذریعے زندہ ہوا۔اس لیے یہ پورا ہو کر رہے گا۔ یہ مسیح کی دوسری آمد سے پہلے پورا ہوا ہوگا۔ یسوع کے آنے سے پیشتر تمام کلام پورا ہوگا۔ جب ملاکی نبی پیامبر آئے گا۔تو غیر قوموں کی معیار اپنے آخری مراحل میں ہوگی۔ وہ ٹھیک کلام کے ساتھ ہوگا۔ وہ پیدائش سے لے کر مکاشفہ تک تمام بائبل کو لے گا۔ وہ سانپ کی نسل سے شروع کر کے آخری برسات کے پیامبر تک لے جائے گا۔لیکن وہ تنظیموں کی طرف سے رد کیا جائے گا۔

174-2 وہ رد ہو کر رہے گا۔اس لیے کہ اخی اَب سے لے کر اب تک کی تواریخ کی دہرائی ہو رہی ہے۔اخی اَب کے زمانے کی اسرائیلی تواریخ امریکہ میں دہرائی جا رہی ہے۔ جہاں ملاکی کی پیشن گوئی کا نبی ظاہر ہوگا۔جس طرح اسرائیل نے مصر کو چھوڑا کہ آزادی کے ساتھ خدا کی عبادت کریں۔ وہاں کی قوموں کو باہر نکال دیا اور ایک ایسی قوم کو کھڑا کیا۔جس میں داؤد جیسے زبردست رہنما تھے۔اور پھر اخی اَب جیسے شخص کو تخت نشین کیا۔جس کی پشت پناہی ایزبل کرتی تھی۔اسی طرح ہم نے امریکہ کے اندر کیا ہے۔ ہمارے باپ دادا اس ملک میں اسلیے آئے کہ عبادت کریں اور آزادی سے رہیں۔انہوں نے یہاں کے باشندوں کو نکال باہر کیا اور اس ملک پر قابض ہو گئے۔ واشنگٹن اور لنکن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جیسے زبردست آدمی کھڑے کیئے گیے۔ لیکن کچھ ہی عرصہ کے بعد اس قدر لیاقت کے لوگوں کو ان قابلِ عظیم اشخاص کی جگہ کھڑا کیا گیا کہ اب جلد ہی ایک اخی اب آئے کو صدارت کی کرسی پر بٹھایا جائیگا۔ جس کے پیچھے ایزبل رہنمائی کرے گی۔ اس موقع پر ملاکی کی پیامبر ضرور آئے گا۔ پھر آخری برسات میں کوہ کرمل کا منظر ایک بار پھر پیش کیا جائے گا۔ اب اسے کلام کے اندر دیکھنے کے لیے خوب احتیاط کے ساتھ ملاحظہ کریں۔ یوحنا۔ ملاکی تیسرے باب کا پیشرو تھا۔ اس نے پہلی بارش کو شروع کیا۔ اور اپنے وقت کی تنظیموں کی طرف سے رد کیا گیا۔ پھر یسوع نے تبدیلِ صورت کے پہاڑ پر نظارہ پیش کیا۔ مسیح کا دوسرا پیشرو آخری بارش کی تیاری کرے گا اور یسوع خود تنظیموں اور مذہبی عقائد کے درمیان منظر دکھائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے کلام کی تائید کرنے اور اپنی دلہن کو لینے کے لیے آئے گا۔ پہلا نظارہ کوہ کرمل پر تھا، دوسرا صورت بدل جانے۔۔۔۔ والے پہاڑ پر۔ اور تیسرا کوہِ زیتوں پر ہوگا۔

175-1 موسیٰ ، ایلیاہ اور یوحنا کا اپنے آپ کو لوگوں سے روپوش کر لینے کے عجیب رویے نے بہت سے لوگوں کو گڑبڑ میں ڈال دیا۔ انہوں نے یہ نہ سمجھا کہ یہ ان کے پیغاموں کو روکے جانے کی وجہ سے ہوا ہے۔ لیکن بیج بویا جا چکا تھا۔ تخم ریزی کا وقت اب ختم ہو چکا تھا اور اب اس کے آگے عدالت تھی۔ انہوں نے لوگوں کے سامنے اپنے مقصد کو پیش کر دیا اور اب اگلی بات عدالت تھی۔

175-2 مجھے یقین ہے کہ مکاشفہ 13:16 کے مطابق دلہن کو منادی بند کرنی پڑے گی۔ اور اگر اسے منادی کرنے کی اجازت مل بھی گئی تو حیوان اس کے ہاتھ پر نشان لگانے کا تقاضہ کرے گا تنظیمیں اس نشان کو لگوالیں گیں، یا پھر منادی بند کرنے پر مجبور کی جائیں گیں۔ تب برہ اپنی دلہن کے لئے آئے گا اور اس بڑی کسبی کی عدالت کرے گا۔

175-3 یاد رکھیں کہ موسیٰ ایک خاص کام کے لئے پیدا ہوا تھا لیکن وہ اس وقت تک کام نہ کر سکا جب تک کہ وہ اس نعمت کو حاصل نہ کر چکا جس نے اسے خدمت کے لائق بنایا۔ اسے بیابان میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جا کرانتظار کرنا پڑا۔خدا کا ایک مقرر وقت تھا۔کسی فرعون کا تخت پر ہونا ضروری تھا اور پیشتر اس کے کہ خدا اسے واپس بھیجے۔لوگوں کو زندگی کی روٹی کیلئے چلانے کی ضرورت تھی یہ بات ہمارے دنوں کیلئے بھی درست ہے۔

175-4 لیکن ہمارے دنوں میں کیا ہے؟ بے شمار لوگ نشانات دکھا رہے ہیں یہاں تک کہ اب ہماری ایک ایسی نسل ہے جو نشانات کی تلاش میں لگی ہوئی ہے۔اور کلام یا خدا کے روح کی حقیقی جنبش کے متعلق کچھ نہیں جانتی اگر وہ خون، تیل اور آگ دیکھتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ کلام میں کیا لکھا ہے وہ کسی بھی نشان کی حمائت کریں گے۔خواہ وہ کلام کے الٹ ہی کیوں نہ ہو۔لیکن خدا نے ہمیں خبردار کیا ہے۔اس نے متی 24 میں کہا ہے کہ آخری دنوں میں دو روحیں اس قدر قریب تر ہونگی کہ صرف برگزیدہ لوگ ہی ان میں فرق دیکھ سکیں گے۔اس لیے کہ وہی ایک گروہ ہوگا جو دھوکہ نہ کھا سکے گا۔

175-5 آپ کس طرح روحوں میں فرق معلوم کر سکتے ہیں۔ذرا انکا کلام میں سے امتحان لیں۔اگر وہ اس کلام کے مطابق نہیں بولتے۔تو وہ بدی سے ہیں۔جس طرح شیطان نے پہلی دو دلہنوں کو دھوکہ دیا۔وہ اس آخری زمانے کی دلہن کو بھی دھوکہ دینے کی کوشش کرے گا۔اور یہ رسم ورواج سے اسے دوغلا کرنے یا صاف طور پر کلام سے منہ موڑ کر کسی بھی نشان کی طرف جو اس کے موافق آئے۔موڑنے کے ذریعے ہوگا۔لیکن خدا نے نشانات کو اپنے کلام سے پہلے جگہ نہیں دی۔جس طرح ایلیاہ نے عورت سے کہا۔کہ وہ پہلے جا کر خداوند کے کلام کے مطابق، اس کے لیے روٹی تیار کرے۔جب اس نے کلام کے مطابق کیا۔تو نشان ظاہر ہوا۔پہلے کلام کے پاس آئیں۔اور پھر معجزہ دیکھیں کلام کا بیج روح کے ذریعے تقویت پاتا ہے۔

176-1 کوئی پیغمبر جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہو۔کس طرح کلام کے بعض حصوں کو مان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سکتا ہے اور باقیوں کا انکار کر سکتا ہے؟۔خدا کا سچا نبی آخری دنوں میں پورے کلام کا دعویدار ہوگا۔ تنظیمیں اس سے نفرت کریں گی۔اسکے الفاظ اس طرح سخت ہو سکتے ہیں۔جس طرح کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے تھے،اور اس نے انہیں سانپ کہہ کر پکارا۔لیکن جن کو خدا نے بنائے عالم سے پیشتر چن رکھا ہے۔وہ سن کر اوپر اٹھائے جانے کے لیے تیار ہو نگے۔ابراہام کی شاہی نسل ابراہام کی طرح کے ایمان کے ساتھ جس طرح وہ کلام کے ساتھ لپٹا رہا۔وہ بھی لپٹے رہیں گے۔اس لیے وہ باہم چنے ہوئے لوگ ہیں۔

176-2 آخری وقت کا پیغمبر خدا کے مقررہ وقت پر ظاہر ہوگا۔جیسا کہ سب جانتے ہیں۔یہ آخری وقت ہے۔اس لیے کہ بنی اسرائیل اپنے ملک میں واپس جا چکے ہیں۔اور اب ملاکی کے مطابق وہ کسی بھی وقت رونما ہو سکتا ہے۔جب ہم اسے دیکھیں گے تو وہ کلام سے وقف ہوگا اس کا اشارہ کلام کے اندر مکاشفہ 10:7 میں ہے۔اور خدا اس کی خدمت کو ثابت کرے گا۔وہ ایلیاہ کی مانند سچائی کی منادی کریگا اور کوہِ زیتون کے منظر کے لیے تیار ہوگا۔

176-3 چونکہ بہت سے لوگوں کو جس طرح کلام سکھایا گیا ہے۔وہ اسے سچ سمجھتے ہیں۔اس لیے وہ اسے غلط سمجھیں گے۔لیکن جب وہ ان کے خلاف بولے گا۔تو وہ اس کا یقین نہ کریں گے۔چونکہ دھوکہ بازوں نے بہت سی باتوں کو خدا کی سچائی کے ساتھ منسلک کر دیا ہے۔اسلئے بعض سچے منادبھی اسے غلط سمجھیں گے۔

176-4 لیکن یہ نبی آئے گا،اور جس طرح کہ اس کی پہلی آمد کا پیش رو چلایا کہ ''دیکھو خدا کا برہ جو جہاں کا گناہ اٹھالے جاتا ہے''۔اس طرح بغیر کسی شک کے وہ بھی چلائے گا۔کہ ''دیکھو خدا کا برہ جو جلال کے ساتھ آرہا ہے۔''وہ ایسا کرے گا اس لیے کہ جس طرح یوحنا برگزیدہ لوگوں کے لیے سچائی کا پیامبر تھا۔اسی طرح آخری پیامبر برگزیدہ اور کلام کے تخم سے پیدا ہونے والی دلہن کے لیے ہوگا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسیح کلیسیا کی تعریف کرتا ہے

176-5 مکاشفہ 2:13 ''میں یہ جانتا ہوں کہ تو شیطان کی تخت گاہ میں سکونت رکھتا ہے۔ اور میرے نام پر قائم رہتا ہے۔اور جن دنوں میں میرا وفادار شہید انتپاس تم میں اس جگہ قتل ہوا تھا۔ جہاں شیطان رہتا ہے۔ان دنوں میں بھی تو نے مجھ پر ایمان رکھنے سے انکار نہیں کیا''۔

176-6 میں یہ تو جانتا ہوں''۔ یہ ایک جیسے ہی الفاظ ہیں۔ جو خدا کے لوگوں کے مطلق ہر زمانے کے پیامبر سے کہے گے۔ جب یہ الفاظ انگور کے دونوں درختوں کو کہے جاتے ہیں۔تو یہ ایک گروہ کے دل میں خوشی وخرمی پیدا کرتے ہیں۔لیکن دوسرے گروہ کے اندر غم وخوف۔ کیونکہ گو ہم اپنے کاموں سے ہٹ کر فضل کے ساتھ بچائے گئے ہیں۔تو بھی حقیقی نجات ایسے کام کراتی ہے۔ جو خدا کو خوش کرتے ہیں۔1 یوحنا 3:7 ''اے بچو کسی کے فریب میں نہ آنا جو راست بازی کے کام کرتا ہے۔ وہی اس کی طرح کا راست باز ہے''۔ اگر اس آیت کا کوئی مطلب ہے تو وہ یہ ہے کہ ایک شخص جس قسم کے کام کرتا ہے۔وہ وہی کرتا ہے۔یعقوب 3:11 ''کیا چشمہ کے ایک ہی منہ سے میٹھا اور کھاری پانی نکلتا ہے؟ رومیوں 6:2 ہم جو گناہ کے اعتبار سے مر گئے۔ کیونکہ اس میں آئندہ کو زندگی گزاریں؟ متی 12:33-35 یا تو درخت کو بھی اچھا کہو اور اس کے پھل کو بھی اچھا، یا درخت کو بھی برا کہو اور اس کے پھل کو بھی برا۔ کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔اے سانپ کے بچو تم برے ہو کر کیونکر اچھی باتیں کہہ سکتے ہو؟ کیونکہ جو دل میں بھرا ہے، وہی منہ پر آتا ہے۔اچھا آدمی برے خزانے سے بری چیزیں نکالتا ہے''۔اب اگر ایک شخص کلام سے پیدا ہوا ہے۔ (فانی نہیں بلکہ غیر فانی تخم سے نئے سرے سے پیدا ہوا ہے۔(1 پطرس 1:23) تو وہ کلام کو ہی پیش کرے گا۔اس کی زندگی کا پھل یا کام اس بیج یا زندگی کے مطابق ہونگے، جو اس کے اندر ہے اس وجہ سے اس کے کام روحانی ہونگے اوہ۔۔۔ سچائی کا یہ کیسا فتوہ ہے۔ جو پرگمن کے زمانے کے خلاف دیا جا رہا ہے۔ یہاں ایک بے نظیر کھڑا ہے۔اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس کے ہاتھ میں دودھاری تیز تلوار ہے۔یعنی خدا کا کلام ۔آخری دن یہی کلام ہماری عدالت کریگا۔ در حقیقت یہ کلام اس وقت ہماری عدالت کر رہا ہے۔اسلیے کہ یہ دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچنے والا ہے۔ یہ جسمانی کو روحانی سے الگ کرتا ہے۔ یہ ہمیں زندہ خط بناتا ہے۔جنہیں سب آدمی خدا کے جلال کیلیے پڑھتے اور جانتے ہیں۔

177-1 ''میں یہ تو جانتا ہوں''۔اگر کوئی شخص ڈرتا ہے کہ شاید وہ خدا کو خوش نہیں کر رہا۔تو اسے کلام کو پورا کرنا چاہیے۔اگر کوئی شخص ان الفاظ کو سننے کا آرزومند ہے۔کہ''اے اچھے اور وفادار نوکر شاباش''۔تو وہ خدا کے کلام کو پورا کرے۔تو وہ یقیناً تعریف کے یہ الفاظ سُنے گا۔سچائی کا کلام جس طرح اس وقت معیاری تھا۔ویسا ہی اب بھی ہے۔اسکے علاوہ اور کوئی معیار نہیں،اور نہ ہی کوئی ایسا ہوسکتا ہے۔جس طرح دنیا کی عدالت صرف مسیح یسوع کے وسیلے سے کی جائی گی اسی طرح کلام کے وسیلے سے بھی کی جائے گی ۔اگر کوئی شخص معلوم کرنا چاہتا ہے کہ وہ کس طرح کر رہا ہے۔تو وہ اس طرح کرے۔ جس طرح یعقوب نے مشورہ دیا ہے۔خدا کے کلام کے آئینہ میں دیکھے۔

178-1 ''میں یہ تو جانتا ہوں''۔جونہی وہ کلام کیساتھ کھڑا ہے۔انکی زندگیوں کو اس نقشے کے مطابق جو اس نے تیار کیا ہے۔جائزہ لے رہا ہے تو وہ ایک اچھے معیار سے ضرور خوش ہوا ہوگا۔ کیونکہ وہ باقی لوگوں کی طرح جوان سے قبل گزر گئے ہیں۔ناراست لوگوں کے ظلم وتشدد کو برداشت کر رہے ہیں۔پھر بھی وہ خوشی کے ساتھ خداوند سے لپٹے ہوئے ہیں۔گو بعض اوقات خداوند کی خدمت کرنا مشکل دکھائی دیتا ہو۔تو بھی انہوں نے روح اور سچائی سے اس کی خدمت اور عبادت کی لیکن جنگلی انگور کی یہ بات نہیں۔افسوس کی بات ہے کہ انہوں نے اس زندگی کو ٹھکرا دیا۔جو کلام کے اوپر تعمیر کی گئی تھی،اور اب وہ سچائی سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ان کے کام اس گہرائی کی گواہی دیتے ہیں۔جس میں وہ ڈوب گئے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میرے نام پر قائم رہتا ہے

178-2 ''ہم کہاں جائیں؟ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے پاس ہیں''۔ وہ اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑے ہوئے تھے۔ لیکن کسی خوف کی وجہ سے نہیں۔ جس طرح کہ بے پھل زندگی بسر کرنے والے آدمی کرتے ہیں۔ وہ اسکی قوت کے ذریعے اس کے ساتھ جڑے ہوئے تھے۔ روح کی اس تسلی پر کہ وہ اسکے ساتھ ایک ہیں۔ ان کو اس بات کا اچھی طرح سے علم تھا۔ کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہیں، اور وہ ان کی گواہی کے لیے مسیحی نام استعمال کرتے ہیں۔ وہ اس نام کو جانتے اور پیار کرتے تھے۔ جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ ان کے گھٹنے اس نام کے آگے جھک چکے تھے۔ ان کی زبانیں اس کا اقرار کر چکی تھی۔ جو کچھ بھی انہوں نے اس نام کو اپنایا، اور بدی سے الگ ہو گئے اور اس نام کو اپنانے کی وجہ سے وہ اس نام کی خاطر اب مرنے کے لئے تیار تھے۔ اس لیے کہ ان کے پاس بہتر قیامت کی امید تھی۔

178-3 دوسری صدی میں باپ، بیٹے اور روح القدس کے الفاظ تثلیث بن کر اثر انداز ہو چکے تھے، اور ایک سے زیادہ خداؤں کی عبادت کرنے کا نظریہ تین خداؤں کی صورت میں جھوٹی کلیسیاء کی تعلیم بن چکا تھا۔ کوئی زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ نام کو اس زمانہ کی طرح ختم کر دیا گیا۔ اور خداوند یسوع مسیح کے نام کی جگہ عظیم خدا کے القاب استعمال کئے جانے لگے۔ چنانچہ جب بہت سے لوگ گمراہ ہو گئے۔ اور انہوں نے تثلیت کو گلے لگا لیا۔ اور الوہیت کے القاب کو استعمال کر کے بپتسمہ لینے لگے۔ تو بھی چھوٹا گلہ یسوع مسیح کے نام سے بپتسمہ دیتا رہا۔ اور سچائی کے ساتھ لپٹا رہا۔

179-1 خدا کی اس قدر بے عزتی کرنے، اس کو تین خداؤں میں بدلنے اور اس کے پر فضل نام کو القاب میں بدلنے کے بعد بھی کوئی شخص حیران ہو سکتا ہے کہ اس کے عظیم نام سے نشانات اور عجیب کام کس طرح ہوتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ نشان اور عجیب کام بڑی قدرت کے ساتھ ظاہر کئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جاتے ہیں۔ جو یقیناً جھوٹے انگور کے ذریعے نہیں ہو سکتے۔ مارٹن کی طرح کے شخصوں کو بڑی قدرت کے ساتھ استعمال کیا گیا اور خدا نے نشانوں، عجیب کاموں اور روح القدس کی نعمتوں کے ذریعے ان کی تصدیق بھی کی۔ وہ نام اب بھی مؤثر تھا۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ رہا اور آئندہ بھی جہاں مقدس لوگ اس کی تعظیم کریں گے مؤثر ثابت ہوگا۔

تو نے مجھ پر ایمان رکھنے سے انکار نہیں کیا

179-2 اعمال 3:16 میں جب پطرس سے پوچھا گیا کہ لنگڑا شخص جو خوبصورت دروازہ کے سامنے بیٹھا تھا۔ کس طرح تندرست ہو گیا۔ تو اس نے اس کو اس طرح بیان کیا۔ کہ ''اسی کے نام نے اس ایمان کے وسیلہ سے جو اس کے نام پر ہے۔ اس شخص کو مضبوط کیا۔ جسے تم دیکھتے اور جانتے ہو۔ بے شک اسی ایمان نے جو اس کے وسیلہ سے ہے۔ یہ کامل تندرستی تم سب کے سامنے اسے دی''۔ دیکھا۔ یہاں یسوع نام اور یسوع پر ایمان نے یہ معجزہ ظاہر کیا۔ پطرس نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا۔ کہ یہ اس کا انسانی ایمان تھا۔ یا اس کے اپنے نام سے یہ ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ یسوع نام نے اس ایمان کے وسیلہ سے جو اس کے نام پر ہے۔ اس بڑے کام کو کیا ہے۔ یہ وہ ایمان ہے۔ جس کا ذکر خداوند مکاشفہ 2:13 میں کر رہا ہے۔ یہ اس کا ایمان تھا۔ یہ اس پر ایمان نہ تھا بلکہ یہ اس کا ایمان تھا۔ جو ایمانداروں کو دیا گیا۔ رومیوں 12:3 جیسا خدا نے ہر ایک کو اندازہ کے مطابق بموجب پہلی آیات (بھائیوں کو ایمان تقسیم کیا ہے)

افسیوں 2:8 ''کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے پھر یعقوب کہتا ہے''اے بھائیو! غور کریں کہ یہاں بھی وہ بھائیوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے مخاطب ہے۔ ہمارے خداوند ذوالجلال یسوع مسیح کا ایمان تم میں طرف داری کے ساتھ نہ ہو۔
یعقوب 2:1

179-3 پرگمن کے زمانہ میں لوگوں نے اس سچائی سے ہٹ کر کہ "نجات خداوند کی طرف سے ہے" اور خدا کے چناؤ کی الٰہی تعلیم کو بالائے طاق رکھ کر اپنے گرجا گھروں اور رفاقت کے دروازے کو ہر اس شخص کے لیے کھول دیا جو کلام کی پرواہ کئے بغیر ان کے عقیدے کی پیروی کرتے تھے۔ اس قدر گرے ہوئے زمانے میں بھی کچھ ایسے لوگ تھے۔ جن میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کا ایمان تھا۔ انہوں نے اپنے ایمان کو صرف قوت کے کاموں کے لیے ہی استعمال نہ کیا۔ بلکہ انہوں نے ہر اس شخص کا مقابلہ کیا جو یہ کہنے کی جرأت کرتا تھا۔ کہ وہ صرف کلیسیاء میں شامل ہونے کی وجہ سے بچایا گیا ہے۔ وہ جانتے تھے۔ کہ کوئی شخص بھی یسوع مسیح پر ایمان لانے کے سوا ابدی زندگی اور خدا کی راستبازی پر یقین نہیں کرسکتا۔ جس طرح آج کل کی کلیسیاء صرف ذہنی ایمانداروں سے بھری پڑی ہے۔ جو کنواری سے پیدا ہوئے۔ خون کے بہانے جانے، گرجا گھر جانے والے پاک عشا کی رسم میں شامل ہونے کو تو مانتے ہیں لیکن نئی پیدائش کے تجربے سے خالی ہیں۔ بالکل یہی حالت تیسرے زمانے کی کلیسیاء کی تھی انسانی ایمان نہ اس وقت کارآمد تھا۔ اور نہ ہی اب اس کے لیے خدا کے بیٹے کے ایمان کی ضرورت ہے۔ کہ وہ انسان کے دل میں آئے۔ اور وہ جلال کے خداوند کو اس ہیکل میں حاصل کر سکے۔ جو ہاتھ کی بنی ہوئی نہیں۔

180-1 یہ زندہ ایمان تھا۔ "میں خدا کے بیٹے پر ایمان رکھنے کے باعث زندگی گزارتا ہوں۔ پولوس یہ نہیں کہتا کہ وہ خدا کے بیٹے میں ایمان رکھنے کی وجہ سے زندگی گزارتا ہے۔ یہ خدا کے بیٹے کا ایمان تھا۔ جس نے اسے زندگی دی اور اسے مسیحی فتح میں گزارنے کا موقع عنایت کیا۔

180-2 نہیں۔ انہوں نے اس بات کا انکار نہ کیا تھا کہ نجات شروع سے لے کر آخر تک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فائق الفطرت ہے۔انہوں نے اس کے نام اوراس کے ایمان کی سچائی کو زندہ رکھا۔اور خدا نے ان کو برکت دی اور وہ اس کے لائق ہوئے۔

میرا وفادار شہید انتپاس

180-3 اس بھائی کے متعلق بائبل یا کسی اور تواریخی کتاب میں کوئی حوالہ نہیں۔ یہ کافی سے زیادہ ہے کہ خداونداس سے واقف ہے۔ یہ جاننا ہی کافی سے زیادہ ہے کہ خداوند کے ساتھ وفاداری کا ذکر بائبل میں قلم بند کیا گیا ہے۔ وہ ایک مسیحی تھا۔اس کے پاس یسوع کا نام تھا۔اس کے پاس ہمارے خداوند یسوع مسیح کا ایمان تھا۔اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اس ایمان کی وجہ سے زندہ تھے۔ وہ یعقوب کے ان الفاظ کا جواب تھا کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا ایمان تم میں طرف داری کے ساتھ نہ ہو۔ وہ ستفنس کی طرح روح القدس اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ وہ کسی شخص کے تابع نہ تھا۔وہ کسی سے خوف نہ کھاتا تھا۔اور جب ان لوگوں پر موت کا فتویٰ صادر ہوا جو خداوند یسوع مسیح کا نام لیتے اور اس کے ایمان پر چلتے ہیں تو اس نے ان لوگوں کا ساتھ دیا۔جنہوں نے اس سے منہ نہ موڑا۔ ہاں وہ مر گیا لیکن ہابل کی طرح خدا نے اس کی گواہی دی (اس کا نام کلامِ پاک میں لکھا گیا) اور گو وہ مر چکا ہے، اس کی آواز خدا کے نوشتوں کے ذریعے بولتی ہے۔ایک اور وفادار شہید اپنے آرام میں داخل ہو چکا تھا، اور شیطان جس طرح سلامتی کے شہزادے کو قتل کر کے مسیح کا شادیانہ نہ بجا سکا، اسی طرح وہ اس وقت بھی کامیاب نہ ہوا۔ کیونکہ جس طرح شیطان کو صلیب کے واقعہ پر شرمندگی اٹھانا پڑی، اسی طرح اب انتپاس کا خون ان سینکڑوں اشخاص کو پکار رہا ہے جو اپنی صلیب کو اٹھا کر اسکی پیروی کریں گے۔

181-1 یہ بات روح کی تعریف کا حصہ اس لیے ہے کہ صلیب کے یہ بہادر سپاہی شیطان پر ٹھیک اس کی تخت گاہ میں فتح حاصل کر رہے تھے۔ وہ خداوند یسوع کے نام اور ایمان کے سبب ٹھیک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تاریکی کے رہنماؤں کے میدان جنگ میں جیت رہے تھے ۔ یہ کس قدر زبردست حوصلہ افزائی ہے۔ داؤد کے سورماؤں کی طرح جنہوں نے دشمن کے دائرے کو چیر کر داؤد کو پیاس بجھانے کے لیے پانی لا کر دیا اسی طرح ایمان کے ان جیالوں نے شیطان کی زمینی زندگی کے حلقے پر قبضہ کیا۔ اور منادی اور حوصلہ افزائی کے ذریعے ان لوگوں کے لیے نجات کا پانی لائے جو موت کے سایہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

181-2 اب شیطان کے تخت اور حلقہ اختیار کے سلسلے میں جہاں تک خدا کا اپنے بر گذیدوں کی تعریف کا تعلق ہے۔ حقیقت میں انہوں نے اس برائی کو شرمندہ کرنے کے لیے جگہ تیار کر لی تھی جو کلیسیاء میں فوقیت حاصل کر چکی تھی۔

181-3 "پرگمن شیطان کا تخت اور سکونت گاہ"۔ بہت سے لوگوں کے لیے یہ محاورہ تاریخی حیثیت کی بجائے صرف عکسی بات بن کر رہ گیا ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے، اور تاریخ اس کی گواہ ہے۔ پرگمن یقیناً شیطان کا تخت اور سکونت گاہ تھا، اور یہ اس طرح ہوا۔

181-4 اصل میں جہاں تک انسانی کام کا تعلق ہے پرگمن شیطان کی سکونت گاہ نہ تھی۔ بلکہ اس کا ہیڈ کوارٹر ہمیشہ بابل ہی رہا تھا۔ یہ بابل کا شہر تھا۔ جہاں شیطان کی پرستش کی بنیاد ڈالی گئی۔ پیدائش 10:8-10 "اور کوش سے نمرود پیدا ہوا۔ وہ روئے زمین پر ایک سورما ہوا ہے۔ خداوند کے سامنے وہ ایک شکاری سورما ہے۔ اسلیے یہ مثل چلی کہ خداوند کے سامنے نمرود شکاری سورما اور اس کی بادشاہی کی ابتداء ملک سنعار میں بابل اور آرک اور اکاد اور کلنہ سے ہوئی"۔ پیدائش 11:1-9 "اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی اور ایسا ہوا کہ مشرق کی طرف سفر کرتے کرتے انکو ملکِ سنعار میں ایک میدان ملا اور وہاں بس گئے، اور انہوں نے آپس میں کہا آؤ ہم اینٹیں بنائیں اور ان کو آگ میں خوب پکائیں۔ سو انہوں نے پتھر کی جگہ اینٹ سے اور چونے کی جگہ گارے سے کام لیا۔ پھر وہ کہنے لگے۔ کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر اور ایک برج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے بنائیں اور یہاں اپنا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نام کریں۔ایسانہ ہوکہ ہم تمام روئے زمین پر پراگندہ ہوجائیں اورخداوند اس شہراور برج کو جسے بنی آدم بنانے لگے، دیکھنے کواترا۔اور خداوند نے کہا، دیکھو یہ لوگ سب ایک ہیں اوران سبھوں کی ایک زبان ہے۔وہ جو یہ کرنے لگے ہیں۔تواب کچھ بھی جس کا وہ ارادہ کریں۔ان سے باقی نہ چھوٹے گا۔سوآؤ ہم وہاں جاکران کی زبان میں اختلاف ڈالیں تاکہ وہ ایک دوسرے کی بات سمجھ نہ سکیں۔پس خداوند نے ان کو وہاں سے تمام روئے زمین میں پراگندہ کیا۔سووہ اس شہر کے بنانے سے باز آئے۔اس لیے اس کا نام بابل ہوا۔کیونکہ خداوند نے وہاں ساری زمین کی زبان میں اختلاف ڈالا۔اور وہاں سے خداوند نے ان کوتمام روئے زمین پر پراگندہ کیا"۔

182-1 بابل کا مطلب ہے اختلاف۔اس کی بنیاد کوش نے ڈالی۔جو حام کا بیٹا تھا۔لیکن ایک عظیم اور طاقتور سلطنت کے طور پر یہ اس کے بیٹے کے وسیلے ابھرا۔نمرود ایک زبردست سورما تھا۔ نمرود نے پیدائش کے گیارھویں باب اور تواریخی حوالوں کے مطابق تین چیزوں کو پایہء تکمیل تک پہنچایا۔وہ ایک مضبوط قوم تیار کرنا چاہتا تھا۔جو اس نے کی۔وہ اپنے مذہب کی تشہیر چاہتا تھا۔جو اس نے کی وہ اپنا نام پیدا کرنا چاہتا تھا۔جو اس نے کیا۔اسکے کام اس قدر یادگاری حیثیت رکھتے تھے کہ بابل کی سلطنت کو سونے کا سر کہہ کر پکارا گیا اور اسکے مذاہب نے جو اہمیت حاصل کی۔اسکی حقیقت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ کلام اسے یسعیاہ:14 مکاشفہ 17:18 میں مکمل طور پر شیطان کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے اور تواریخی لحاظ سے ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ تمام دنیا پر چھا گیا۔اور بت پرستی کے ہر قسم کے نظام کی بنیاد بن گیا گو دیوی دیوتاؤں کے نام ہر ایک ملک کی زبان کے مطابق فرق ہیں اور اس نے اپنے اور اپنے پیروکاروں کے نام کو چلایا (جب تک کہ یسوع نے اپنے آپ کو بھائیوں پر ظاہر نہیں کیا) گو یہ نمرود کے نام اور اس مندر سے جہاں اس کی پہلے پہل عبادت کی گئی،معمولی سا مختلف ہوگا۔

182-2 چونکہ بائبل دوسری اقوام کی تواریخ کا وضاحت کے ساتھ ذکر نہیں کرتی۔اس لیے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ ضروری ہے کہ جس طرح پرگمن بابل میں شیطانی مذہب بن گیا۔ اسکا جواب حاصل کرنے کے لیے قدیم دستاویزات کو دیکھا جائے۔ اس کی زیادہ واقفیت مصری اور گرا ہستی تہذیب کی دستاریزات سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ مصریوں نے سائنس اور ریاضی کے علم کو کسریوں سے سیکھا اور اس کے بعد یونانیوں نے مصریوں سے حاصل کیا۔ چونکہ کاہن اس سائنس کو سکھانے کے ذمہ دار تھے اور اس سائنس کو مذہب کے ایک حصے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اس لیے کہ ہم کو اس چابی کا علم ہو جاتا ہے۔ کہ جس کے ذریعے بابل کے مذہب نے پہلی دو صدیوں میں زور پکڑا۔ پھر یہ بھی سچ ہے کہ جب ایک قوم دوسری قوم پر غالب آتی ہے۔ تو غالب آنے والوں کا مذہب مغلوب لوگوں پر اثر انداز ہو جاتا ہے۔ یہ ایک جانی پہچانی حقیقت ہے کہ یونانی لوگ بھی شمسی نظام کی نشاندہی استعمال کرتے تھے جو اہلِ بابل کرتے تھے، اور مصر کے قدیم دستاویزات سے بھی یہ پتہ چلا ہے کہ مصریوں نے ایک سے زیادہ خداؤں کا ماننے کے علم کو یونانیوں سے بھی متعارف کرایا۔ یوں بابل کا راز ایک قوم سے دوسری قوم تک پہنچا۔ یہاں تک کہ وہ روم چین ۔ ہندوستان بلکہ شمال امریکہ میں بھی ظاہر ہوا۔ چنانچہ یہاں بھی ہم عبادت کے وہی اصول پاتے ہیں۔

1-183 قدیم تواریخی کتابیں بائبل کے ساتھ متفق ہیں کہ بابل کا یہ مذہب زمین کے ابتدائی لوگوں کا مذہب ہرگز نہ تھا۔ یہ حقیقی ایمان سے دور لے جانے ولا پہلا مذہب تھا۔ لیکن بذاتِ خود یہ اصلی مذہب نہ تھا۔

ول کنسن (Wilkinson) اور میلٹ (Mallett) جیسے تاریخ دانوں نے قدیم دستاویزات سے ثابت کیا ہے کہ ایک وقت دنیا کے لوگ ایک خدا کو ہی مانتے تھے کہ وہ افضل ابدی اور نظر نہ آنے والا خدا ہے۔ جو اپنے منہ کے کلام کے ذریعے تمام چیزوں کو وجود میں لایا اور اپنی صفات میں وہ پیار کرنے والا اچھا اور راست خدا تھا۔ لیکن جیسا کہ شیطان جس چیز کو چاہے ہمیشہ خراب کرتا رہتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے لوگوں کے ذہنوں اور دلوں کو خراب کر دیا تا کہ وہ سچائی کو رد کریں وہ ہمیشہ لوگوں سے پرستش کرانے کی آزمائش میں گرا ہے۔ گویا جیسے وہ خود خدا ہے اور خدا کا خادم اور اس کی تخلیق نہیں ہے وہ آخر تک خدا کی پرستش بند کرانے کی جدوجہد کرے گا تا کہ وہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف مائل کر کے اپنے آپ کو سر بلند کر سکے۔ اس نے اپنے مذہب کو تمام دنیا میں پھیلانے کیلئے اپنی خواہشات کو پورا کیا ہے۔ اس بات کی تصدیق رومیوں کے خط کے ذریعے ہوتی ہے ''اس لئے کہ اگرچہ انہوں نے خدا کو جان تو لیا ہے مگر اس کی خدائی کے لائق اس کی تمجید اور شکر گزاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور ان کے لئے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بے وقوف بن گئے اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا''۔

یاد رکھیں کہ شیطان خدا کی تخلیق ہے۔ صبح کا ستارہ یوں ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں ایک بار لوگوں کے درمیان سچائی کو بویا گیا، اور سب نے اس ایک سچائی کو قبول کیا۔ وہاں ایک ایسا دن بھی آ گیا۔ جہاں ایک بڑی جماعت نے خدا سے منہ موڑ کر تمام دنیا میں شیطانی پرستش کے طور طریقوں کو پھیلا دیا۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ سم کے قبیلے کی جو سچائی کے ساتھ لپٹا رہا حام کے قبیلے نے جو سچائی سے ہٹ کر شیطانی جھوٹ کی طرف مائل ہو چکا تھا بہت مخالفت کی اسکی بحث میں جانے کا وقت نہیں۔ یہ صرف اس لیے بتایا گیا ہے کہ شروع میں صرف دو ہی مذہب تھے۔ لیکن بڑا مذہب عالمگیر حیثیت حاصل کر گیا۔

183-2 بابل ہی وہ جگہ ہے جہاں ایک خدا کی تعلیم کو بہت سے خداؤں کی تعلیم میں بدلا گیا۔ یہاں شیطان کا جھوٹ اور اسکے راز خدا کی سچائی اور اسکے بھیدوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ شیطان حقیقت میں اس دنیا کا خدا بن گیا اور جن لوگوں کو اس نے بیوقوف بنایا تھا ان کے ذہنوں میں یہ ڈال کر کہ وہی حقیقی خدا ہے۔ اپنی پرستش کرانے لگا۔

184-1 دشمن کا ایک سے زیادہ خداؤں کو ماننے کا مذہب مسئلہِ تثلیث کی تعلیم کے ساتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شروع ہوا۔ ''ایک خدا میں تین شخصیتوں'' کا مسئلہ بہت پہلے شروع ہو چکا تھا۔ یہ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ ہمارے جدید ماہر علم الٰہیات نے اس کی نشاندہی نہیں کی۔ بلکہ جس طرح شیطان نے ان سے پہلے لوگوں کو بے وقوف بنایا۔ اسی طرح اس نے ان کو بھی دھوکہ دیا۔ اور وہ اب بھی یہی مانتے ہیں۔ کہ الوہیت کی تین شخصیتیں ہیں۔ آیئے ہمیں کلام میں سے کوئی حوالہ بتائیں۔ جو اس تعلیم کی تائید کرتا ہو۔ کیا یہ تعجب خیز بات نہیں کہ جب حام کی نسل اپنے راستوں پر چل کر تین خداؤں کے بنیادی عقیدے کے ساتھ شیطان کی پرستش کرنے لگی۔ تو سم کی نسل کا ایک بھی حوالہ نہیں ملتا۔ جہاں سے معلوم ہو سکے کہ وہ اس قسم کی تعلیم کو ماننے یا کسی قسم کی رسمی عبادت کرتے تھے۔ جو اس بات کی نمائندگی کرتی ہو؟ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ عبرانی لوگ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ ''سن اے اسرائیل خداوند تیرا ایک ہی خدا ہے۔'' اگر الوہیت میں تین خدا تھے تو ابراہام نے جو سم کی نسل سے تھا۔ دو فرشتوں کے ساتھ صرف ایک کو دیکھا۔ پیدائش 18 باب۔

184-2 اب اس تثلیث کو کس طرح بیان کیا گیا ہے؟ اس کو جیسا کہ روم میں بیان کیا جاتا ہے۔ ایک برابر تکون میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ عبرانی لوگ اس قسم کا کوئی تصور تک نہیں رکھتے۔ اب درست کون ہے؟ عبرانی لوگ یا اہلِ بابل؟ آسیہ میں ایک خدا میں تین کا تصور ایک بدن پر تین سروں کے خیال سے شروع ہوا، اور اس کو تین دماغوں کا نام دے کر پکارا جاتا ہے۔ ہندوستان میں لوگوں نے اپنے دلوں میں ایک خدا کو تین شکلوں میں ظاہر کرنے کا تصور کر رکھا ہے۔ یہ نئے دور کا بہترین علم الہیات ہے۔ جاپان میں گوتم بدھ کے تین سر دکھائے گئے ہیں۔

185-1 لیکن ان سب سے زیادہ انکشاف کرنے والی بات وہ ہے۔ جو ایک خدا کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کا تثلیثی تصور ہے۔

1۔ ایک بزرگ آدمی کا سر خدا باپ کو ظاہر کرتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

2۔ایک دائرہ جوبھید کے لحاظ سے ایک بیج کی نمائندگی کرتا ہے۔جس کا مطب ہے بیٹا۔

3۔ایک پرندے(کبوتر) کے پراوراس کی دم،

باپ اور بیٹے اورروح القدس کی تعلیم یوں تھی۔ایک خدا میں تین شخص۔ایک صحیح تثلیث۔
آپ اسی چیز کوروم میں دیکھ سکتے ہیں۔اب مجھے ایک بار پوچھنے دیں کہ کیا یہ حقیقیت نہیں کہ شیطان اور اس کے پرستاروں پر ایمان داروں کے باپ ابراہام اوراس کی نسل سے زیادہ سچائی منکشف ہوتی ہے؟ کیا یہ عجب نہیں کہ شیطان کے پرستار خدا کے متعلق خدا کے بچوں سے زیادہ جانتے ہیں؟ یہ وہ بات ہے جو نئے دور کے ماہر علم الٰہیات تثلیث کی بات کرتے وقت کرتے ہیں۔اب آئندہ کے لیے صرف ایک بات کو یاد رکھیں۔یہ حوالے درست ہیں اور یہ درست ہے۔شیطان جھوٹا ہے اور جھوٹ کا باپ ہے،اور جب کبھی وہ کسی روشنی کو لے کر آتا ہے۔تو وہ جھوٹی روشنی ہوتی ہے۔وہ قائل ہے اوراس کی تثلیث کی تعلیم نے ایک بہت بڑی بھیڑ کوتباہ کر دیا ہے۔اور یسوع کے آنے تک کرتا ہی رہے گا۔

تواریخ کے مطابق باپ اور بیٹے اورروح القدس کے خیال کوتبدیل کرنے میں زیادہ وقت نہ لگا۔شیطان ان کوسچائی سے ایک قدم دور لے گیا۔اوراب

الوہیت کے متعلق اصلاح شدہ خیال یوں تھا:

1۔ابدی باپ

2۔خدا کے روح کا ایک انسانی ماں میں مجسم ہوا۔

3۔ایک الٰہی بیٹا۔اس تجسم کا پھل(عورت کی نسل)

185-2 لیکن شیطان مطمئن نہیں۔اس نے ابھی براہِ راست اپنی پرستش کرانے کے مقصد کو حاصل نہں کیا۔اس لیے کہ وہ لوگوں کوسچائی سے مزید دور لے جانا چاہتا ہے۔اپنے بھیدوں کے ذریعے وہ لوگوں پرعیاں کرتا ہے،چونکہ اندھا عظیم خدا انسان کے کاموں میں ملوث نہیں ہوتا بلکہ ان کے متعلق

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خاموش رہتا ہے۔ اس لیے اسکی پرستش خاموشی میں کی جانی چاہیے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر پورے طور پر نہیں تو جتنا بھی اس کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے کیا جانا چاہیے۔ یہ تعلیم ساری دنیا میں پھیل گئی ہے، اور آج آپ ہندوستان میں دیکھ سکتے ہیں کہ اس عظیم خدا۔ خالق و مالک اور خاموش خدا کے مندر بہت کم نظر آئیں گے۔

185-3 چونکہ خدائے خالق کی پرستش کرنا ضروری نہ تھا۔ اس لیے کہ یہ قدرتی بات تھی کہ پرستش ''ماں اور بیٹے'' کے ساتھ منسلک ہو کر رہ جائے۔ اس طرح مصر میں بھی ''ماں اور بیٹے'' کی پرستش کو جوڑا گیا ہے۔ اور اس کا نام ایسی اور سیرس (Isis and Osiris) رکھا گیا ہے۔ ہندوستان میں اس کو اشی اور ایشور (Isi and Iswara) کے نام سے پکارا گیا۔ (یہاں ناموں کی مشابہت کو نظر انداز نہ کریں) ایشیاء میں اس کو سیبل اور ڈیوئیس (Cybele and Deoius) کہا گیا روم اور یونان میں بھی۔ اور چین میں، اب ذرا رومن کیتھولک مشنریوں کی طرف دیکھیں۔ جب وہ چین میں داخل ہوئے تو انہوں نے وہاں ایک میڈونا اور بچے کو دیکھا جس کے سر سے **روشنی کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں**۔ یہ شکل اسی شکل کے ساتھ ملتی جلتی تھی جو ویٹی کن میں تھی ماسوائے چہرے کی چند تبدیلیوں کے۔

185-4 اب یہ بات لازم ہو گئی ہے کہ ہم اصلی ماں اور بچے کو دریافت کریں۔ بابل کی اصلی دیوی ماتا کا نام سیمیرامس (Semiramis) تھا۔ جس کو مشرقی ممالک میں رہیا (Rhea) کہہ کر پکارا گیا۔ وہ اپنے ہاتھوں میں ایک بیٹے کو تھامے ہوئے ہے۔ جو شناخت کے لحاظ سے گو بچہ ہے۔ لیکن اسکو اس قدرے لمبا مضبوط اور خوبصورت دکھایا گیا ہے کہ عورت کے ساتھ چمٹا ہوا ہے۔ حزقی ایل 8:14 میں اس کو تموز (Tammuz) کہا گیا ہے۔ اہلِ قلم لوگوں نے اس کو باخس (Bacchus) کے نام سے پکارا۔ بابل کے لوگ اس کو نائنس (Ninus) کہہ کر پکارتے تھے۔ اس حقیقت کا کیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مطلب ہے کہ بازؤں میں تو ایک بچے کی طرح ہے۔لیکن بتایا اسے ایک عظیم اور زبردست آدمی گیا ہے۔کیا یہ ہے کہ وہ ''ایک شوہر بیٹے'' کے طور پر جانا جاتا ہے۔یہ اس کے القاب میں سے ایک لقب ہے۔''ماں کا شوہر''ہندوستان میں جہاں دونوں کو(Iswara and Isi)ایشوراوراشی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے وہاں (شوہر) کو ایک بچے کی صورت میں پیش کیا گیا ہے جو اپنی بیوی کا دودھ پی رہا ہے۔

186-1 یہ بات کہ نائینس بائبل کے نمرور کو کہا گیا ہے۔تواریخ کو پیدائش کی کتاب کے ساتھ ملا کر ثابت کی جا سکتی ہے۔پومپیئس(Pompeius)نے کہا ہے''نائنس شاہ اسور (Ninus, king of Assyria)نے زندگی کے قدیم طریقوں کو فتح کی خواہش کے ساتھ تبدیل کیا ہے۔وہ پہلا شخص تھا جس نے اپنے پڑوسی ملک کے ساتھ جنگ چھڑی اس نے **ارام اور الیبا کے** سارے علاقے کو فتح کیا۔ اس لیے کہ وہاں کے لوگ جنگ کرنے کے طریقوں سے واقف نہ تھے۔ ڈائیوریورس(DIORIORUS)کہتا ہے کہ نائنس کا ذکر شام کی تواریخ میں بہت پرانا ہے۔جنگجو ذہنیت رکھنے کی وجہ سے اس نے بہت سے نوجوانوں کو جنگ کرنے کا فن سکھایا۔اس نے بابل پر اس وقت قبضہ کرلیا۔جب بابل ابھی شہر ہی نہ بنا تھا۔یوں ہم دیکھتے ہیں کہ جب NINUS نے سر بلند ہونا شروع کیا تو اس نے بابل کو تعمیر کیا اور شام پر قبضہ جما لیا۔اسکا بادشاہ بن جانے کے بعد جیسا کہ پامئیس کہتا ہے۔اس نے دوسری سرحدوں کو بھی جہاں کے لوگ جنگی رموز سے واقف نہ تھے۔ہڑپ کرنا شروع کر دیا۔پیدائش کے دسویں باب میں نمرود کی بادشاہی کا ذکر ملتا ہے اور یہ بھی کہ اس کی بادشاہی کا شروع بابل اور ارک اور ارکاراور استعار کے ملک میں کلح تک تھا۔اس سرزمین سے آشور گیا۔اور اس نے نینوہ اور کلح کو بنایا۔لیکن ترجمانوں نے آموُر کا ترجمہ اسم کے طور پر کر کے غلطی کی ہے۔جب کہ یہ کام ہے اور کسری زبان میں اس کا مطلب ہے۔''مضبوط کرنا''۔یوں یہ نمرود ہے۔جس نے زورآور ہونے کی وجہ سے ایک اعلیٰ قسم کی فوج تیار کر کے اپنی بادشاہت کو مضبوط کیا۔یہ پہلی فوج تھی۔جسے اس نے کوڑوں کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ذریعے تیار کیا۔ وہ اپنی بہادر فوج کو لے کر سنعار سے آگے نکل گیا۔ اور قوموں کو مغلوب کر کے نینوہ جیسے شہروں کو تعمیر کیا۔ یہ شہر اس کے بعد بنایا گیا۔ لیکن آج بھی اس شہر کے اہم کھنڈرات کو نمرود کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

186-2 چونکہ ہم نے معلوم کر لیا ہے۔ کہ نینس کون تھا۔ اسلیے کہ اب یہ ضروری ہے کہ اس کے باپ کا بھی پتہ لگایا جائے کہ نینس کون تھا۔ تواریخ کے مطابق یہ بل تھا۔ جس نے بابل کو تعمیر کیا۔ (یہاں یہ بات یاد رکھنی بہت ضروری ہے۔ کہ بل نے جس لحاظ سے اسے تعمیر کیا۔ وہ یہ ہے کہ اس نے اس ساری تحریک کو شروع کیا۔ لیکن یہ اس کا بیٹا نینس تھا جس نے اسکو قائم کیا اور اس کا پہلا بادشاہ ہوا)۔ کلام کے مطابق نمرود کے باپ کا نام کوش تھا۔ ''اور کوش سے نمرود پیدا ہوا'' صرف یہی نہیں بلکہ ہمیں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ حام سے کوش پیدا ہوا۔ مصری تہذیب میں بل کو پرنس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور ہرمس کا مطلب ہے ''حام کا بیٹا''۔ تواریخ کے مطابق ہرمس بت پرستی کا ایک عظیم نبی تھا۔ وہ دیوتاؤں کا ترجمان تھا۔ اس کا دوسرا نام ہرمیس تھا۔ (اعمال 1-14:11)

187-1 ہائیجنس (Hyginus) اس خدا کو جسے اکثر بعل ہرمیس کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ کہتا ہے کہ ''کئی زمانوں تک لوگ اسکی سلطنت میں رہے۔ (رومی نہیں بلکہ عبرانیوں کا یہواہ) جو بغیر کسی شہر یا قانون کے زندگی بسر کرتے رہے اور سب کی ایک ہی بولی تھی۔ لیکن اس کے بعد بعل ہرمیس نے انسان کی تقریریں کی ترجمانی کی (تب سے ترجمان کو ہرمینٹس (Hermeneutes) کہا جانے لگا) ان ہی شخصیتوں نے قوموں کو تقسیم کیا۔ اس کے بعد اختلاف شروع ہوا۔ یہاں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ کہ بعل یا کوش جو نمرود کا باپ تھا۔ حقیقی معنوں میں لوگوں کو سچے خدا سے دور لے جانے والا رہنما تھا اور اس نے لوگوں کو دلیری دی، کہ وہ ایک اور مذہبی رخ اختیار کریں۔ اسی نے حوصلہ دیا۔ کہ وہ اس برج کو جسے اس کے بیٹے نے تعمیر کیا تھا۔ جاری رکھیں۔ اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حوصلہ افزائی نے لوگوں کے اندر اختلاف ڈالا، وران کو تقسیم کر دیا۔اس طرح وہ ترجمان بھی تھا اور اختلاف ڈالنے والا بھی۔

187-2 پھر کوش ایک سے زیادہ خداؤں کو ماننے والے نظام کا موجد بھی تھا، اور جب انسان انسان سے جلال حاصل کرنے لگا۔ تو وہ دیوتاؤں کا باپ بن بیٹھا۔ اب کوش کو بعل کہا جانے لگا۔ اور رومی Mythology کے مطابق Bel کو Janus کہہ کر پکارا گیا ہے۔تصویر میں اس کے دو چہرے دکھائے گئے ہیں، اور وہ اپنے ہاتھوں میں ایک مضبوط ڈنڈا پکڑے ہوئے ہے جس کے ذریعے اس نے لوگوں کو تتر بتر کیا اووڈ (Ovid) لکھتا ہے۔ کہ Janus نے اپنے متعلق یوں کہا ہے۔ کہ" قدیم لوگ مجھے Chaos کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ یوں ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ بائبل کا کوش جو وحدانیت کا اصل منکر تھا۔قدیم لوگوں میں بل۔بیلس ۔ ہرمیس ۔جینس وغیرہ کے ناموں سے پکارا جانے لگا۔ اس نے لوگوں کو دیوتاؤں سے مکاشفہ اور اس کا ترجمہ لا کر دینے کا اقرار کیا۔ اس طرح کرنے سے وہ لوگوں کو تتر بتر کرنے اور ان میں جدائی اور ختلاف ڈالنے کے لیے خدا کے غضب کو لانے کا سبب بنا۔

187-3 یہاں تک ہم نے دیکھا کہ بہت سے خداؤں کو ماننے کا تصور کس طرح شروع ہوا۔لیکن کیا آپ نے اس بات پر بھی غور فرمایا ہے کہ ہم نے کوش نامی ایک شخص کا ذکر بھی پڑھا ہے۔ جسے دیوتاؤں کے باپ کا لقب دیا گیا ہے؟۔ کیا آپ نے یہاں پر قدیم دیوتاؤں کا علم رکھنے والوں کی پرانی روایت پر غور فرمایا ہے کہ دیوتا اپنے آپ کو لوگوں کے روپ میں عیاں کرتے ہیں؟ آباؤاجداد کی پرستش وہاں سے شروع ہوئی۔ باپ بیٹے اور روح۔ تین خداؤں کی پرستش کوش کے ذریعے لائی گئی۔ یہ تین خدا ہیں۔ جو سب برابر ہیں۔ لیکن وہ عورت کی نسل کے متعلق بھی جانتا تھا کہ وہ آ رہی ہے۔ اس لیے ایک عورت اور اسکی نسل کا بھی تصویر میں آنا ضروری تھا۔ چنانچہ اس بات کو نمرود کی وفات کے بعد پورا کیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گیا۔اس کی بیوی Semiramis نے اس کو سر بلند کیا اور یوں اپنے آپ کو بیٹے کی ماں بنانے کے علاوہ دیوتاؤں کی ماں بھی بنا بیٹھی بالکل ویسے ہی جس طرح کہ رومن کیتھولک کلیسیا نے مریم کو سر بلند کیا ہے ۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں ۔ کہ وہ بے گناہ معصوم خدا کی ماں تھی۔ Semiramis نے نمرود کو Zerdashta کا نام تھا۔جس کا مطلب ہے ''عورت کی موجودہ نسل''۔

188-1 لیکن کوئی زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ ماں بیٹے کی نسبت زیادہ توجہ اور کشش کی حامل بن گئی, اور جلد ہی وہ ایک ایسی عورت بن گئی ۔ جس کے متعلق یہ خیال کیا جانے لگا۔ کہ اس نے سانپ کو اپنی ایڑی سے کچلا ہے۔انہوں نے اسے ''آسمان کی ملکہ'' کا نام دیکر آسمانی بنا دیا۔ یہ بات اس زمانے کے ساتھ کس طرح ملتی جلتی ہے۔جس میں یسوع کی ماں مریم کو لافانی تسلیم کیا جانے لگا۔اور اب ٹھیک اس سال ستمبر 1964ء میں ویٹکن کونسل اس کو'' ۔سب ایمانداروں کی ماں یا کلیسیاء کی ماں کا درجہ دینے کی کوشش کر رہی ہیں جو کہ وہ نہیں اگر کبھی قدیم بابل جیسی پرستش ہوئی ہے تو وہ رومی کلیسیا کے مذہب میں ہے۔

188-2 بابل میں نہ صرف آباؤ اجداد کی پرستش شروع ہوئی ۔ بلکہ قدرت کی پرستش بھی وہاں سے ہی شروع ہوئی ۔ یہ بابل ہی تھا۔ جہاں دیوتاؤں کو سورج اور چاند کے ساتھ منسلک کیا گیا قدرت کا سب سے بڑا مدعا سورج تھا۔ جو روشنی اور گرمی کا مالک ہے۔اور لوگوں کو آسمان پر آگ کے گولے کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ یوں بڑا خدا سورج تھا۔اور اس کو بعل کے نام سے پکارا گیا۔ اکثر اوقات سورج کو ایک شعلے کا گولا ظاہر کیا گیا۔اسکے بعد جلد ہی اس شعلے کے گرد ایک سانپ بھی نمودار ہو گیا۔اس کے بعد کوئی زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ سانپ سورج کی علامت بن گیا اور اس کی پوجا ہونے لگی ۔ یوں شیطان کے دل کی خواہش مکمل طور پر پوری ہوگئی اور اس کی پوجا خدا کی طرح ہونے لگی۔اس کا تخت قائم کیا گیا۔اسکے غلام اس کو سجدہ کرنے لگے۔ پرگمن میں بھی اس کی پوجا ایک زندہ سانپ کے ذریعے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہونے لگی۔ نیک و بد کی پہچان کے درخت نے جواب ایک زندہ سانپ کی علامت بن چکا تھا۔صرف حوا کو ہی نہیں بلکہ بنی نوح انسان کی اکثریت کو بہکا دیا۔

188-3 لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بابل شیطان کی تخت گاہ ہے۔تو پرگمن کیسے تخت گاہ بن گیا؟ اسکا جواب پھر تواریخ کے اندر ہے۔ جب بابل مادی اور فارس کے قبضہ میں آیا تو کاہن بادشاہ اطالس اپنے کاہنوں اور بھیدوں سمیت شہر سے بھاگ کر پرگمن چلا گیا وہاں اس نے رومی سلطنت کی حدود سے باہر اپنی بادشاہت قائم کر لی اور ابلیس کے زیر سایہ ترقی کرنے لگا۔

188-4 بابل کے مذہب اور اس کا پرگمن میں نمودار ہونا گویا تواریخ کی فوری دہرائی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سے سوالوں کے جواب دیئے بغیر ہی چھوڑ دیا گیا ہے۔ جب کہ ہم سب کو روشنی دکھانے کے لیے اس سے کہیں زیادہ کہا جا سکتا ہے۔لیکن یہ تواریخ کے مطالعہ کی غرض سے پیش نہیں کیا جا رہا بلکہ اسکے ذریعے کلام کے مطالعہ میں مدد فراہم کی گئی ہے

تنبیہہ

189-1 مکاشفہ 2:14-15 ''لیکن مجھے چند باتوں کی تجھ سے شکایت ہے۔اس لیے کہ تیرے ہاں بعض لوگ بلعام کی تعلیم ماننے والے ہیں۔جس نے بلق کو بنی اسرائیل کے سامنے ٹھوکر کھلانے والی چیز رکھنے کی تعلیم دی۔یعنی یہ کہ بتوں کی قربانیاں کھائیں،اور حرامکاری کریں۔ چنانچہ تیرے ہاں بھی بعض لوگ اسی طرح نیکلیوں کی تعلیم کے ماننے والے ہیں''۔

189-2 پرگمن کے زمانے میں خداوند دو تنظیموں کو جن سے وہ نفرت کرتا ہے۔ ملامت کرتا ہے۔

1۔ بلعام کی تعلیم جو حرام کاری کو لے کر آئی ہے اور بعل فغور پر بنی اسرائیل کی گناہ تک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رسائی۔

2۔نیکلیوں کی تعلیم جوافسیوں کے زمانے میں محض ان کا کام تھی۔اگر اس ملامت کو اس حقیقت کے ساتھ ملائیں کہ وہ پرگمن پر شیطان کی تخت گاہ ہونے کا زور دیا ہے۔تو اس بات کو سمجھنا نہایت مناسب اور آسان ہوگا۔کہ بابل کا مذہب مسیحت کے ساتھ غلط ملط ہوگیا۔

189-3 یہ بات صرف خیال ہی نہیں۔بلکہ ایک تواریخی حقیقت ہے جسے ہم 36ء کی تاریخ سے لے کر 325ء کی نائیسیا کونسل تک ثابت کریں گے۔جب مسیحی (خاص طور پر پیدائشی یہودی) یروشلم کے اردگرد کے علاقوں میں تتر بتر ہو گئے۔تو انہوں نے ہر جگہ خصوصاً عبادت خانوں میں جا کر خوشخبری کی منادی کرنی شروع کردی۔یوں تین سالوں یا تقریباً 36ء میں رومیوں 16:7 کے مطابق اندرنیکس اور یونیاس (Junius and Andronicus) نیاس خوشخبری کو روم تک پہنچا دیا۔جو مندرجہ بالا حوالے کے مطابق رسول تھے۔یہ کام کئی سالوں تک ترقی کرتا گیا۔جب تک کہ یہودیوں کی آپس کی متواتر لڑائی نے کلاڈیس بادشاہ کو مجبور نہ کردیا کہ وہ انہیں روم سے باہر نکال دے۔جب یہودیوں کو شہر بدر کردیا گیا تو چھوٹی سی کلیسیاء کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔شاید کلیسیاء کے بزرگ یہودی تھے۔جو وہاں سے چلے گئے۔گلے کی خبرداری کرنے والا کوئی نہ تھا اور چونکہ رہنمائی کے لیے کلام ابھی لکھا ہی نہ گیا تھا۔اسلیے اس چھوٹے گلے کے لیے بہت آسان تھا کہ وہ دور ہو جائے یا ان پر فلاسفر یا بت پرست لوگ چھا جائیں۔پھاڑنے والے بھیڑیوں اور مخالفِ مسیح کی روح کے ساتھ جو چھوڑی جا چکی تھی۔ہم تواریخ سے یہ بھی معلوم کرتے ہیں کہ روم کی یہ چھوٹی سی کلیسیا نا امید ہو کر برگشتہ ہوگئی،اور یوں اس نے مسیحی لقب کے تحت بت پرست رسومات کو متعارف کرانا شروع کردیا۔

189-4 جب جلاوطنی تیرہ سال تک قائم رہی۔اور یونیاس اور اندرنیکس جو کلیسیا کے بانی تھے۔54ء تک واپس نہ آئے۔تو آپ ان کی پریشانی کا تصور کریں۔کہ جب انہوں نے کلیسیاء کو مسیحی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لقب اختیار کیئے ہوئے پایا جو حیران کن حد تک بت پرستی تھی۔ گرجا گھروں میں مذبحے تھے جن پر وہ بخور جلاتے اور بت پرستی کی رسومات مناتے۔ کلیسیاء کے پختہ رہنماؤں تک رسائی حاصل کرنا مشکل تھا، اور تھوڑے سے رہنما جنہوں نے وفادار رہنے کی جدوجہد کی۔ انہوں نے نئی کلیسیا شروع کر لی۔ جسے روم کی دوسری کلیسیا کہا جا سکتا ہے۔ خدا نے اپنے بڑے فضل کے ذریعے ان میں نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ کام کیا۔ اور اس طرح ایک تیسری کلیسیا شروع ہوگئی اور گو پہلی کلیسیا کو بت پرست ہونے کی وجہ سے ذلیل ہونا پڑا، اور وہ اپنی عبادت کے لحاظ سے بھی مسیحی نہ تھی۔ تو بھی اس نے اپنے لقب کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ اور اب تک روم کی پہلی کلیسیا کے نام سے ملقب ہے۔ یعنی رومن کیتھولک کلیسیا۔

190-1 ہم میں سے بہتوں کا یہ خیال غلط ہے کہ جو لوگ مسیحی کہلاتے ہیں ان میں سے چند یا سب کے سب شیطان کا نشانہ بنیں گے، اور عامرانہ نظام کی زد میں آئیں گے۔ لیکن یہ اس طرح نہیں پہلی کلیسیا نے تعداد میں بڑھنا شروع کیا۔ بادشاہوں اور سرکاری عہدہ داروں نے سیاسی وجوہات کی بنا پر اسکی حمایت کرنی شروع کر دی۔ اس طرح جب روم میں پہلی کلیسیا کے رہنماؤں نے لوگوں کو اپنی حمایت کرتے دیکھا۔ تو انہوں نے موقع سے فائدہ اٹھا کر حکومت کو ایمانداروں کے خلاف کر دیا، اور کہا کہ جب تک وہ ان کی جماعت میں شامل نہیں ہوتے ان کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا جائے۔ روم کی پہلی کلیسیا کے اس قسم کے ایک بشپ کا نام اینی سیٹس (Anicetus) تھا۔ جو دوسری صدی میں پولیکارپ کے زمانے کا ایک شخص تھا۔ جب عزتِ مآب پولیکارپ نے سنا کہ روم کی پہلی مسیحی کلیسیا بت پرستوں کی رسومات میں شامل ہوگئی ہے، اور اس نے خوشخبری کی سچائی کو بگاڑ دیا ہے۔ تو اس نے وہاں جا کر ان سے درخواست کی کہ وہ اس کو بدل ڈالے۔ اس نے ان کو ان بتوں کے آگے سرنگوں ہوتے دیکھا جنہیں رسولوں اور مقدسوں کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس نے ان کو مذبحوں پر موم بتیاں اور بخور جلاتے دیکھا اس نے ان کو ایسٹر کے نام سے عیدِ فسح مناتے دیکھا جس میں انہوں نے ایک گول سی روٹی کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سورج دیوتا کی تعظیم میں سر بلند کیا اور مے کو دیوتا کے آگے نذرانے کے طور پر بہایا لیکن یہ بوڑھا مقدس جو پندرہ سو میل سے چل کر آیا تھا ان کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب نہ ہو سکا اور جونہی وہ وہاں سے روانہ ہونے کو تھا خدا نے اس کے ساتھ کلام کیا کہ "افرائیم بتوں سے مل گیا ہے اسے چھوڑ دو"۔ ہوسیع 4:17۔اس کے بعد پولیکارپ وہاں کبھی نہ گیا

190-2 اینی سیٹس کے بعد روم میں ایک اور بڑا بشپ ہوا۔جس کا نام وکٹر تھا اس نے پہلی کلیسیا کو اور زیادہ بت پرستوں کی رسومات سے متعارف کرایا۔اور ادھر ادھر جا کر کوشش کرنے لگا کہ حقیقی مسیحی کلیسیا بھی اس کے خیالات سے متفق ہو جائے۔جب انہوں نے ایسا نہ کیا۔تو اس نے حکومت سے درخواست کی کہ ایمانداروں کو ستایا جائے عدالتوں میں برا بھلا کہا جائے اور ان کو قید خانوں میں ڈال کر موت تک کی سزا دی جائے۔تواریخ میں اس کے ذلیل اور ناروا سلوک کی یہ ایک مثال ہے۔ جب کہ ایک شہنشاہ سپٹمس سویرس ہفتم (Emperor Septimus Severus) نے کالیسٹس (جو وکٹر کا دوست تھا) تھسلنیکے میں سات ہزار اشخاص کو قتل کر کے اس طرح سبقت حاصل کی کہ یہ حقیقی ایماندار آخری فسح خداوند یسوع کے احکام کے مطابق مناتے تھے نہ کہ حقارت کی پرستش کے مطابق۔

191-1 جنگلی اور جھوٹے انگور کا غضب پہلے ہی اپنے پیشرو قائن کی مانند جس نے ہابل کو قتل کیا۔اب برگزیدوں کو قتل کر کے برانگیختہ ہو چکا تھا۔

حقیقی کلیسیا پہلی کلیسیا کو توبہ کی طرف مائل کرنے میں کوشاں رہی۔لیکن وہ توبہ کرنے کے لیے تیار نہ ہوئی۔یہ تعداد اور اثر ورسوخ میں بڑھنے لگی یہ حقیقی بیج کو رسوا کرنے کے لیے ایک مہم میں شریک ہو گئی۔ان کا دعویٰ تھا کہ صرف وہی ایک حقیقی کلیسیا ہے،اور وہی خداوند یسوع مسیح کے اصلی نمائندے ہیں اور اس بات پر شیخی بگاڑنے لگے،کہ روم میں وہی اصلی کلیسیا تھی اور وہی پہلی کلیسیا تھی۔اس میں شک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہیں کہ وہی کلیسیا تھی اور وہی ہے۔

191-2 یوں اس تیسرے کلیسیائی زمانے تک دو کلیسیا ئیں تھیں۔ جو معمولی فرق کے ساتھ ایک ہی نام سے نامزد تھیں۔اس نے سچائی سے منہ موڑ کر بتوں سے شادی کر لی اور اس کے اندر کوئی زندگی نہ تھی۔اس نے اپنے آپ کو دوغلا بنالیا،اور اب موت کا نشان اس کی لاش کا پیچھا کر رہا تھا۔ وہ اپنے بے شمار شرکاء کی وجہ سے طاقتور ہے۔ دنیا اس کی حمایت کرتی ہے۔لیکن دوسرا ایک چھوٹا سا منظّم گروہ ہے۔مگر وہ کلام کی پیروی کر رہی ہے اور نشانات اس کا پیچھا کر رہے ہیں ۔ بیمار تندرست اور مردے زندہ کئے جاتے ہیں۔ وہ خدا کے کلام اور زندگی کی وجہ سے زندہ ہے۔ وہ اپنی زندگی کو پیار نہیں کرتی ۔ بلکہ مرنے تک اس کے نام اور ایمان پر قائم ہے۔

191-3 چنانچہ روم کا قہر و غضب حقیقی ایمانداروں پر نازل ہونے لگا۔ جب تک کہ کانسٹائین نے برسرِ اقتدار آ کر مذہبی آزادی نہ دی۔ پہلے پہل بہت سے اچھے شہنشاہوں نے ظلم وتشدد کے اجازت نہ دی۔لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔انہوں نے بھی ان بادشاہوں کی پیروی کی۔ جنہوں نے مسیحیوں کو قتل کیا۔ یہ اس قدر کم عقلی کی بات تھی ۔ کہ بالا آخر عوام الناس کی تاکید کی گئی کہ وہ مسیحیوں کے ساتھ کوئی واسطہ نہ رکھیں ۔اس کی دوسری ایک اہم وجہ یہ بھی تھی ۔ کہ

کانسٹائین کو بادشاہی حاصل کرنے کے لیے ایک زبردست لڑائی کا سامنا تھا۔ایک خواب میں اس نے اپنے سامنے ایک سفید صلیب کو ظاہر ہوتے دیکھا۔اس نے سوچا کہ یہ اس کے لیے ایک ایسا شگون ہے کہ اگر مسیحی لوگ اس کے لیے دعا کریں تو وہ جنگ جیت جائے گا۔ اسنے وعدہ کیا کہ اگر وہ جنگ جیت جائے گا۔تو وہ ان کو آزاد کر دے گا۔ وہ فتح مند ہوا۔اور 312ء میں ایک فرمان کے ذریعے اس نے عبادت کرنے کی آزادی دے دی۔

192-1 لیکن ظلم وتشدد اور موت سے نجات اتنی فیاضانہ نہ تھی جتنی کہ یہ پہلے ہوتی تھی۔ اب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کانسٹنٹائن محافظ بن چکا تھا، اور محافظ ہونے کی حیثیت سے اب اس کی دلچسپی دیکھ بھال کرنے سے کچھ زیادہ تھی۔ کیونکہ اس نے فیصلہ کیا کہ کلیسیا اپنے کلیسیائی کاموں کو سرانجام دینے کے لیے اس کی مدد کی محتاج ہے۔ اس نے کلیسیائی اراکین کو کئی باتوں میں آپس میں غیر متفق دیکھا۔ جن میں سے ایک ائیریس تھا جو سکندریہ کا بشپ تھا جس نے اپنے حمایت کرنے والوں کو سکھایا کہ یسوع حقیقت میں خدا نہ تھا۔ بلکہ خدا کی تخلیق ہونے کے باعث اس سے کمتر تھا۔ مغربی کلیسیا کا نظریہ اس سے بالکل مختلف تھا۔ ان کا ایمان تھا کہ یسوع خدا کا اصلی جوہر تھا۔ اور جس طرح وہ کہتے ہیں۔ باپ کے برابر ہے۔ ان باتوں کے علاوہ عبادت میں بت پرستوں کی رسومات کی ماننے پر زور دیتا۔ بادشاہ نے 325ء میں نائیسین کونسل کو مدعو کیا کہ وہ تمام گروہوں کو ایک ایسے مقام پر لاکھڑا کریں۔ جہاں وہ اپنے اختلافات کو ختم کر کے ایک ہی خیال پر متفق ہو کر ایک ہی ہو جائیں۔ کیا یہ حیران کن بات نہیں کہ اگرچہ یہ بات کانسٹنٹائیں سے شروع ہوئی۔ تو بھی یہ تحریک ختم نہ ہوئی۔ بلکہ آج یہ ورلڈ کونسل آف چرچیز کے لبادے میں زندہ اور قائم ہے؟ اور جو کچھ وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہا۔ وہ ان آخری دنوں میں تحریک Ecumenical کے ذریعے ہو سکے گا۔ کلیسیا میں حکومت کی مداخلت میں ایک بے وقوفی تھی۔ اس لیے کہ دنیا اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھی۔ کہ سچائی خدا کے کلام میں پائی جاتی ہے۔ یا کہ کلیسیائی طریقوں میں کیوں؟ وہی فیصلہ کونسل نے کیا۔ کہ ائرئیس غلط تھا۔ دو سال بعد پھر اسی کو دہرایا گیا اور کئی سالوں کے بعد وہی غلط تعلیم اصلی تعلیم کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کے درمیان رونما ہوئی۔

192-2 لیکن خداوند کو اس بات کا پہلے ہی علم تھا۔ کہ کلیسیا اور حکومت اتحاد کر لیں گے۔ پرگمن کے نام کا مطلب ہی پورے طور پر نکاح باندھنا ہے۔

بے شک حکومت اور کلیسیا نے آپس میں نکاح کر لیا۔ سیاست اور مذہب نے اتحاد کر لیا۔ اس اتحاد کا نتیجہ ہولناک دوغلے پن کی صورت میں سامنے آیا جو دنیا نے کبھی دیکھا ہو۔ ان میں سچائی نام کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہیں۔ ماسوائے قائن کے برے طریقوں کے (پہلا دوغلا پن)۔

192-3 اس زمانے میں نہ صرف حکومت اور کلیسیا کا ہی نکاح باندھا گیا۔ بلکہ بابل کے مذہب کو سرکاری طور پر پہلی کلیسیا کے ساتھ منسلک کر دیا گیا۔ شیطان کی اب مسیح کے نام تک رسائی ہو گئی، اور پرستش میں اس کو خدا کی طرح تخت نشین کر دیا گیا۔ وفاقی امداد کے ذریعے کلیسیا اب خوبصورت عمارات جو سنگِ مرمر کے سفید پتھروں کے مذبحوں سے آراستہ اور گزرے ہوئے مقدسین کے بتوں سے بھری تھیں وارث بن کر بیٹھ گئی، اور ٹھیک اسی زمانہ میں مکاشفہ 13:3 کا حیوان جس پر زخم کاری لگا ہوا ہے۔ بت پرست رومی نے ایک مادی قوم ہونے کی حیثیت سے بہت دکھ اٹھایا اور جلد ہی یہ مکمل طور پر دکھ میں داخل ہو گی۔ لیکن اب اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس لیے کہ اس کا مذہبی بادشاہ اس کو اندرونی طور پر دنیا کی طاقتوں سے اس طرح سربلند رکھے گا جبکہ بیرونی طور پر وہ ایسا کرتا ہوا نظر نہ آئیگا۔

193-1 آیئے میں آپ کو کلام کا صحیح حوالہ بتاؤں۔ اس لیے کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی میرے متعلق یہ سوچے کہ میں اپنا مکاشفہ پیش کر رہا ہوں۔

دانی ایل 2:31-45 ''اے بادشاہ تو نے ایک بڑی مورت دیکھی۔ وہ بڑی مورت جس کی رونق بے نہایت تھی تیرے سامنے کھڑی ہوئی اور اس کی صورت ہیبتناک تھی۔ اس مورت کا سر خالص سونے کا تھا، اس کا سینہ اور اس کے بازو چاندی کے، اس کا شکم اور اس کی رانیں تانبے کی تھیں، اس کی ٹانگیں لوہے کی اور اس کے پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے تھے تو اسے دیکھتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک پتھر ہاتھ لگائے بغیر ہی کاٹا گیا، اور اس مورت کے پاؤں جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے۔ اور تابستانی کھلیان کے بھوسے کی مانند ہوئے اور ہوا ان کو اڑا لے گئی یہاں تک کہ ان کا پتہ نہ ملا۔ اور وہ پتھر جس نے اس مورت کو توڑا ایک بڑا پہاڑ بن گیا۔ اور تمام زمین میں پھیل گیا۔ وہ خواب یہ ہے، اور اس کی تعبیر بادشاہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے حضور بیان کرتا ہوں۔ اے بادشاہ تو شہنشاہ ہے جس کو آسمان کے خدا نے بادشاہی و توانائی اور قدرت وشوکت بخشی ہے۔ اور جہاں کہیں بنی آدم سکونت کرتے ہیں۔ اس نے میدان کے چرندے اور ہوا کے پرندے تیرے حوالے کر کے تجھ کو ان سب کا حاکم بنایا ہے۔ وہ سونے کا سر تو ہی ہے۔ اور تیرے بعد ایک اور سلطنت برپا ہوگئی۔ جو تجھ سے چھوٹی ہوگی اور اس کے بعد ایک اور سلطنت تانبے کی جو تمام زمین پر حکومت کرے گی۔ اور چوتھی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہوگی اور جس طرح لوہا توڑ ڈالتا ہے۔ اور سب چیزوں پر غالب آتا ہے۔ ہاں جس طرح لوہا سب چیزوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور کچلتا ہے اسی طرح وہ ٹکڑے ٹکڑے کرے گی اور کچل ڈالے گی اور جو تو نے دیکھا کہ اس کے پاؤں اور انگلیاں کچھ تو کمہار کی مٹی کی اور کچھ لوہے کی تھی سو اس سلطنت میں تفرقہ ہوگا مگر جیسا کہ تو نے دیکھا کہ اس میں لوہا مٹی سے ملا ہوا تھا۔ اس میں لوہے کی مضبوطی ہوگی۔ اور چونکہ پاؤں کی انگلیاں کچھ لوہے کی اور کچھ مٹی کی تھیں۔ اس لیے سلطنت کچھ قوی اور کچھ ضعیف ہوگی، اور جیسا تو نے دیکھا کہ لوہا مٹی سے ملا ہوا تھا۔ وہ بنی آدم سے آمیختہ ہونگے۔ لیکن جیسے لوہا مٹی سے میل نہیں کھاتا۔ ویسے ہی وہ بھی باہم میل نہ کھائیں گے۔ اور ان بادشاہوں کے ایام میں آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کرے گا۔ جو تا ابد نیست نہ ہوگی۔ اور اس کی حکومت کسی دوسری قوم کے حوالہ نہ کی جائے گی۔ بلکہ وہ ان تمام مملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی ابد تک قائم رہے گی۔ جیسا تو نے دیکھا کہ وہ پتھر ہاتھ لگائے بغیر ہی پہاڑ سے کاٹا گیا۔ اور اس نے لوہے اور تانبے اور مٹی اور چاندی اور سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ خدا تعالیٰ نے بادشاہ کو وہ کچھ دکھایا جو آگے کو ہونے والا ہے۔ اور یہ خواب یقینی ہے اور اس کی تعبیر یقینی''۔

یہاں مستقبل کے احوال کو ٹھیک ٹھیک ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ وہ تواریخ ہے جس کے متعلق پیشنگوئی کی گئی کہ وہ دانی ایل سے لے کر خداوند یسوع مسیح کے ابنِ داؤد بن کر آنے تک زمین پر وقوع پذیر ہو گی۔ اس عرصے کو غیر قوموں کی معیاد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کو چار تواریخی حصوں میں تقسیم کیا گیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے ۔جسے ان کے حکمران بادشاہوں کے ذریعے پہچانا جا سکتا ہے۔یعنی بابل مادی اور فارس، یونان اور روم سب سے بڑی اور مثالی سلطنت بابل کی تھی ۔ جسے سونے کے سر کے طور پر جانا جاتا ہے۔اگلی جاہ وجلال والی حکومت مادی فارس کی تھی ۔ جوتواریخی فارس کی تھی ۔ جوتواریخی اعتبار سے واقعی بڑی شان و شوکت والی بادشاہت تھی ۔ جو سینے اور بازوؤں کوظاہر کرتی ہے۔اوراس کو چاندی کی دھات کی صورت میں عیاں کیا گیا ہے۔اس کے بعد یونان کی سلطنت کا زمانہ ہے۔جس کا بادشاہ تمام فوجی رہنماؤں سے زیادہ قابل تھا جو دنیا نے کبھی دیکھا ہو۔اوراس کو تانبے کے شکم اور رانوں کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ پہلی دونوں حکومتوں سے زیادہ جاہ وجلال والی تھی ۔آخر میں رومی سلطنت آتی ہے۔اوراس کو ٹانگوں اور پاؤں کی صورت میں عیاں کیا گیا ہے۔لیکن جہاں پہلی تینوں سلطنتیں خالص دھات (سونا چاندی اورتانبے) کی نمائندگی کرتی ہیں ۔وہاں پر آخری سلطنت صرف ٹانگوں تک ہی خالص لوہا تھی ۔ کیونکہ جب یہ پاؤں تک پہنچتی ہے۔تو یہ لوہے اورمٹی کی آمیزش بن جاتی ہے۔ چونکہ دھات اورمٹی آپس میں میل نہیں کھاتے ۔اس لیے ان میں مضبوطی نہیں۔لیکن صرف یہ نہیں بلکہ سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ یہ آخری سلطنت (روم)اپنی اس ملی جلی حالت کو یسوع کی آمد تک قائم رکھے گی ۔

194-1 لوہے کی یہ رومی سلطنت جس میں (لوہا اپنی مخالف چیز کے مقابلے میں زیادہ قوت اورتباہ کرنے والی دھات کی نمائندگی کرتا ہے)۔اس کو دوحصوں میں منقسم کیا گیا ہے اور یقیناً یہ ایک سلطنت کے متعلق ہے۔ جوحقیقت میں دوحصوں یعنی مشرق اورمغرب میں منقسم ہوگئی۔ دونوں بہت طاقتورتھیں۔جنہوں نے اپنے سامنے ہرایک کوتباہ کردیا۔

194-2 لیکن جس طرح تمام سلطنتوں کی قوت اورجلال ناکام ہوا۔اسی طرح اس سلطنت کو بھی زوال آنا شروع ہوا۔ یوں روم گر گیا۔ بت پرست روم مزید لوہا نہ رہا۔وہ چھوٹے چھوٹے حصوں میں بٹ گیا۔اس پر ایک زخم کاری لگا۔اب روم حکومت نہ کرسکا۔ یہ ختم ہو چکا تھا۔دنیا نے اس طرح

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خیال کیا۔لیکن دنیا کسی طرح غلط نہ تھی ۔اس لیے کہ اگر چہ سر یعنی روم کو زخم کاری لگا تھا۔لیکن یہ زخم موت کی نوبت تک پہنچانے کے لیے نہ تھا۔ ویویسٹ WUEST نے مکاشفہ 13:3 کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ اس کے سروں میں سے ایک زخم کاری لگا ہوا معلوم ہوتا تھا اور گلا کا ٹا ہوا تھا۔لیکن موت کے حملے سے وہ تندرست ہو چکا تھا۔اور تمام دنیا تعجب کرتی ہوئی اس حیوان کے پیچھے پیچھے ہو لی“۔

195-1 لوگ روم کی طرف نظریں لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ اٹلی کی قوم کی طرف دیکھتے ہیں لیکن جب وہ اس طرح دیکھتے ہیں تو اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ روم اپنی حدود میں جہاں پوپ کے تسلط کا حقیقی علاقہ ہے۔ دراصل قوم کے اندر ایک قوم ہے۔جس کے اپنے ایلچی ہیں اور وہ دوسرے ممالک کے ایلچیوں کو قبول کرتی ہے۔ **پوپ کے جھوٹے مسیحی روم شہر کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔یہ کس طرح کفر ہے۔لیکن اب مذہبی رنگ میں زیادہ مؤثر طریقے سے کنٹرول کیا جاتا ہے بہ نسبت اس وقت کے جب بت پرست شاہی روم کو خالص لوہے کی طاقت سے کنٹرول کیا جاتا تھا۔** جس وقت کانسٹنٹائن نے کلیسیا اور حکومت کو باہم جوڑا اور اس اتحاد کی روح کے ساتھ پیروی کی تو روم نے زندگی کو ازسرنو حاصل کیا۔جس روح نے بت پرست روم کا تصور دیا۔یہ وہی روح ہے جو اب چھوٹے مسیحی روم کو دے دی ہے۔ چونکہ چوتھی سلطنت نے کبھی بھی اپنے وجود کو نہیں کھویا۔اس لیے آپ اسے اس طرح دیکھ سکتے ہیں کہ اس نے صرف اپنا بیرونی لبادہ تبدیل کیا ہے۔

195-2 نائیسن کونسل نے جب ایک مرتبہ سیاسی روم کی طاقت کو کلیسیا کے اندر ڈال دیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پہلی مسیحی کلیسیا کے لیے کوئی حد مقرر نہ تھی کہ وہ کہاں تک جائے۔ مسیحی نام جو شروع شروع میں ظلم و تشدد لانے کا سبب ہے۔اب ظلم و تشدد لانیوالوں کا نام بن چکا تھا۔ یہی زمانہ تھا۔ڈونیٹسٹس (Donatists) کے اس نظریہ سے کہ کلیسیا کو اپنے بچے گلہ میں واپس لانے کے لیے طاقت کا استعمال کرنا چاہیے اور بدعتی اور برگشتہ لوگوں کو قتل کرنا کلام کے مطابق ہے۔ ہپو کے آگسٹن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(Augustine of Hippo) نے اختلاف کرتے ہوئے لکھا کہ 354ء سے کر 425ء تک یہ قانون پاس کیا کہ عطیہ دینے والوں کے ساتھ اپنے اختلاف کے متعلق عبادتوں میں ہانکنے کی بجائے بہتر ہے کہ انکی رہنمائی تعلیم کے ذریعے کی جائے۔لیکن ایسے ہوتا نہیں چونکہ پہلا علم بہتر لوگ کھڑے کرتا ہے۔اس لیے جو لوگ اس کے تابع نہیں ہوتے۔انکو چھوڑ دینا چاہیے۔کیونکہ بہت سے لوگوں نے یہ سہولت حاصل کی ہے۔(جیسا کہ ہم نے ثابت کیا ہے اور اپنے اصلی تجربے سے روز بروز ثابت کر رہے ہیں)اس لیے شروع میں ان کو خوف و ہراس کے ذریعے مجبور کیا جاتا ہے کہ بعد میں وہ تعلیم کے ساتھ متاثر ہوسکیں تاکہ جو کچھ انہوں نے کلام میں سیکھا ہے اسکی پیروی کرسکیں۔گو جن لوگوں کی محبت کیساتھ درست رہنمائی کی جاتی ہے بہتر لوگ ہیں۔تو بھی وہ لوگ تعداد میں یقیناً زیادہ ہیں جن کو خوف کے ساتھ راہ راست پر لایا جاتا ہے۔کیونکہ کون ہے جو ہمیں مسیح سے زیادہ پیار کر سکے۔جس نے بھیڑوں کی خاطر اپنی جان دے دی؟ تاہم پطرس اور باقی رسولوں کو اپنے کلام کے ذریعے بلانے کے بعد جب اس نے پولوس کو بلایا تو اس نے اسے صرف آواز کے ذریعے ہی مجبور نہ کیا بلکہ اپنی قدرت کے ساتھ اسے زمین پر بھی پٹکا،اور یہ کہ وہ کسی شخص کو جو بے ایمانی کی تاریکی میں گھوم رہا ہے۔قوت کے ساتھ باہر نکال سکتا ہے۔جب دل کی روشنی کی خواہش کے لیے اس نے اسکو جسمانی آنکھوں سے اندھا کیا۔تو پھر کلیسیا اپنے کھوئے ہوئے فرزندوں کو مجبور کرنے کے لیے طاقت کو استعمال کیوں نہ کرے؟ خداوند نے خود کہا کہ سڑکوں اور کھیت کے باڑوں کی طرف جاؤ اور لوگوں کو مجبور کر کے لاؤ۔اسلئے کہ وہ قوت جو کلیسیا نے اپنے مناسب وقت پر الٰہی تقرری کے ذریعے مذہبی طور طریقوں اور بادشاہی ایمان کے ساتھ حاصل کی ہے۔سڑکوں اور کھیت کی باڑوں۔یعنی بدعتوں اور گروہوں میں بٹے ہوئے لوگوں کو مجبور کر کے لانے کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہے تو پھر ان لوگوں کو مجبور ہونے میں کوئی نقصان نہ ہونا چاہیے۔

196-1 خون کی پیاس شدت کے ساتھ بڑھنے لگی۔سپین میں جھوٹے انگور نے بادشاہ میکسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مس سوئم (Maximus III) کو مجبور کیا کہ وہ سچے ایمانداروں پر جن کے پاس کلام اور نشانات اور عجیب کام تھے حملہ کرنے میں ان کا ساتھ دے۔ یوں بعض پرسڈلینٹس PRISDELLINTS کو بشپ اٹماکس 385ء میں ٹریوس TREVES میں لے آیا۔ اس نے ان کو جادوگری اور غیر اخلاق باتوں کا مجرم ٹھہرا کر سزا دی۔ ٹورس کے مارٹن اور میلان کے ایمبر وس (Martin of Tours, and Ambrose of Mila) نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ لیکن ان کا احتجاج تشدد کو ختم کرانے میں نا کام ثابت ہوا جب تشدد بڑھتا گیا تو ان دونوں بشپوں نے بشپ میڈاٹس MYDATUS اور اسکی طرح کے دوسرے بشپو ں کے ساتھ رفاقت رکھنے سے انکار کر دیا۔ افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ٹریوس کی سائنوڈ Synod نے اس قتل کی منظوری دی۔

196-2 اس کے بعد خاص کر تاریک زمانوں کے دوران ہم دیکھتے ہیں کہ جسمانی فرزند روح کے فرزندوں کو ستاتے اور تباہ کرتے ہیں۔ گو کہ دونوں ایک ہی باپ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جس طرح کے اسماعیل اور اضحاق تھے روحانی برائی کی تاریکی گہری ہوگئی۔ اور خدا کی حقیقی روشنی مدھم ہوگئی یہاں تک کہ بالآخر یہ بجھنے لگے گی۔ تاہم خدا کا یہ وعدہ سچ ہوگا۔ کہ تاریکی میں نور چمکا۔ اور تاریکی اس کے ساتھ کچھ نہ کر سکے گی۔

196-3 اب اس مقام تک میں تواریخ کے اس نکتے کو پیش نہیں کر سکا۔ جس کو پیش کرنے کا میں نے وعدہ کیا تھا۔ یعنی نمرود اور مسیحی مذہب کا اتحاد آپ کو یاد ہوگا کہ اطالس بابل سے بھاگ کر پر گمن میں چلا گیا۔ اور اس نے اپنی سلطنت کو رومی سلطنت کی دسترس سے دور کر لیا۔ یہ چند سالوں میں بڑھ گئی۔ اور اس دنیا کے خدا کے ذریعے پرورش پانے لگی کاہن بادشاہ نے اطالس سوئم تک اطالس کی پیروی کی۔ جب بعض وجوہات کی بنا پر جو صرف خدا ہی کو معلوم ہے۔

اس نے بادشاہی روم کے حوالے کر دی۔ اس کے بعد قیصر جولیس نے دونوں سلطنتوں کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

روحانی اور جسمانی اعتبار سے لے لیا۔ کیونکہ وہ بابل کے مذہب کا پوپ بن بیٹھا۔ اور یوں وہ کاہن بادشاہ تھا۔ یہ لقب اس کے بعد کے بادشاہوں نے اس وقت تک اپنایا۔ جب تک کہ میکسی مس نے سوئم نے اس کو اپنانے سے انکار کر دیا۔ سٹونیستہ نے تواریخ کے مطابق ہی وہ وقت تھا جب پوپ نے اس سربراہی کو اپنایا۔ جسے بادشاہ نے رد کر دیا تھا۔ اور آج دنیا میں حقیقی طور پر ایک اسقف ہے۔ اور وہ اسقف میکسی مس ہے۔ وہ تین منزلہ تاج پہنتا اور روم میں سکونت پذیر ہے۔ اب مکاشفہ کے سترہویں باب میں خدا پرگمن کو مزید شیطان کی تخت گاہ کے طور پر پیش نہیں کرتا۔ اور نہ ہی وہ کہتا ہے کہ جہاں شیطان سکونت کرتا ہے۔نہیں۔ یہ بابل کے اندر نہیں۔ بلکہ بابل کا راز ہے۔ یہ اس شہر میں ہے۔ جو سات پہاڑوں پر آباد ہے۔ اسکا سربراہ مخالف مسیح ہے۔ اس لیے کہ اس نے مسیح کے اختیار کو اپنا لیا ہے۔ جو واحد درمیانی ہے۔ اور جو واحد گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ ہاں۔ میکسی مس کا اسقف آج ہمارے ساتھ ہے۔

نیکلیوں کی تعلیم

197-1 مکاشفہ 2:15 ’’چنانچہ تیرے ہاں بھی بعض لوگ اسی طرح نیکلیوں کی تعلیم کے ماننے والے ہیں‘‘۔

19 7-2 آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے افسیوں کے زمانے میں بتایا ہے۔ کہ نیکلیوں کا لفظ دو یونانی الفاظ سے بنا ہے۔

۱۔ نیکاؤ۔ Nikao ۔ جس کا مطلب ہے فتح کرنا۔

۲۔ لیاؤس۔ Laus ۔ جس کا مطلب ہے عوام۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نیکلیوں کا مطلب ہے۔''عوام کو فتح کرنا''۔

اب یہ بات اس قدر ہولناک کیوں ہے؟۔ یہ اس لیے ہولناک ہے کہ خدا نے کبھی بھی اپنی کلیسیا کو کسی ایسے چنے ہوئے رہنما کے ہاتھ میں نہیں دیا جو اس کو سیاسی تحریک کے ساتھ چلائے۔ بلکہ اس نے اپنی کلیسیا کو خدا کی طرف سے مقرر کردہ روح سے معمور اور کلام کی زندگی بسر کرنے والے ایسے لوگوں کے سپرد کیا ہے۔ جنھوں نے لوگوں کی پرورش صرف کلام کی خوراک سے کی ہے۔ اس نے لوگوں کو مختلف درجوں میں تقسیم نہیں کیا کہ زیادہ تعداد پاک کہانت کی رہنمائی میں چلے۔ یہ سچ ہے کہ رہنمائی کرنے والوں کو پاک ہونا چاہیے۔ لیکن اس صورت میں ساری کلیسیا کو پاک ہونا چاہیے۔ مزید برآں کلام میں ایسی کوئی جگہ نہیں۔ جہاں کاہن یا خادم خدا اور آدمیوں کے مابین درمیانی ہو۔ اور نہ ہی کوئی ایسی جگہ ہے جہاں وہ خداوند کی پرستش کے لیے دوسروں سے مختلف ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ سب لوگ مل کر اس کی عبادت اور خدمت کریں۔ نیکلیوں نے اس تصور کو بدل دیا۔ اور انہوں نے خادموں کو لوگوں سے الگ کر دیا۔ اور رہنماؤں کو خادموں کی بجائے لوگوں کا مالک اور آقا بنا کر رکھ دیا۔ یہ تعلیم پہلے زمانے میں نہ صرف ایک کام کے طور پر شروع ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ مسئلہ صرف دو لفظوں کا تھا یعنی بزرگ یا پریسبٹرز اور نگہبان یا بشپ کا۔ گو کلام دکھاتا ہے کہ ہر کلیسیا کے اندر کئی بزرگ ہوا کرتے تھے۔ تو بھی ان میں بعض (اگنیٹیس) بن کر سکھانے لگے کہ بشپ بزرگوں کے اوپر اختیار رکھتا ہے۔ لیکن حقیقت دراصل یہ ہے کہ لفظ بزرگ ظاہر کرتا ہے کہ کوئی شخص کس عمر کا ہے۔ بزرگ ایک شخص ہے جب کہ بشپ اس شخص کا عہدہ ہے۔ ایک بزرگ خداوند میں اپنی عمر کو ظاہر کرتا رہا اور کرتا رہے گا۔ بزرگ اس لیے بزرگ نہیں کہ اسے منتخب کیا گیا ہے۔ بلکہ وہ اسلیے بزرگ ہے کہ وہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے۔ وہ زیادہ تجربہ کار ہوتا ہے۔ نو مرید نہیں بلکہ اپنے تجربے اور مسیحی پختگی کی بنا پر قابلِ اعتبار ہوتا ہے۔ لیکن نہیں۔ بشپ یا نگہبان پولس کے خطوط کا پابند نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی بجائے وہ پولس کی اس وقت کی بات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کو لیتے ہیں۔ جب اس نے اعمال کے بیسویں باب میں بزرگوں کو افسس سے ملیتے میں بلا یا۔
17 ویں آیت کا بیان یوں کہتا ہے کہ اس نے میلتس سے افسس میں کہلا بھیجا۔اور کلیسیا کے بزرگوں کو بلایا"۔ پھر اٹھائیسویں آیت میں ان کو نگہبان کہا گیا ہے۔اوران نگہبانوں نے (بغیر کسی شک کے سیاسی ذہن کے مالک اور طاقت حاصل کرنے کے دلدادہ)لوگوں پر اس بات کا زور ڈالا کہ پولس کے مطابق ایک نگہبان سے مراد مقامی بزرگوں سے بڑا ایک شخص ہے جس کے پاس اس کی اپنی کلیسیا کے لیے ایک اعلیٰ مقام ہو۔ان کے خیال کے مطابق اب نگہبان (بشپ) ایک ایسی ہستی ہے۔جس کے پاس اب بہت سی مقامی کلیسیاؤں کے خادموں پر اختیار ہے اس قسم کا خیال نہ روحانی ہے اور نہ ہی تواریخی۔تو بھی پولیکارپ کے رتبے کا شخص بھی اس قسم کی تنظیم کے طرف مائل ہو گیا۔یوں جو کچھ ابتدائی زمانہ میں ایک کام کے طور پر شروع ہوا،اس زمانہ میں ایک تعلیم بن گیا۔اور اسی طرح یہ اب بھی ہے۔ نگہبان اب بھی لوگوں پر اختیار کا دعویٰ کرتے ہیں۔اور جیسا کہ چاہتے ہیں ان کے ساتھ سلوک کرتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں۔وہاں ان کو خدمت کے لیے مامور کرتے ہیں۔

یہ بات روح القدس کی رہنمائی کا انکار کرتی ہے۔جس نے کہا ہے کہ "میرے لیے برنباس اور پولوس کو اس کام کے لیے الگ کر دو۔جس کے لیے میں نے ان کو بلایا ہے"۔یہ مخالف کلام اور مخالف مسیح ہے۔ متی 20:25-28 "مگر یسوع نے انہیں پاس بلا کر کہا،تم جانتے ہو کہ غیر قوموں کے سرداران پر حکم چلاتے اور اس پر اختیار جتاتے ہیں۔تم میں ایسا نہ ہوگا۔بلکہ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم بنے اور جو تم میں اوّل ہونا چاہے وہ تمہارا غلام بنے۔چنانچہ ابنِ آدم اس لیے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لیے کہ خدمت کرے۔اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔" متی 23:8-9 "مگر تم ربیّ نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا استاد ایک ہی ہے۔اور تم سب بھائی ہو اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو۔کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے۔جو آسمانی ہے"۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

198-1 اس بات کو صاف کرنے کے لئے مجھے نیکلیوں کی یوں وضاحت کرنے دیں۔آپ کو یاد ہوگا کہ مکاشفہ 13:3 میں لکھا ہے کہ ''میں نے اس کے سروں میں سے ایک پر گویا زخم کاری لگا ہوا تھا دیکھا۔مگر اس زخمِ کاری اچھا ہوگیا۔اور ساری دنیا تعجب کرتی ہوئی اس حیوان کے پیچھے پیچھے ہولی''۔اب ہم جانتے ہیں کہ زخمی سر بت پرست رومی سلطنت تھی۔ وہ دنیا کی ایک عظیم سیاسی سلطنت تھی۔یہی سر دوبارہ رومن کیتھولک کی روحانی سلطنت کے رُوپ میں کھڑا ہوا۔اب اسے خوب غور سے ساتھ دیکھیں کہ سیاسی بت پرست روم نے کیا کیا جو اس کی کامیابی کی بنیاد بنا؟اس نے لوگوں میں اختلاف ڈال کران پر بادشاہی کی۔ یہ روم کا بیج تھا۔جو اس نے بویا کہ لوگوں کو مختلف ٹولیوں میں بانٹ کران پر حکومت کی جائے۔اس کے لوہے کے دانتوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا اوران کو نگل لیا۔جس کو اس نے پھاڑا اورنگلا وہ پھر کھڑا نہ ہوسکا۔جس طرح کہ اس نے کارتھیج Carthage کو برباد کیا۔اور اس کو نمک پر چن دیا۔ جب وہ ایک جھوٹی کلیسیا کے طور پر کھڑی ہوئی تو اس کے اندر لوہے کا وہی بیج موجود تھا۔اوراس کی پالیسی وہی رہی کہ لوگوں کو آپس میں لڑاؤ اوران پر حکمرانی کرو۔یہ نیکلی ہیں اور خدا اس سے نفرت کرتا ہے۔

199-1 اب یہ تواریخ کی جانی پہچانی حقیقت ہے۔کہ جب یہ غلطی کلیسیا میں گھس آئی تو لوگوں نے نگہبان کے عہدے کے لیے جدوجہد کرنی شروع کردی۔جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ عہدہ ان لوگوں کو دیا جانے لگا جو زیادہ تعلیم یافتہ اور مالی طور پر ترقی یافتہ اور سیاسی ذہن کے مالک تھے۔انسانی علمیت اور طریقہء کار نے الٰہی حکمت کی جگہ لے لی اور پاک روح کا مزید کوئی قبضہ نہ رہا۔ یہ ایک ہولناک بدی تھی۔ کیونکہ نگہبانوں نے یہ رویہ اپنا لیا کہ کلیسیا میں خدا میں کلام کی خدمت یا رسومات کو منانے کے لیے مزید کسی مسیحی چال چلن کی ضرورت نہیں بلکہ یہ اصول اور رسومات ہیں جو اہمیت رکھتی ہیں۔اس بات نے بُرے آدمیوں یعنی ورغلانے والے لوگوں کو گلہ کو پھاڑنے کی اجازت دے دی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

199-2 نگہبانوں کو انسانی تعلیم کے ساتھ ایسے مقام تک سر بلند کرنا جس کی کلام نے ان کو اجازت نہیں دی۔ اگلام قدم اعلیٰ القاب عنایت کرنا تھا۔ جس نے پادریوں کی حکومت کرنے والی تنظیم کو کھڑا کر دیا۔ کیونکہ جلد ہی نگہبانوں پر آرچ بشپ اور آرچ بشپ پر کارڈینیل مقرر کر دیئے۔ یہاں تک کہ بونی فیس سوئم (Boniface the third) کے دور میں ان سب پر پوپ مقرر ہو گیا۔

199-3 جو کچھ نیکلیوں کی تعلیم اور مسیحیت کا بابلی نظام کے ساتھ میل جول کرنے سے ہوا اس کا نتیجہ وہ نکلا جو حزقی ایل نے آٹھویں باب کی دسویں آیت میں دیکھا۔ ''تب میں نے اندر جا کر دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ہر نوع کے سب رینگنے والے کیڑے اور مکروہ جانوروں کی سب صورتوں اور بنی اسرائیل کے بت گرداگرد دیوار پر منقش ہیں''۔ مکاشفہ 18:2 ''اس نے ایک بڑی آواز سے چلا کر کہا کہ گر پڑا۔ بڑا شہر بابل گر پڑا۔ اور شیاطین کا مسکن اور ہر ناپاک روح کا اڈہ۔ اور ہر ناپاک اور مکروہ پرندہ کا اڈا ہو گیا۔ کیونکہ اس کی حرام کاری کی غضب ناک مَے کے باعث تمام قومیں گر گئی ہیں''۔

199-4 نیکلیوں کی اس تعلیم کے ضابطے نے جو کلیسیا کے اندر قائم کیا گیا کوئی زیادہ لوگوں پر ضرب کاری نہ لگائی۔ اسلیے کہ وہ عجیب و غریب خطوط یا کلام پر لکھے گئے ایسے مضامین تھے جو بعض خدا پرست لوگوں نے لکھے تھے اور ان کو پڑھا جا سکتا تھا۔ پس کلیسیا نے کیا کیا! اس نے راست باز استادوں کو خارج کر دیا اور طوماروں کو جلا دیا۔ انہوں نے کہا کہ کلام کو پڑھنے اور سمجھنے کے لیے خاص تعلیم کی ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ پطرس نے بھی کہا ہے کہ بہت سی باتیں جو پولس نے لکھی ہیں۔ ان کا سمجھنا مشکل ہے۔ لوگوں سے کلام چھین لینے کے بعد لوگ صرف ان باتوں کو ہی سننے کے لیے مجبور ہو گئے جو کاہن کہتے تھے۔ اور جو کچھ وہ بتاتے صرف وہی کرتے تھے۔ اس کو انہوں نے خدا اور اس کا پاک کلام کہا۔ انہوں نے لوگوں کے ذہنوں اور زندگیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور ان کو آقائی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہانت کا غلام بنا کر رکھ دیا۔

200-1 اگر آپ اس بات کا ثبوت چاہتے ہیں کہ کیتھولک کلیسیا نے لوگوں کی زندگیوں اور ذہنوں کا تقاضا کیا تو ذرا تھیوڈائسیز دہم کا فتویٰ سنئے۔ تھیوڈائسز Theodosius کا پہلا فتویٰ یہی ہے

200-2 یہ فتویٰ اس نے روم کی پہلی کلیسیا سے بپتسمہ حاصل کرنے کے بعد جاری کیا کہ ''ہم تین بادشاہوں کی خواہش ہے کہ ہماری رعایا بڑی دل جمعی کے ساتھ اس مذہب کی پابند ہو۔ جو مقدس پطرس نے روم میں سکھایا ہے اور جس کی روایات کے ذریعے بڑی وفاداری کے ساتھ حفاظت کی گئی ہے۔ اور جس کا

روم کے پوپ ڈمیشنر اور سکندریہ کے بشپ پطرس نے اقرار کیا ہے۔ جو رسولی نظریے اور انجیل تعلیم کے مطابق ہے۔ آیئے ہم باپ اور بیٹے اور روح القدس کی واحد الوہیت پر ایمان رکھیں۔ جو تثلیث میں ایک ہی جاہ وجلال کے مالک ہیں۔ ہم حکم دیتے ہیں کہ اس ایمان کے پیرو کار کیتھولک مسیحوں کے نام سے کہلائیں۔ ہم باقی تمام مذاہب کے بےعقل لوگوں کو بدعتی لوگوں کے ٹولے سے منسوب کرتے ہیں۔ اور ان کے اجتماع کو کلیسیائی نام اپنانے کے ممانعت کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں الٰہی انصاف کو رد کرنے پر انہیں ایک بھاری جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ جس اختیار کی رہنمائی الٰہی حکمت کے ذریعے ہمیں حاصل ہے۔

200-3 اس حکم کی تعزیرات نمبر 15 کے تحت جو بادشاہ نے جاری کیا۔ بشارت سنانے والوں سے اپنے مذہب کے پیروی کرنے کے تمام حقوق چھین لئے گئے۔ اور انہیں تمام شہری حقوق سے محروم کردیا گیا۔ اور ان کو جرمانوں سے ڈرایا گیا۔ حتیٰ کہ موت کی سزا بھی دی گئی۔ کیا آپ اس بات سے واقف ہیں؟ آج ہمیں اسی بات کا سامنا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

200-4 رومن کیتھولک کلیسیا اپنے آپ کو ماں کلیسیا کہتی ہے۔ وہ اپنے آپکو پہلی اور اصلی کلیسیا کہتی ہے۔ یہ بالکل درست ہے۔ وہ روم کی اصلی اور پہلی کلیسیا تھی۔ جو برگشتہ ہوکر گناہ میں چلی گئی۔ وہ پہلی کلیسیا ہے جس نے اپنے آپ کو منظّم کیا۔ اس کے اندر نیکلیوں کے کام اور ان کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ وہ ماں نہیں ہے۔ وہ ماں ہے اور اس نے بیٹیوں کو جنم دیا۔ بیٹی عورت سے پیدا ہوئی۔ یہ عورت قرمزی لباس پہنے ہوئے روم کے سات پہاڑوں پر بیٹھی ہے۔ وہ کسبی ہے۔ اور اس نے بیٹیوں کو جنم دیا ہے۔ یہ بیٹیاں احتجاج (پروٹسٹ) کرنے والی کلیسیائیں ہیں۔ جو اس میں سے نکلیں۔ لیکن پھر منظّم ہوکر نیکلیوں میں واپس چلی گئیں۔ ان بیٹیوں کی کلیسیاؤں کی ماں کو کسبی کہا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی عورت کو کہا جاتا ہے جو اسے شوہر کی وفادار نہ ہو یا اپنی شادی کے عہد و پیمان کی پابند نہ رہی ہو۔ اس نے خدا کے ساتھ شادی کی۔ لیکن بعد میں ابلیس کے ساتھ حرامکاری کرنے لگی اور اپنی حرامکاری کے نتیجے میں اس سے بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ جو بالکل اسی کی مانند تھیں۔ ماں اور بیٹی کا یہ میلاپ مخالفِ کلام۔ مخالف روح القدس حتیٰ کہ مخالفِ مسیح بن گیا۔ ہاں مخالفِ مسیح۔

201-1 اب پیشتر اسکے کہ میں بہت دور نکل جاؤں۔ میں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ان ابتدائی نگہبانوں نے سوچا کہ وہ کلام سے افضل ہیں۔ انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ وہ ان کے گناہوں کے اقرار کی بنا پر ان کے گناہوں کو معاف کر سکتے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی سچائی نہ تھی۔ انہوں نے دوسری صدی میں بچوں کو بپتسمہ دینا شروع کر دیا۔ درحقیقت انہوں نے نئی پیدائش کے بپتسمے کو جاری کیا۔ اس میں عجب نہیں کہ آج لوگ گھل مل گئے ہیں۔ اگر وہ پینتیکوست کے قریب ترین دور میں اس قدر مل گئے تھے اب تو وہ بہت زیادہ ابتری کا شکار ہیں۔ اور یہ محض اصل سچائی سے تقریباً 2000 سال دور ہونے کی وجہ ہے۔ **اے خدا کی کلیسیا! اب صرف ایک ہی امید ہے کہ کلام کے پاس واپس آ اور اِس کے ساتھ کھڑی رہ۔**

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بلعام کی تعلیم

201-2 مکاشفہ 2:14 ”تیرے ہاں بعض لوگ بلعاؔم کی تعلیم ماننے والے ہیں جس نے بلقؔ کو بنی اسرائیل کے سامنے ٹھوکر کھلانے والی چیز رکھنے کی تعلیم دی یعنی یہ کہ وہ بتوں کی قربانیاں کھائیں اور حرامکاری کریں“۔

201-3 آپ ایسا نہیں کر سکتے کہ کلیسیا میں نیکلیوں کا نظام تو رکھیں لیکن اس کے ساتھ اس تعلیم کو نہ آنے دیں۔ آپ دیکھیں کہ آپ خدا کے کلام اور روح کی جنبش کو اُٹھا لیں تو پھر آپ لوگوں کو ایک علیحدہ قسم کی پرستش کا طریقہ دیں گے جو بلعامی طریقہ ہوگا۔

201-4 اگر ہم یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ بلعاؔم کی تعلیم کیا ہے تو بہتر ہے کہ ہم پرانے عہدنامے کی کلیسیا کی طرف پھریں اور پھر اسے اس تیسرے کلیسیائی زمانے پر لاگو کر کے موجودہ دور تک لائیں۔

202-1 یہ کہانی گنتی کی کتاب کے بائیسویں باب سے لیکر پچیسویں باب تک پائی جاتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بنی اسرائیل خدا کے چنے ہوئے لوگ تھے وہ اپنے زمانے کے پینتی کاسٹل تھے۔ انہوں نے خون کے نیچے پناہ لی۔ ان سب نے سمندر میں بپتسمہ لیا اور وہ سب روح میں ناچتے اور کودتے ہوئے پانی سے باہر نکلے۔ جب کہ مریمؔ نبیہ دَف بجا رہی تھی۔

202-2 تھوڑی دیر سفر کرنے کے بعد بنی اسرائیل موآب کے ملک میں آئے (آپ کو یاد ہوگا کہ موآب کون تھا۔ وہ لُوؔط کا بیٹا تھا۔ یوں اسرائیلی اور موآبی رشتے دار تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے دیکھیں۔ موآبی سچائی سے واقف تھے۔ خواہ وہ اس کے مطابق زندگی گذارتے تھے یا کہ نہیں) چنانچہ بنی اسرائیل موآب کی سرحد پر پہنچے اور انہوں نے وہاں کے بادشاہ کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ ”ہم بھائی ہیں۔ ہمیں اپنی سرحدوں سے ہو کر گذر جانے دے۔ اگر ہمارے لوگ یا مویشی کچھ کھائیں تو ہم خوشی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے اس کی قیمت ادا کریں گے"۔ لیکن بادشاہ بلق بہت بے چین ہو گیا۔ چنانچہ نیکلیوں کے اس سربراہ نے کلیسیا کو اپنے نشانوں، عجیب کاموں اور رُوح کے طرح طرح کے ظہوروں اور خدا کے جلال سے چمکتے ہوئے چہروں کے ساتھ گزرنے کی اجازت نہ دی۔ یہ بہت خطرناک بات تھی کیونکہ وہ اپنی کچھ رعایا کو کھو سکتا تھا۔ اس لیے بلق نے اسرائیل کو گزرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ درحقیقت اُن کا اِس پر اس قدر خوف تھا کہ اس نے بلعاؔم نامی ایک شخص کو کرایے پر بلایا اور اسے درخواست کی کہ وہ خدا سے دعا کرے کہ وہ بنی اسرائیل کو لعنت دے اور ان کو بے پھل کر دے۔ بلعاؔم جو سیاسی کاموں میں حصہ لینے کا بڑا شوقین تھا اور ایک بڑا آدمی بن گیا تھا وہ ایسا کرنے کے لیے بڑا خوش ہوا لیکن یہ دیکھ کر کہ اسکے لیے اسے خدا کی اجازت لینی ہوگی کہ وہ لوگوں پر لعنت کر سکے وہ خدا کے پاس گیا کہ اس سے اس بات کی اجازت لے۔ اب کیا یہ بات ان نیکلیوں کی طرح نہیں جو آج کل ہمارے درمیان ہیں؟ وہ ہر اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں جو ان کی راہ پر نہیں چلتا۔

202-3 جب بلعاؔم نے خدا سے اجازت چاہی تو خدا نے انکار کر دیا لیکن بلق بضد رہا اور اس نے اس کے ساتھ مزید رتبے اور انعام کا وعدہ کیا۔ چنانچہ بلعاؔم دوبارہ خدا کے پاس گیا بظاہر خدا کے طرف سے ایک جواب کافی ہونا چاہیے تھا لیکن یہ خودغرض بلعاؔم کے لیے کافی نہ تھا۔ جب خدا نے اس کے ٹیڑھے پن کو دیکھا تو اس نے اس سے کہا کہ اٹھ کر جائے اس نے جلدی سے گدھی کو تیار کیا اور چلا گیا۔ اس کو یہ بات جان لینا چاہیے تھی کہ یہ محض خدا کی انسان کو آزاد رکھنے والی مرضی تھی اور وہ ان پر لعنت نہ کر سکے گا۔ خواہ وہ بیس مرتبہ جا کر کوشش کیوں نہ کرے۔ آج کل لوگ کس طرح بلعاؔم کی طرح ہیں۔ وہ تین خُداؤں پر ایمان رکھتے ہیں۔ نام کی بجائے تین القابوں میں بپتسمہ حاصل کرتے ہیں۔ تو بھی خُدا اُن پر روح کو اسی طرح نازل کرتا ہے جس طرح کہ اس نے بلعاؔم پر کیا۔ لیکن وہ یہ سوچنا شروع کر دیتے ہیں کہ وہ بالکل درست ہیں۔ جب کہ وہ مکمل طور پر بلعاؔمی ہیں۔ ذرا بلعاؔم کی تعلیم کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیکھیں۔وہ کہتے ہیں کہ خُدا نے تمہیں برکت دی ہے اس لیے یہ ضرور درست ہوگی۔میں جانتا ہوں کہ اس نے آپ کو برکت دی ہے۔میں اس کا انکار نہیں کرتا لیکن یہ وہی تنظیمی راستہ ہے جو بلعاؔم نے اختیار کیا۔یہ خُدا کے کلام کی بے عزتی ہے اور یہ غلط تعلیم ہے۔

203-1 چنانچہ وہ دیوانگی میں اس راستے پر ہولیا جب تک کہ خُدا کا فرشتہ اس کے راستے میں نہ آن کھڑا ہوا۔لیکن وہ نبی (بشپ۔کارڈنیل،چیئرمین۔پریذیڈنٹ،جنرل یا اوورسیئر) اپنی عزت اور رتبے اور دولت کی وجہ سے روحانی باتوں کی جانب سے اس قدر اندھا ہو چکا تھا کہ وہ فرشتے کو بھی ننگی تلوار کے ساتھ اپنے سامنے کھڑا نہ دیکھ سکا۔وہاں وہ ایک دیوانے نبی کا راستہ روکنے کے لیے کھڑا تھا۔چھوٹی سی گدھی نے اسے دیکھ لیا اور وہ آگے پیچھے ہونے لگی اور آگے نہ بڑھی۔وہ آگے نہ بڑھ سکتی تھی۔چنانچہ بلعاؔم نے کود کر اُسے پیٹنا شروع کر دیا۔اِس پر گدھی نے بلعاؔم کے ساتھ بولنا شروع کر دیا۔خُدا نے اُس گدھی کو بولنے کی آزادی دی۔وہ گدھی دوغلی نہ تھی۔وہ اصلی بیج تھی۔اُس نے اندھے نبی سے کہا کہ ”کیا میں تمہاری گدھی نہیں ہوں اور کیا میں نے وفاداری سے تیری خدمت نہیں کی“؟ بلعاؔم نے جواب دیا۔”ہاں۔ہاں۔تو میری گدھی ہے۔اور اب تک تو نے بڑی وفاداری کے ساتھ میری خدمت کی ہے اور اگر تو آگے نہ چلی تو تمہیں ختم کر دوں گا۔یہ کیا بات ہے جو وہ گدھی کے ساتھ کر رہا ہے؟ یہ عجب ہے میں سوچتا ہوں کہ میں نے گدھی کو باتیں کرتے سُنا ہے اور میں اُس کو جواب دے رہا ہوں۔

203-2 خُدا نے ہمیشہ زبانوں میں بات کی ہے۔اُس نے بیلطشضر کی دعوت پر اور پینتی کوست کے دن بات کی۔وہ آج پھر ویسا ہی کر رہا ہے۔یہ جلد آنے والی عدالت کے متعلق ایک آگاہی ہے۔

203-3 اُس کے بعد فرشتے نے اپنے آپ کو بلعاؔم پر ظاہر کر دیا۔اُس نے بلعاؔم کو بتایا کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اگر گدھی نہ رُکتی تو وہ اُس کو خُدا کی آزمائش کرنے کی پاداش میں ابھی ختم کر دیتا۔لیکن جب بلعاؔم نے واپس جانے کا وعدہ کیا تو اُسے یہ نصیحت کر کے روانہ کیا گیا کہ وہ صرف وہی بات کرے جو خُدا اُسے بتائے۔

203-4 چنانچہ بلعاؔم گیا اور اُس نے پاک جانوروں کی قربانی کے لیے سات مذبحوں کو تیار کیا۔اُس نے مینڈھے کو ذبح کیا جو مسیح کو ظاہر کرتا تھا۔وہ جانتا تھا کہ خُدا تک رسائی حاصل کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے۔اُس کے پاس مشینری بنانے کے لیے کاریگری تو تھی لیکن اُس کو چلانے کے لیے قوت نہ تھی۔بالکل اُسی طرح جس طرح کہ اب ہے۔کیا آپ اس نیکلی کو نہیں دیکھ سکتے؟ وہاں نیچے وادی میں بنی اسرائیل وہی قربانی گزران رہے تھے،وہی کام کر رہے تھے۔لیکن ان میں صرف ایک تھا جس کے ساتھ نشان بھی تھا۔صرف ایک کے درمیان خُدا تھا۔نقل آپ کو کسی مقام تک نہیں پہنچا سکتی۔یہ روحانی ظہور کا مُقام حاصل نہیں کر سکتی۔یہی وہ بات ہے جو نائسیہ کی کونسل میں ہوئی۔اُنہوں نے بلعاؔم کی تعلیم کولا گو کیا اور خُدا کی تعلیم کو ایک طرف کر دیا اور یوں اُنہوں نے ٹھوکر کھائی اور وہ گر گئے۔وہ مُردہ ہو گئے۔

204-1 جب قربانی چڑھائی گئی تو بلعاؔم پیشن گوئی کرنے کے لیے تیار تھا لیکن خُدا نے اُس کی زبان کو باندھ دیا اور وہ اُن پر لعنت نہ کر سکا بلکہ اُس نے اُن کو برکت دی۔

204-2 بلقؔ بہت ناراض ہوا۔لیکن بلعاؔم اُس پیشنگوئی کے متعلق کچھ نہ کر سکتا تھا۔یہ پاک خُدا کی طرف سے فرمائی گئی تھی۔چنانچہ بلقؔ نے بلعاؔم کو مشورہ دیا کہ وہ نیچے وادی میں جائے اور اُن کو پیٹھ کی طرف سے دیکھے کہ کیا اُن پر لعنت کرنے کو کوئی راستہ نکل سکتا ہے۔جو ہتھکنڈے بلقؔ نے استعمال کیئے،وہی آج کل بھی استعمال ہو رہے ہیں۔بڑی بڑی تنظیمیں چھوٹے چھوٹے گروہوں کو بہت حقیر جانتی ہیں اور اگر اُن میں کوئی ایسی بات پاتی ہیں جس کو وہ ہوا دے سکیں تو وہ اُن کے خلاف شور مچاتی ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۔اگر کوئی جدید طرز کا شخص گناہ میں زندگی گزارتا ہے تو کوئی بھی نہیں بولتا۔لیکن جوں ہی کوئی برگزیدہ شخص کوئی غلطی کر بیٹھتا ہے تو ملک کے اخبارات دھماکہ کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ہاں اسرئیل کی پُشت اُن کی جسمانیت تھی۔اُن کی زندگیوں کا ایک ایسا حصہّ بھی تھا جو قابلِ تعریف نہ تھا۔لیکن باوجود اُن کی ناکاملیت کے خُدا جو چناؤ کے ذریعے کام کرتا ہے اور وہ بھی فضل کے ساتھ نہ کے اعمال سے۔اُن کے پاس دن کے وقت بادل اور رات کے وقت آگ کا ستون تھا۔اُن کے پاس چٹان، پیتل کا سانپ اور نشانات اور عجیب کام تھے۔وہ تصدیق شُدہ لوگ تھے۔اپنی طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی طرف سے تصدیق شدہ تھے۔

204-3 خُدا کے دل میں اُن نیکلیوں کی ڈگریوں اور اُن کی اعلیٰ قسم کی تنظیموں جن پر انسان گھمنڈ کرسکتا ہے کوئی قدر نہ تھی۔لیکن اِس کے اندر اسرائیل کی قدر تھی۔اِس لیے کہ اُن کے پاس تصدیق شُدہ کلام تھا۔یقیناً اسرائیلی لوگ زیادہ چمک دھمک کے مالک نہ تھے۔وہ بڑی تیزی کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے مصر سے آئے لیکن وہ ہر طرح سے ایک مُبارک قوم تھی۔گزشتہ تین سو سالوں میں جو کچھ اُنہوں نے دیکھا وہ صرف بھیڑ بکریوں کا غلہّ، کھیت اور مصریوں کی غلامی تھی۔لیکن اب وہ آزاد تھے۔وہ خُدا کی فضیلت کے باعث ایک مُبارک قوم تھے۔یقیناً بلعؔ نے اُنہیں بہت ہیچ سمجھا۔باقی تمام قوموں نے بھی ایسا ہی کیا۔تنظیمیں بھی چھوٹے غیر تنظیمی گروہوں کو اِسی طرح حقارت سے دیکھتی ہیں اور پھر یا تو اُنہیں بھی اپنی تنظیم میں شامل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔یا پھر اُنہیں ختم کرنے کی جدوجہد میں مصروف رہتی ہیں۔

204-4 اب کوئی مجھ سے یہ سوال کرسکتا ہے کہ ''بھائی برنہم! وہ کون سی چیز ہے جو آپ کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ موآب منظّم تھا اور اسرائیل غیر منظّم؟ آپ نے یہ خیال کہاں سے حاصل کیا ہے؟ میں نے اِسے ٹھیک بائبل سے حاصل کیا ہے۔اِس کی مثال یہاں موجود ہے۔ہر بات جو پُرانے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عہد نامے میں لکھی گئی ہے وہ ایک کہانی کی صورت میں ہے اور یہ ہماری نصیحت کے لیے ہے تا کہ ہم اس سے سبق سیکھ سکیں۔ یہ یہاں ٹھیک گنتی 23:9 میں ہے۔

''چٹانوں کی چوٹی پر سے وہ مجھے نظر آتے ہیں اور پہاڑوں پر سے میں اُن کو دیکھتا ہوں۔ دیکھ۔ یہ وہ قوم ہے جو اکیلی بسی رہے گی اور دوسری قوموں کے ساتھ مِل کر اُس کا شمار نہ ہوگا'' یہ بات ہے خُدا اُنہیں چٹانوں کی چوٹی پر سے دیکھتا ہے، وادی میں اُن کے بڑے کاموں کو نہیں کہ اُن کو ملعون قرار دے۔ خُدا اُن کو اُس طرح دیکھتا ہے جس طرح کہ اُنہیں دیکھنا چاہیئے۔ وہ اُن کو محبت اور رحم کی اونچائی پر سے دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ اکیلے رہتے تھے اور اُنہوں نے اپنے آپ کو منظّم نہ کیا تھا۔ اُن کا کوئی بادشاہ نہ تھا۔ اُن کے پاس ایک نبی تھا اور نبی کے اندر رُوح کے ذریعے خُدا تھا اور کلام نبی کے پاس تھا اور اُس کے ذریعے لوگوں تک پہنچا۔ اُن کا تعلق یو۔این کے ساتھ نہ تھا نہ ہی اُن کا تعلق ورلڈ کونسل آف چرچیز یا بپٹسٹ، پریسبٹیرین، اسیمبلیز آف گاڈ یا کسی اور گروہ کے ساتھ تھا۔ اُن کو کِسی تنظیم کا ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ خُدا کے ساتھ جُڑے ہوئے تھے۔ اُنہیں کسی کونسل سے مشورہ حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی اُن کے درمیان **خُداوند یوں فرماتا ہے**۔ تھا۔ ہالیلویاہ۔

205-1 اب باوجود یہ کہ بلعاؔم خُدا تک رسائی حاصل کرنے کا طریقہ جانتا تھا اور قوت سے خاص طور پر مُلبس ہونے کی وجہ سے خُدا سے مُکاشفہ حاصل کرسکتا تھا۔ تو بھی وہ اُس جھوٹے گروہ کے سامنے ایک بشپ کی حیثیت رکھتا تھا۔ کیونکہ جو کچھ بھی اُس نے کیا وہ بلؔق کی حمایت حاصل کرنے کے لیے تھا۔ اُس نے ایک ایسا منصوبہ بنایا جس کے ذریعے خُدا بنی اسرائیل کو موت کے گھاٹ اُتار سکتا تھا۔ بالکل ویسے ہی جیسے کہ شیطان کو علم تھا کہ وہ حوّؔا کو ورغلا سکتا ہے اور اُس نے اُس کو جسمانی گناہ میں گرنے کا موقع فراہم کیا۔ یوں اُس نے خُدا کو گناہ کے خلاف موت کی سزا سُنانے کا جواز پیدا کیا۔ اُسی طرح بلعاؔم جانتا تھا کہ اگر وہ اسرائیل سے گناہ کرواسکے گا تو خُدا کو موت کی سزا دینی پڑے گی۔ اِس لیے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اُس نے ایک ایسا راستہ اختیار کیا کہ وہ اُس پر چل کر گناہ میں پھنس جائیں۔اُس نے اُن کو بعل فغور میں اپنے ساتھ عبادت کرنے کی دعوت دی۔اِس میں کوئی شک نہیں کہ اسرائیل نے پہلے بھی مصر میں بہت سی عیدیں دیکھی ہوئی تھیں۔اِس لیے اُنہوں نے اِس کو بُرا محسوس نہ کیا کہ وہ وہاں جا کر اُن کی عیدوں کو دیکھیں اور اُن کے ساتھ مِل کر کھانا کھائیں (رفاقت رکھنے میں کون سی بُرائی ہے؟ ہمیں اُن لوگوں سے پیار کرنا چاہیے۔کیا ایسا نہیں کرنا چاہیۓ؟ ورنہ ہم اُن کو کِس طرح جیتیں گے؟) اُن کے ساتھ دوستی رکھنی چاہیے اور کسی کو دُکھ نہ دینا چاہیے۔اُن کے خیالات اِس طرح کے تھے۔لیکن جب اُن نفسانی موآبی عورتوں نے ناچنا شروع کیا اور چکر کھاتی ہوئیں جب وہ بے پردہ ہوئیں تو اسرائیلیوں کے اندر جنسی خواہشات اُبھر آئیں اور وہ زنا کاری میں پھنس گئے۔جس کی وجہ سے خُدا نے اُن میں سے بیالیس ہزار کو مار ڈالا۔

206-1 یہی وہ بات ہے جو کانسٹنٹائن اور اُس کے جانشینوں نے نائیسیہ اور اُس کے بعد کیا۔اُنہوں نے خُدا کے لوگوں کو ایک کنونشن میں مدعو کیا اور جب کلیسیا نے بیٹھ کر کھانا شروع کیا اور پھر اُٹھ کر کھیلنے کودنے لگی (بُت پرستوں کی عیدوں اور رسموں کو مسیحی روایت کا نام دے کر منانے لگی) تو اُس کو پھنسا لیا گیا۔اُس نے حرامکاری کی اور خُدا اُن کے درمیان سے باہر نکل گیا۔

206-2 جب کوئی شخص خُدا کے کلام سے منہ موڑ کر رُوح القدس حاصل کرنے کی بجائے نامی کلیسیا کے ساتھ میل کرتا ہے تو وہ شخص مر جاتا ہے۔مُردہ۔اور پھر یہی کچھ ہوتا ہے۔کسی کلیسیائی ڈھانچے کا حصہ نہ بنیں۔کسی تنظیم میں داخل ہو کر رسموں اور روایات کے نرغے میں نہ پھنسیں، یا کسی ایسی چیز میں جو رُوح اور کلام کی جگہ لیتی ہے۔ورنہ آپ مُردہ ہیں۔آپ مُردہ ہیں۔خُدا سے ہمیشہ کے لیے جُدا۔

206-3 چونکہ یہی بات ہر زمانے میں ہوتی آئی ہے۔خُدا لوگوں کو آزاد کرتا ہے۔وہ خُون

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے ذریعے باہر نکلتے اور کلام کے ذریعے تقدیس حاصل کرتے ہیں۔ پانی کے بپتسمے میں سے گزر کر رُوح سے معمور ہوتے ہیں۔ لیکن تھوڑے عرصے کے بعد پہلی محبت ٹھنڈی پڑ جاتی ہے تو کوئی کہتا ہے کہ اپنے آپ کو محفوظ رکھنے اور اپنا نام پیدا کرنے کے لیے ہمیں منظّم ہونا چاہیے۔ یوں وہ دوسری پشت میں اور بعض اوقات اِس سے قبل اپنے آپ کو منظّم کرتے ہیں۔ اُن میں مزید خُدا کا رُوح نہیں رہتا۔ بلکہ صرف عبادت کا طور طریقہ ہی ہوتا ہے۔ وہ مُردہ ہیں۔ اُنہیں نے رسم ورواج کے ذریعے اپنے آپ کو دوغلا کر لیا اور اُن میں زندگی نہیں ہوتی۔

206-4 چنانچہ بلعام نے اسرائیل کو حرامکاری کرنے پر مجبور کر دیا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ جسمانی حرامکاری وہی رُوح ہے جو منظّم مذاہب میں پائی جاتی ہے؟ میں نے کہا ہے کہ حرامکاری کی رُوح تنظیمی رُوح ہے اور سب حرامکاروں کی جگہ آگ کی جھیل میں ہوگی۔ یہ وہ بات ہے جو خُدا تنظیموں کے بارے میں سوچتا ہے۔ ہاں جناب۔ کسبی اور اُسکی بیٹیاں آگ کی جھیل میں ہوں گی۔

206-5 فرقے خُدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ نہ وہ کبھی تھے اور نہ ہوں گے یہ ایک غلط رُوح ہے جو خُدا کے لوگوں کو بدعتوں اور عام لوگوں میں تقسیم کرتی ہے اور یہ بھی غلط رُوح ہے جو لوگوں کو لوگوں سے جُدا کرتی ہے۔ یہ وہ بات ہے جو تنظیمیں اور فرقے کر رہے ہیں۔ اپنے آپ کو منظّم کرنے کے ذریعے وہ خُدا کے کلام سے الگ ہو جاتے ہیں اور ایک رُوحانی زناکاری کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔

206-6 اِس بات پر غور کریں کہ کانسٹنٹائن نے لوگوں کو خاص عیدیں فراہم کیں۔ یہ پُرانی بُت پرستوں کی عیدیں تھیں جن کو نئے نام جو کلیسیا سے لیے گئے تھے دے دیئے گئے یا پھر بعض باتوں میں مسیحی قواعد کو لے کر بُت پرستوں کی رسُومات کے ساتھ آلودہ کر دیا گیا۔ اُس نے سورج دیوتا (Sun god) کی پرستش کو لیا اور اُسے (Son of God) خُدا کے بیٹے کے ساتھ بدل ڈالا اور 21 دسمبر کو منانے کی بجائے جو سورج دیوتا (Sun god) کی عید کے طور پر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

منایا کرتے تھے ،اُنہوں نے 25 دسمبر کو منانا شروع کیا اور اُس کو خُدا کے بیٹے (Son of God) کے جنم دن سے موسوم کر دیا۔لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہ اپریل میں پیدا ہوا، جب زندگی نمودار ہونا شروع ہوتی ہے نہ کہ دسمبر میں ۔اور اُنہوں نے عستارات (Astarte) کی عید کو بدل کر ایسٹر (Easter) کا نام دے دیا۔ جب کہ مسیحیوں کو خُداوند کی موت اور جی اُٹھنے کو منانا چاہیے۔اصل میں یہ عستارات کے لیے بُت پرستوں کی ایک عید تھی۔

207-1 اُنہوں نے گرجوں کے اندر مذبحے بنائے تھے لیکن وہاں اِنہوں نے مورتیں بنا دیں اور پھر لوگوں کو رسولوں کا عقیدہ دیا جس کا بائبل مقدس میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔اُنہوں نے لوگوں کو آباؤ اجداد کی پرستش کرنا سیکھایا اور اِس طرح اُنہوں نے رومن کیتھولک کلیسیا کو دُنیا میں ایک عظیم رُوحانی کلیسیا بنا ڈالا ۔ ہر ایک ناپاک پرندہ ایک ہی پنجرے میں قید ہو کر رہ گیا اور اس کے ساتھ آپ پروٹسٹنٹ لوگ بھی ہیں جو اپنی تنظیم کے ساتھ وہی کام کر رہے ہیں۔

207-2 وہ ایسی چیزیں کھاتے تھے۔ جو بتوں کے آگے بطور قربانی پیش کی جاتی تھیں، میں یہ نہیں کہتا کہ وہ اُس گوشت کو کھاتے تھے جو بُتوں کے آگے چڑھایا جاتا تھا۔کیونکہ گو یروشلم کی کونسل نے اِن چیزوں کے خلاف آواز بُلند کی تو بھی پولُس نے اُسے یہ کہہ کر کہ بُت کچھ چیز نہیں اسے کوئی خاص اہمیت نہ دی، یہ صرف ضمیر کی مرضی پر مبنی ہے۔ جہاں یہ ایک کمزور بھائی کو ٹھوکر کھلاتی ہے۔ وہاں اسے کھانے کی اجازت نہیں ہے۔علاوہ ازیں اس بات کا تعلق غیر قوموں سے ہے نہ کہ یہودیوں سے اس لیے کہ یہ سب غیر قوموں کی کلیسیا ئیں ہیں۔ جب میں خداوند کے الفاظ کو دیکھتا ہوں تو میں اس بات کو بھی اسی روشنی میں دیکھتا ہوں کہ ”جب تک تم میرا بدن نہیں کھاتے اور میرا خون نہیں پیتے ،تم میں زندگی نہیں۔انسان صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر اس بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے“ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کھانا اصل میں روحانی معنوں میں کہا گیا ہے۔ چنانچہ جب یہ لوگ بتوں کے آگے سر جھکا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رہے تھے' موم بتیوں کو روشن کر رہے ہے اور بت پرستوں کی تعطیلات منا رہے اور آدمیوں کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کر رہے تھے (جو سب کا سب شیطانی مذہب سے متعلقہ ہے) تو وہ شیطان کے شریک تھے نہ کہ خداوند کے۔ وہ بت پرستی میں تھے خواہ وہ اس کو مانیں یا نہ مانیں وہ اپنی من چاہی بات کا بیان کر تے تھے کہ دُعائے ربانی یا پھر وہ جو کچھ بھی خیال میں لاتے ہیں یہ مذبح اور بخور کی یادگاری ہے۔ اور وہ یہ کہتے کہ جب وہ کسی مُورت کے سامنے دُعا کرتے ہیں تو یہ محض زور دینے کی علامت ہے اور یہ بھی کہ جب وہ پریسٹ (بشپ، فادر) کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو وہ اپنے دلوں میں خدا کے سامنے اقرار کر رہے ہیں۔ اور وہ کہتے کہ جب پریسٹ (بشپ، فادر) انکے گناہ معاف کرتا ہے تو وہ یہ خداوند کے نام سے کر رہا ہے۔ غرض وہ جو کچھ چاہیں کہہ لیں لیکن وہ بابل کے جانے پہچانے نظام میں حصہ دار ہوتے ہیں۔ شیطانی مذہب۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو بتوں کے ساتھ منسلک کر لیا ہے اور یوں روحانی زناکاری کے مرتکب ہوئے ہیں جس کا مطلب ہے موت۔ وہ مردہ ہیں۔

208-1 یوں کلیسیا اور ریاست نے آپس میں بیاہ کر لیا ہے کلیسیا نے بتوں کے ساتھ ناتا جوڑ لیا حکومت کی طاقت کو اپنی پشت پر دیکھ کر انہوں نے محسوس کیا کہ بادشاہی آ پہنچی ہے اور خدا کے مرضی کو زمین پر پورا کیا جا رہا ہے۔ اس میں تعجب کی بات نہیں کہ رومن کیتھولک کلیسیاء خداوند کی آمد کی طرف نہیں دیکھ رہی۔ وہ ہزار سالہ بادشاہت کو نہیں مانتے ان کی ہزار سالہ بادشاہت اب بھی شروع ہے اس بادشاہت میں پوپ حکومت کر رہا ہے اور خدا اس میں حکومت کر رہا ہے اس لیے ان کے خیال کے مطابق جب وہ (خداوند) آئے گا تو اس وقت آئے گا جب نیا آسمان اور نئی زمین ہوگی لیکن وہ غلطی پر ہیں پوپ جھوٹی کلیسیا کا سربراہ ہے۔ لیکن ہزار سالہ بادشاہت ضرور ظاہر ہوگی اور جب اس کا آغاز ہوگا تب وہ اس میں نہ ہوگا اس کے جگہ کوئی اور ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آگاہی

208-2 مکاشفہ 2:16 ''پس توبہ کر۔نہیں تو میں تیرے پاس جلد آ کر اپنے منہ کی تلوار سے اُن کیساتھ لڑوں گا'' وہ اِس کے علاوہ اور کیا کہہ سکتا ہے؟ کیا خُدا اُن لوگوں کے گناہوں سے چشم پوشی کر سکتا ہے جو اُس کا نام بے فائدہ لیتے ہیں؟ گناہ کے وقت فضل حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے توبہ۔ اِس بات کا اقرار کریں کہ آپ غلط ہیں۔ گناہوں کی معافی اور خُدا کے رُوح کو حاصل کرنے کے لیے خُدا کے پاس آئیں۔ یہ خُدا کی طرف سے ایک حکم ہے۔ اُس کی حکم عدولی موت ہے۔ اِس لیے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اپنے منہ کی تلوار سے تیرے ساتھ لڑوں گا۔ حیوان نے مُقدسوں کے ساتھ لڑائی کی۔ لیکن خُدا حیوان کے ساتھ لڑے گا۔ جو لوگ کلام کے ساتھ لڑتے ہیں، ایک دن آئے گا کہ جب یہ کلام اُن کے ساتھ لڑے گا۔ یہ ایک خطرناک بات ہے کہ کلام میں سے کچھ نکالا جائے یا اُس میں بڑھایا جائے۔ کیونکہ جن لوگوں نے اِس کو تبدیل کیا ہے اور جو کچھ چاہا اِس کے ساتھ کیا، اُن کا انجام موت اور تباہی کے سوا اور کیا ہوگا؟ لیکن اِس وقت خُدا کا فضل پُکار رہا ہے کہ توبہ کرو۔ اوہ توبہ کے خیالات کس قدر پُر لطف ہیں۔ میں اپنے ساتھ کچھ لے کر نہیں آیا بلکہ صرف تیری صلیب کے ساتھ لپٹ گیا ہوں۔ میں اپنے غم لے کر آیا ہوں۔ میں جو کچھ ہوں اس کے لیے میں توبہ کرتا ہوں اور جو کچھ میں نے کیا ہے اُس سے بھی توبہ کرتا ہوں۔ اب یہ خون ہے۔ یسوع کے خون کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ کیا ہوگا؟ توبہ یا موت کی تلوار؟ فیصلہ آپ پر ہے۔

انعام یا صلہ

208-3 مکاشفہ۔ 2:17 ''جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے ، جو غالب آئے میں اسے پوشیدہ من میں سے دوں گا۔ اور ایک سفید پتھر دوں گا۔ اُس پتھر پر ایک نیا نام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لکھا ہوا ہوگا جسے اس کے پانے والے کے سوا کوئی نہ جانے گا۔" ہر زمانے کا پیغام ایماندار کو دلیری دیتا ہے۔ کہ وہ غالب آ کر خداوند سے صلہ حاصل کرے۔ اس زمانے میں روح پوشیدہ من اور نئے نام کا جو ایک سفید پتھر پر لکھا ہوگا۔ وعدہ کرتا ہے۔

209-1 چونکہ ان پیغامات میں سے ہر ایک فرشتے (انسانی پیامبروں) کو دیا گیا ہے اس لئے ان پر ایک بہت بڑی ذمہ داری کے علاوہ ایک نہایت ہی قیمتی موقع بھی اُن کے حصے میں آتا ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ خدا نے خاص وعدے کیے ہیں۔ بالکل ویسے ہی جیسے اس نے بارہ رسولوں کے ساتھ کیے کہ وہ بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کریں گے پھر یاد کریں کہ پولس کے ساتھ بھی اپنے زمانے کے لوگوں کو پاک دامن کنواری کی طرح مسیح کے پاس حاضر کرنے کا خاص وعدہ کیا گیا ہے۔ ۲ کرنتھیوں 11:2 "مجھے تمہاری بابت خدا کی سی غیرت ہے۔ کیونکہ میں نے ایک ہی شوہر کے ساتھ تمہاری نسبت کی ہے۔ تا کہ تم کو پاک دامن کنواری کی مانند مسیح کے پاس حاضر کروں"۔ اسی طرح ہر ایک پیامبر کے ساتھ ہوگا جو اپنے وقت اور زمانے کے کلام کے ساتھ وفادار رہے گا۔ اسی طرح آخری دنوں میں بھی ہوگا۔ یہ وہی خاص انعام ہوگا جو پولس کو دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں میں سے بہتروں کو یاد ہوگا کہ میں ہمیشہ مرنے سے ڈرتا رہا ہوں۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب میں خداوند سے ملوں تو وہ میرے ساتھ خوش نہ ہو۔ اس لئے کہ میں نے اسے کئی بار نا کام کیا ہے۔ میں اس صبح کے بارے میں سوچتا رہا ہوں۔ جب میں بستر میں لیٹا ہوا تھا کہ اچانک میں نے ایک نہایت ہی عجیب و غریب رویا دیکھی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ایک نرالی رویا تھی۔ اس لئے کہ میں نے ہزاروں رویئیں دیکھی ہیں۔ لیکن کبھی بھی میں نے اپنے بدن سے الگ ہوتے ہوئے محسوس نہیں کیا۔ اس رویا میں میں اوپر اٹھایا گیا اور میں نے مڑ کر اپنی بیوی کو دیکھا اور وہاں میں نے اپنے بدن کو اس کے ساتھ پڑے ہوئے دیکھا پھر میں نے اپنے آپ کو ایک نہایت ہی خوبصورت جگہ میں دیکھا جو میں نے کبھی نہ دیکھی۔ یہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فردوس تھا۔میں نے دنیا کے سب سے زیادہ خوش نصیب اور خوب صورت لوگوں کی بھیڑ کو دیکھا ہے۔وہ سب اس قدر نوجوان دکھائی دے رہے تھے کہ ان کی عمر اٹھارہ سے اکیس برس تک معلوم ہوتی تھی ان پر جھریاں یا بڑھاپے کے آثار نہ تھے۔نوجوان عورتوں کے لمبے بال ان کی کمر تک تھے اور جوان مرد خوبصورت اور توانا تھے اور ان لوگوں نے مجھے کس طرح خوش آمدید کہا، انہوں نے مجھے گلے لگایا اور مجھے پیارا بھائی کہہ کر پکارا۔انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ مجھے دیکھ کر کس قدر خوش ہوئے ہیں جبکہ میں حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔تو ایک شخص نے مجھے بتایا کہ ''یہ تمہارے لوگ ہیں''۔

209-2 میں اس قدر حیران تھا۔کہ میں نے پوچھا کہ ''کیا یہ سب برنہمز (Branhams) قبیلے کے لوگ ہیں''؟اس نے جواب دیا ''نہیں یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے وسیلے سے تبدیل ہوئے ہیں اس کے بعد اس نے ایک خاتون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔کہ ''اس خاتون کو دیکھو جس کی چند لمحات پہلے تم تعریف کر رہے تھے۔وہ نوے برس کی بڑھیا تھی اور تم نے اسے خداوند کے لئے جیتا ہے۔

میں نے کہا آہ۔اور یہ سوچ کر یہ سب کچھ کیا ہے میں ڈر گیا اس شخص نے کہا۔''ہم یہاں خداوند کی آمد تک آرام کر رہے ہیں''۔

میں نے جواب دیا کہ ''میں اس کو دیکھنا چاہتا ہوں''۔اس نے کہا کہ تم اس وقت اسے نہیں دیکھ سکتے۔لیکن وہ جلد آ رہا ہے اور جب وہ آئے گا تو سب سے پہلے وہ تمہارے پاس آئے گا اور تمہاری عدالت اس خوشخبری کے موافق ہوگی جو تم نے سنائی ہے اور ہم تمہاری میراث ہوں گے میں نے کہا کہ ''تمہارا مطلب ہے کہ میں ان سب کا ذمہ دار ہوں''؟اس نے کہا کہ ''ہر ایک تم ایک پیدائشی لیڈر (رہنما) ہو''۔میں نے اس سے پوچھا کہ کیا ہر ایک ذمہ دار ہوگا؟''پولس رسول کے متعلق کیا خیال ہے''؟اس نے جواب میں مجھ سے کہا کہ وہ اپنے وقت کا ذمہ دار ہوگا۔میں نے کہا کہ ''میں نے خوشخبری

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سنائی ہے جو پولس نے سنائی اس پر بھیڑ چلا اٹھی کہ ''ہم اسی پر تکیہ کئے ہوئے ہیں''۔

210-1 ہاں۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدا اپنے ان پیامبروں کو خاص اجرا دینے والا ہے جنہوں نے نہایت وفاداری کے ساتھ اپنی ان ذمہ داریوں کو نبھایا ہے جو خدا نے ان پر عائد کی ہیں۔ اگر انہوں نے اپنے زمانے کے لئے خدا کے کلام کا مکاشفہ حاصل کیا ہے اور اپنے دور میں اسکی وفاداری کے ساتھ منادی کی ہے۔ اب وہ اس کا اجر حاصل کریں گے۔

210-2 اب اس خیال کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس آیت کو ایک بار پھر دیکھیں۔ ''میں اس کو پوشیدہ من دوں گا''۔ ہم سب جانتے ہیں کہ من فرشتوں کی خوراک تھی یہ وہ چیز ہے جو خداوند نے بنی اسرائیل کی مسافت کے دوران آسمان پر سے نازل کی جس نے انہیں مکمل طور پر تندرست وتوانا رکھا۔ ان میں سے کوئی بھی بیمار نہ ہوا ان کو صرف اسی کی ضرورت تھی۔ جب عہد کا صندوق بن گیا تو انہوں نے کچھ من اس کے اندر رکھ دیا پھر اس صندوق کو پردے کے پیچھے رکھ دیا گیا۔ جہاں صرف سردار کاہن ہی کی رسائی ہوسکتی تھی اور وہ بھی قربانی کے خون کے ساتھ یہ آسمانی روٹی جس کو من کے ساتھ تشبیہہ دی گئی تھی۔ ایک دن آسمان سے اتری اور ان سب کے لئے زندگی بن گئی۔ جو اس پر ایمان لائے۔ اس نے کہا ''میں زندگی کی روٹی ہوں میں ہوں وہ زندہ روٹی جو آسمان سے اتری اگر کوئی اس روٹی میں سے کھائے گا تو وہ ابد تک زندہ رہے گا''۔ جب وہ واپس گیا تو وہ ہمارے پاس اپنا کلام چھوڑ گیا کہ ''آدمی صرف روٹی ہی سے نہ جیتا رہے گا بلکہ ہر اس بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے''۔

210-3 اس کا کلام روٹی تھا۔ یہ ایک مکمل من تھا۔ اگر انسان اس پر تکیہ کرے تو وہ کبھی نہ مرے گا۔ لیکن رسولی والدین کی وفات کے بعد کسی شخص کو بھی سچائی کا علم نہ رہا اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یہ من لوگوں کے لئے ایک ایک پوشیدہ چیز بن کر رہ گیا۔ لیکن اسی زمانے میں خدا نے مکاشفہ کے ذریعے اس کو واپس دینا شروع کیا۔ ایک نبی آ کر ان تمام بھیدوں کو ظاہر کرے گا۔ اس کے بعد خداوند کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آمد ہوگی۔

211-1 اب ہر زمانے کے پیامبروں نے پوشیدہ سچائی کو حاصل کیا۔لیکن انہوں نے اسے صرف اپنے ہی لئے نہیں لیا بلکہ یہ ایسے ہے جس طرح کہ شاگردوں کو کہا گیا کہ وہ بھیڑ کو روٹیوں اور مچھلیوں کے ساتھ سیر کریں۔یسوع نے ان کو توڑ کر خوراک دی اوران لوگوں نے آگے تقسیم کی۔خدا اپنا پوشیدہ من غالب آنے والوں کو دیتا ہے یہ کسی اورطرح نہیں دیا جا سکتا۔وہ اپنے خزانے ان لوگوں کے لئے نہ کھولے گا۔جو پہلے مکاشفہ کو روند چکے ہیں۔جو کچھ ہر دور کے پیامبر کے لئے کہتا چلا آرہا ہوں وہ یہ ہے۔پرانے عہد نامے میں موسیٰ کو حکم دیا گیا۔کہ وہ من لے کر اسے سونے کے مرتبان کے اندر بند کر کے پاک ترین مقام میں پردے کے پیچھے رکھ دے۔وہاں ہر نسل کا سردار کاہن خون کے ذریعے داخل ہوسکتا تھا۔

211-2 پھر وہ وہاں سے تھوڑا سا من لے کر جو اصل من کا ایک حصہ تھا کھا تا۔اس لئے کہ وہ خراب نہ ہوتا تھا۔اب ہر زمانے کے اندر اس زمانے کے لئے خدا کے پیامبر کو اس موقع کے لئے خدا کا مکاشفہ دیا گیا ہے۔ایک مرتبہ جب پیامبر کو اس پیغام سے منور کر دیا جا تا تھا۔تو وہ اس سچائی کو لوگوں تک لے کر آتا تھا اور جن لوگوں کے کان روح نے کھولے۔انہوں نے اس سچائی کو سنا کہ اس کا یقین کریں اور زندہ رہیں۔

اس من کو مستقبل میں بھی حاصل کرنے کا خیال پیش کیا گیا میرا خیال ہے کہ یہ خداوند یسوع کے مکاشفہ میں آنے والے ابدی زمانوں میں شامل ہونے کا خیال ہے۔بصورت دیگر ہم اس کی ذات کی بے قیاس دولت کو کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟ وہ سب جس کو ہم نے جاننے کی خواہش کی ہمارے سب غیر حل شدہ سوالات سب کچھ جو ظاہر کیا جائے گا یہ مسیح کی طرف سے جو ہماری زندگی ہے حاصل ہوگا۔بعض اوقات ہم سوچتے ہیں کہ ہمیں اسے اور اس کے کلام کو یہاں جاننے کی ضرورت اور یہ کس قدر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اچھا ہے یہ بات ہمارے لئے فرحت بخش ہے۔لیکن ایک دن جب ہمارا بدن تبدیل ہو جائے گا تو اس کا کلام اور وہ خود ایک ایسی چیز بن جائے گا جس کا خواب تک بھی دیکھنا ممکن نہیں۔

211-3 یہ یوں بھی کہتا ہے کہ وہ غالب آنے والوں کو ایک سفید پتھر بھی دے گا۔جس کے اندر ایک نیا نام لکھا ہوگا جس کو صرف پتھر کا مالک ہی جانتا ہوگا۔اب نئے نام کا خیال جانا پہچانا ہے۔

ابرام کو بدل کر ابراہام بنایا گیا۔ساری سے سارہ۔یعقوب سے اسرائیل شمعون سے پطرس اور ساؤل سے پولس۔یہ نام یا تو تبدیلی لانے کا ذریعہ بننے یا بدل جانے کی وجہ سے دیئے گئے۔۔خداوند نے ابرام اور ساری کا نام تبدیل کرنے کے بعد ہی ان کو آنے والے بیٹے کو حاصل کرنے کے قابل بنایا یعقوب کے معاملے میں بھی پہلے اس کو غالب آنا پڑا اس کے بعد اس کو شہزادہ کہا گیا۔شمعون اور ساؤل کی نسبت بھی یوں ہی ہے کہ جب انہوں نے خداوند کو قبول کیا تو ان کی تبدیلی آئی اور آج ہم سے ہر ایک پیچھے ایماندار کے نام تبدیلی آتی ہے۔ہم مسیحی ہیں۔یہ نام ہم سب کا مشترکہ نام ہے۔لیکن ایک دن ہم ایک اور تبدیلی حاصل کریں گے۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ نام ہمارا اصلی اور سچا نام ہو۔جو بنائے عالم سے پیشتر برہ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔وہ نام کو جانتا ہے۔لیکن ہم نہیں۔ایک دن اس کی مرضی سے ہم اس کو جانیں گے۔

212-1 ایک سفید پتھر۔کس قدر خوبصورت یہاں مقدسوں کی ایک اور تصویر ہے۔جہاں وہ زمین پر اپنی آزمائشوں کے صلے میں خدا کے ہاتھ سے انعام حاصل کریں گے۔آپ جانتے ہیں کہ کانسٹنٹائین کے بعد جھوٹی کلیسیاء اس قابل ہوئی کہ اپنے ہاتھ حکومت کے خزانے میں ڈالے اور اس کے ذریعے خوب صورت بتوں سے آراستہ شاندار عمارات تعمیر کریں۔یہ بت جو سفید سنگ مرمر کے بنائے گئے تھے۔اصل رومی بت تھے۔جن کو مقدسین کے نام دیئے گئے۔گرجے اور ان کا ساز و سامان غیر معمولی طور پر خوب صورت تھا جس طرح کہ کوئی آج دیکھ سکتا ہے۔لیکن خدا ان کے ساتھ نہ تھا۔خدا کہاں تھا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

؟وہ اپنے مقدسین کے ساتھ کسی چھوٹے سے گھر یا کسی غار یا کسی جنگل کے بیابانی علاقہ میں جہاں وہ جھوٹی کلیسیاء کے لوگوں سے چھپے ہوئے تھے۔ان کے پاس شاندار آراستہ کوائر،اعلیٰ قسم کے کپڑے اور دیگر دنیاوی کشش نہ تھی۔لیکن اب ہر زمانے کے حقیقی ایمانداروں کے ساتھ اس خاص وعدے میں خدا نے اعلان کیا ہے کہ وہ ان کو عظیم خوب صورتی اور اب تک قائم رہنے والا صلہ دے گا۔دولت مندوں کو غریبوں کی طرف نظر کرنے دیں۔انہیں کلیسیاء کو بھاری رقم دینے دیں۔تاکہ اس کے بدلے میں عطیہ دینے والے کے نام سنگ مرمر کی سفید تختی یا اس کا بت بنا کر کسی ایسی جگہ کھڑا کیا جا سکے۔جہاں سب لوگ اس کو دیکھ کر اس کی تعریف کر سکیں۔ایک دن خدا جو ان سب باتوں کو دیکھتا اور جانتا ہے ایک بار پھر بیوہ کی تعریف کرے گا کہ اس نے اپنا سب کچھ دے دیا گو یہ صرف دو دمڑیاں ہی کیوں نہ ہوں۔اور وہ خود آسمانی خزانے سے صلہ عنایت کرے گا۔

212-2 ہاں پوشیدہ من اور سفید پتھر میں ایک نیا نام۔خدا ہم سب کو صلہ دینے کے لئے کتنا اچھا ہے۔اوہ۔میں ہر وقت اس کی مرضی پورا کرنے اور آسمان پر خزانہ تیار رہنا چاہتا ہوں۔آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

Pastor Javed George

J-496 Dhok Ellahi Buksh Rawalpiondi-Pakistan

0312-0514058/0343-2083259

http://thewordrevealed.info/

Email:javedgeorge888@gmail.com

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com